تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین

صالحین کے ذکر کے وقت اللہ عزوجل کی رحمت نازل ہوتی ہے

کرامات

سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء زبدۃ الواصلین عین عیون محققین وارث علوم انبیاء ومرسلین تارك السلطنت مخدوم اوحدالدین

سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہٗ

اٰلِ رسول احمد الصّدیقی کٹیہاری

Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar

نذرانہ عقیدت

حضور تاجدار کربلا، سید الشہداء مظہر شجاعت و شخاوت نبوت، پیکر عشق و محبت و صبر و استقامت، سید شباب اہل الجنت، مقصد اہل عقیدت و محبت، ریحانِ **محمد مصطفےٰ** ﷺ، دلبند **علی المرتضیٰ** کرم اللہ وجہہ الکریم، نور دیدۂ مخدومہ کائنات **سیدہ فاطمہ زہرا** رضی اللہ عنہا، راحت جان امام **حسن مجتبیٰ** رضی اللہ عنہ، امام عالی مقام فخر کونین **سید الشہداء سیدنا امام حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نور روحہ، اوصل الینا برکاتہ و فتوحہ، حضور پر نور غوث الاعظم محبوب سبحانی الشیخ **محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی** رضی اللہ عنہ، تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم **سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو **محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں** الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا **الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی** علیہ الرحمہ اور دیگر تمام اولیائے کاملین عارفین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقدس و مکرم و معزز بارگاہوں میں اپنی اس کاوش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اور وسیلے سے قبول فرما کر تمام مؤمنین والمؤمنات کی مغفرت فرمائے آمین۔

فقیر قادری گدائے اشرف سمناں
آلِ رسول احمد الصدیقی الاشرفی القادری کٹیہاری
المملکۃ العربیۃ السعودیہ

فہرست

قصیدہ بردہ شریف : ۰۴
تقریظ جلیل : ۰۵
تقدیم : ۰۶
حمد باری تعالیٰ : ۰۴
منقبت بارگاہ شاہِ سمناں : ۰۶
فریاد بدرگاہ عالم : ۱۳
ولادت باسعادت : ۱۴
شجرۂ نسب : ۱۵
والد ماجد : ۱۷
والدہ ماجدہ : ۲۰
تعلیم و تربیت : ۲۵
معاصرین : ۲۷
تخت و حکومت : ۲۸
جہاد : ۳۲
مسافرت ہندوستان : ۳۲
بیعت طریقت : ۳۳
مرشد برحق شیخ مخدوم علاؤالحق پنڈوی قدس سرہ : ۳۴
تربیتِ شیخ : ۴۱
وعظ و نصیحت : ۴۴

علمی خدمات : ۴۶
تصانیف جلیلہ : ۴۷
شاعری : ۵۰
مزارات کی زیارت : ۵۱
کرامات اولیاء قرآن وحدیث سے : ۵۲
کرامات سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی : ۶۰
بابا رتن ہندی سے ملاقات : ۱۲۲
وصال مبارک : ۱۳۰
اسمائے خلفائے کرام : ۱۳۳
ایک شبہ کا ازالہ : ۱۴۲
سلسلہ اشرفیہ : ۱۴۴
سلسلہ عالیہ قادریہ اشرفیہ : ۱۴۵
سلسلہ عالیہ چشتیہ اشرفیہ : ۱۴۶
ارشادات زرین : ۱۴۷
چند وظیفے : ۱۶۰
مزار پر حاضری کا طریقہ : ۱۶۴
فاتحہ مخدوم سمناں اور مخدوم الآفاق : ۱۶۶

قصیدۂ بردہ شریف

ابو عبد الله امام شرف الدين ابن سعد البوصيرى المصرى رحمة الله عليه

مولاي صلي وسلم دائما أبدا   علي حبيبك خيرالخلق كلهم
محمد سيد الكونين والثقلين   والفريقين من عرب ومن عجم
مولاي صلي وسلم دائما أبدا   علي حبيبك خيرالخلق كلهم

هوالحبيب الذى ترجى شفاعته   لكل هول من الأهوال مقتحم
مولاي صلي وسلم دائما أبدا   علي حبيبك خيرالخلق كلهم

ثم الرضا عن أبي بكروعن عمر   وعن على وعن عثمان ذى الكرم
مولاي صلي وسلم دائما أبدا   علي حبيبك خيرالخلق كلهم

والال والصحب ثم التابعين فهم   أهل التقى والنقا والحلم والكرم
مولاي صلي وسلم دائما أبدا   علي حبيبك خيرالخلق كلهم

يا رب بالمصطفى بلغ مقاصدنا   واغفرلنا ما مضى يا واسع الكرم
مولاي صلي وسلم دائما أبدا   علي حبيبك خيرالخلق كلهم

واغفرإلهي لكل المسلمين بما   يتلوه في المسجدالأقصى وفي الحرم
مولاي صلي وسلم دائما أبدا   علي حبيبك خير الخلق كلهم
الصلواة والسلام عليك يا سيدى يا سيدى ياسيدى يا رسول الله
وعلى الك واصحابك يا نورمن نورالله

تقریظ جلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداو مصلیاو مسلما

سلسلۂ چشت کو جس سے ملی زندگی ثانی
وہ مخدوم اشرف ہیں میرے شاہ سمنانی

زیر کتاب "کرامات سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہٗ" جو کہ کرامات مخدوم سمنان کا عظیم خزانہ ہے۔ جس کے مصنف عزیز گرامی قدر و منزلت حضرت حافظ قاری مولانا الحاج محمد آل رسول احمد صدیقی الاشرفی القادری کٹیہاری مدظلہ العالی والنورانی ہیں۔ میں نے اس کتاب کو بنظر غائر دیکھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ جل جلالہ یہ کتاب معلومات کا عظیم سرمایہ ہے۔ جس میں حضور محبوب یزدانی قدوۃ الکبریٰ غوث العالم حضرت امیر کبیر اوحدالدین مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی سامانی نور بخشی قدس سرہ کے عجیب و غریب کرامات کا انمول خزانہ ہے، جو کہ عوام الناس اور خصوصاً وابستگان سلسلۂ اشرفیہ کے لئے ایک خاص نعمت عظمٰی ہے۔ حضور مخدوم سمناں کی ذات بابرکات کسی تعریف کی محتاج نہیں، خداوند قدوس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل مخدوم سمناں کو تمام اوصاف و کمالات کا گنجینہ بنایا ہے۔ بے شمار خصوصیات میں سے آپ کے پانچ خصوصیات ایسے ہیں کہ جن کا ذکر مناسب سمجھتا ہوں۔ (۱) آپ صحیح النسب سید ہیں (۲) تارک السلطنت ہیں (۳) ساتوں صدی ہجری کے مجدد ہیں (۴) غوث العالم ہیں (۵) تابعی ہیں۔

موصوف نے نہایت دلکش و دلفریب انداز اور قلب میں اثر ڈالنے والے کیفیات کے ساتھ مناسب و موزوں جگہ پر اس طرح بیان کیا ہے کہ بندہ اس کو پڑھ کر اپنی عملی زندگی میں چار چاند لگا سکتا

ہے کہ اس کی توجہ خالص خدا کی طرف ہو جائے، اس سے بندہ پروردگار عالم کا قرب حاصل ہو گا اور خاصانِ خدا میں اس کا شمار ہو گا، انسان کی زندگی کا مقصد خاص تزکیہ نفس اور توجہ الی اللہ ہے، جس سے بندہ کو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ جو بحمدہٖ تعالیٰ اس کتاب مستطاب سے حاصل ہے، انداز بیان سے ظاہر ہے کہ مولانا موصوف کی خدمات یقیناً مخدوم سمناں کے کرم سے ہیں جو کہ باذوق، علم دوست، مرد قلندر اور عاشق مخدوم سمناں ہیں۔

الحمد للہ موصوف نے بہت ہی جامع اور مدلل کتاب تصنیف فرمائی کہ انہوں نے نہایت دل جمعی اور عرق ریزی کے ساتھ یہ کتاب مستطاب تحریر فرمایا ہے۔ خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم اور غوث و خواجہ و مخدوم سمناں کے صدقہ و طفیل میں اس کتاب کو مقبول عوام و خواص فرمائے اور مصنف زید مجدہٗ کے علم و عمل و عمر ذوق و شوق میں دن دونی رات ترقی عطا فرمائے اور اس کتاب کو آپ کے لئے بخشش کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو: محمد عمر اشدی اشرفی (محمد میاں) بلرامپوری

خانقاہ ارشدیہ اشرفیہ گوا (ہند)

۱۳ صفر المظفر ۱۴۳۷

تقدیم

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد نور حسنی قادری

(ناظم اعلیٰ جامعہ خدیجہ للبنات پورن پور پیلی بھیت

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

حضرت مولانا الحاج آل رسول احمد الاشرفی القادری مدظلہ العالیٰ ایک مخلص و محسن اور اعلیٰ فکر کا نام ہے۔ آپ دنیاوی مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف میں امید سے زیادہ کام کر چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب "کرامات سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہٗ" میں سرکار سیدنا مخدوم اشرف سمنانی کی کرامات، ذکر و اشغال، مراقب و مشاہدہ کے علاوہ بہت سے عجیب و غریب واقعات کا ذکر فرمایا ہے۔ جگہ جگہ معرفت و تصوف اور سلوک کا ہی جام پینے کو ملے گا اور آخر میں وظیفہ کا گلدستہ بھی پیش کیا ہے۔ مذکورہ کتاب مستند و معتمد کتابوں سے ماخود ہے ۔ مولانا موصوف صاحب قبلہ فقیر قادری پر ہمیشہ شفقت فرماتے ہیں۔ جب بھی فون پر گفتگو ہوتی ہے تو آپ قوم و ملت کی فلاح و بہبودی اور علماء مشائخ اتحاد کی دعا کرتے ہیں اور دین و سنیت کی ترویج و اشاعت کے لئے مشوروں سے نوازتے ہیں۔ مولائے کریم ہمارے محب و مکرم حضرت مولانا الحاج آل رسول احمد صدیقی اشرفی قادری کو سلامت رکھے اور ان کی تصنیفات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین

احقر محمد نور حسنی قادری پیلی بھیت

+91- 9369432021

اِن عظیم ہستیوں کے نام

یعنی

اولاد غوثِ زمن نبیرۂ سرکارکلاں شہزادۂ شیخ اعظم تاج المفکرین شیخ الھند گل گلزاراشرفیت
حضور اشرف ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد اشرؔف میاں اشرفی الجیلانی کچھوچھوی صاحب قبلہ

☆☆☆☆☆

زینت خاندان پنجتن شہزادۂ مخدوم سمناں گل گلزاراشرفیت پیر طریقت سیدی مرشدی
حضرت علامہ الشاہ سید محمد نظاؔم الدین اشرف ابن سید قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی صاحب قبلہ

و

خلیفہ

حضور اشرف العلماء حضرت علامہ سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی محدث بمبئی قدس سرہ کچھوچھہ شریف یوپی
حضور نورالعارفین حضرت خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی جہانگیری علی گڑھ یوپی
حضور فخر المشائخ حضرت مولانا سید فخر الدین اشرف اشرفی الجیلانی بسکھاری کچھوچھہ شریف یوپی
حضور سید المشائخ حضرت مولانا سید مشتاق اشرف اشرفی الجیلانی بسکھاری مدظلہ العالی یوپی
حضرت علامہ محمد عمؔر ارشدی اشرفی (بلرامپوری) صاحب قبلہ
جنکی دعاؤں، شفقتوں اور محبتوں نے فقیر کو اس لائق بنایا۔

فقیر قادؔری گدائے اشرؔف سمناں

احقر آلِ رسول احمد بن محمد عقیق الدین صدیقی اشرفی

حمد باری تعالیٰ

غوثِ وقت حضرت علامہ صوفی سید گل اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف دامت برکاتہم العالیہ

مرا دل بھی ترا مستِ سبو ہے
مرے دل کو بھی تیری آرزو ہے

تری حسرت ہے تیری جستجو ہے
میں طالب ہوں مرا مطلوب تو ہے

زمین و آسمان تیرے گلستان
تجھی سے اے خدا ہر رنگ و بو ہے

نہیں تیرے سوا کچھ بھی جہاں میں
جہاں میں کچھ نہیں موجود تو ہے

اَنَا الحق سے اشارہ اس طرف ہے
کہ میں اب نہیں ہوں تو ہی تو ہے

مجھے بھیک دے لا تقنطوا کی
میں بندہ ہوں مرا معبود تو ہے

پتہ گل اشرفی سب پوچھتے ہیں
کہاں بیٹھا کسی گوشے میں تو ہے

(متاع نجات حصہ اول صفحہ ۵)

مومن نہیں جھکے گا زمانہ کے سامنے

میری لحد ہو گنبد خضریٰ کے سامنے
مر کر بھی رہوں شہ والا کے سامنے

پیاسے اگر حسین تھے دریا کے سامنے
دریا بھی شرم سار تھے دنیا کے سامنے

سب کچھ لٹا رہا ہے صداقت کی راہ میں
مومن نہیں جھکے گا زمانہ کے سامنے

کیا کیا مرے نبی کا زمانے میں ذکر ہے
قربان جایئے مرے آقا کے سامنے

وہ نا سمجھ ہیں ان کی سمجھ کا قصور ہے
دنیا کو مانگتے ہیں جو عقبیٰ کے سامنے

اے دشمن رسول قیامت قریب ہے
کھل جائینگے غرور کے سب خاک کے سامنے

گُل اشرفی بتایئے غیروں سے کیا گلہ
شکوہ کسی کا کچھ ہو کہے جا کے سامنے

یہ تیرا کرم مرے سلطان دیں ہے
زباں پر مرے تیرا ذکر حسیں ہے
مدینہ نجف کربلا اور کچھوچھہ
جہاں دیکھئے ان کا چرچا وہیں ہے

چوں نہ گردم من فدائے آستاں اشرفی

محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم اعلیٰ حضرت سید شاہ محمد علی حسین اشرف اشرؔفی میاں قدس سرہ النورانی

آل احمد ابن حیدر سید اشرف پیرما
دستگیر خلق و عالم شاہ باتوقیرما

از غلامی درش ناز است ماراادب بدم
مرحبا مرحبا برخوبی تقدیرما

چوں نہ گردم من عزیز خاطر اہل جہاں
خادمیدر گہش شد باعث توقیرما

از نگاہ کیمیایش خاک من شد ہمچوزر
خوش بدست آمد زقسمت این چنیں اکسیرما

مشکلات کارہائے دین و دنیا بے خطر
می شود آسان زلطف شاہ خوش تدبیرما

از طفیل شاہ دور نبود روز حشر
ازگناہاں صاف گردو نامۂ تقصیرما

لطف شاہم غالب آمد چوں بحال زار من
روسیہ مغلوب گشتہ دشمن بے پیرما

چوں نہ گردم من فدائے آستاں اشرؔفی
سکۂ من کردہ جاری شاہ عالمگیرما

شاہ خود شد مہرباں برحال زار اشرؔفی
خوش بکار آمد مراایں نالۂ شب گیرما

(صحائف اشرفی ۱/۱۱۴)

خدا جانے کیا ہے میرے پیر اشرف

غوثِ وقت حضرت علامہ صوفی سید گل اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف دامت برکاتہم العالیہ

عجب شان ہے تیری دلگیر اشرف
کرم ہو کرم اے میرے پیر اشرف

تیرا حسن کیا ہو بیاں اللہ اللہ
تو مخدوم سلطان جہانگیر اشرف

نہیں انکی عظمت کا کوئی ٹھکانہ
رخ مصطفٰی کی ہے تنویر اشرف

چمکتے ہیں ایسا مہکتے ہیں ایسا
خدا جانے کیا ہے میرے پیر اشرف

بڑا نام ہے تیری چوکھٹ کا آقا
بدل دے تو میری تقدیر اشرف

وہ آقا ہے گُل اشرفی میں گدا ہوں
میرے خوابِ قسمت کی تعبیر اشرف

☆☆☆☆☆

اے شان تو غوث الورٰی فریادرس فریادرس
چشم عنایت اشرفا فریادرس فریارس
اے ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما
گُل اشرفی را توہُدٰی فریادرس فریادرس

فریاد بدرگاہ عالم

مخدوم اعظم امام العارفین سلطان اوحد الدین
سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی نور بخشی السامانی ثم کچھوچھوی

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

اشرف زمانہ زمانے مدد نما
درہائے بستہ راز کلید کرم کشا

یا سید اشرف جہانگیر
دست من زار و ناتواں گیر

اے جہانگیر پیر اے مخدوم
نَرَوَد از درست کسے محروم

بہر اولاد خویش اے اشرف
حاکم وقت را بکن محکوم

اشرف نہنگ دریا دریا بسینہ دارد
دشمن ہمیشہ پر غم باذ کر تو دوست دارد

برائے مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم) از بہر شبیر
کرو میری مدد اشرف جہانگیر

برائے پنجتن مخدوم اشرف شاہ سمنانی
اِدھر بھی اک نظر کردو مٹے ساری پریشانی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلی علی نبینا صلی علی محمد　　صلی علی شفیعنا صلی علی محمد
من علینا ربنا إذ بعث محمدا　　ایده بأیده ایدنا بأحمدا
ارسله مبشرا ارسله ممجدا　　صلواعلیه دآئما صلواعلیه سرمدا
صلی علی نبینا صلی علی محمدا
صلی علی نبینا صلی علی محمدا

سرزمین ہندوستان میں جن بزرگوں کے فیض قدوم سے شمع اسلام فروزاں ہوئی اور جن کے نقوش پاک کی برکت سے اس شمع کی روشنی ہر چہار سمت پھیلی ان مقدس ہستیوں میں سے ایک سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین عین عیون محققین وارث علوم انبیاء و مرسلین تارک المملکت والکونین مرشد الثقلین سلطان اوحد الدین والدنیا قدوۃ الکبریٰ غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی چشتی قادری مخاطب بخطاب محبوب یزدانی شرف اللہ بفیضہٖ العالم وقدس اللہ سرہ الاعظم کی ذات بابرکت ہے۔

ولادت باسعادت

محبوب یزدانی غوث العالم مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی (۷۰۸ ہجری) میں بمقام سمنان پیدا ہوئے۔ سمنان ایران کا قدیم تاریخی شہر ہے۔ یہاں عالم اسلام کی عظیم علمی روحانی شخصیتیں پیدا ہوئیں اور پھر انہوں نے اپنے وجود مسعود سے اس شہر کو عزت و عظمت عطا کی ان شخصیتوں میں ابو السلاطین سید ابراہیم نوربخشی السامانی، ابو المکارم حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی، حضرت شیخ ابو الحسن سکاک سمنانی، شیخ ابو البرکات تقی الدین علی دوستی سمنانی، سلطان الاولیاء حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی نوربخشی السامانی، حضرت شیخ اسماعیل سمنانی اور سلطان اعرف محمد کے اسمائے قابل ذکر ہیں یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کی وجہ سے سمناں کو شہرت و عظمت حاصل ہوئی۔

اہل سمنان کے مطابق اس شہر کا نام "سیم لام تھا" اور اس کی بنیاد دو پیغمبروں "سیم البنی علیہ السلام " اور "لام البنی علیہ السلام " نے رکھی تھی یہ دونوں حضرت نوح علیہ السلام کے خاندان سے تھے۔ یہ دونوں پیغمبر سمنان میں کوہ پیغمبران میں مدفون ہیں اور انہی دونوں پیغمبروں کے نام پر اس شہر کا نام " سیم لام "ہوا جو مرور ایام کے ساتھ ساتھ کثرت استعمال سے سمنان ہو گیا۔

شجرۂ نسب

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو جعفر امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

سید اسماعیل اعرج رضی اللہ عنہ

سید ابوالحسن محمد رضی اللہ عنہ

سید اسماعیل ثانی رضی اللہ عنہ

سید ابو علی موسیٰ رضی اللہ عنہ

سید ابواحمد حمزہ رضی اللہ عنہ

سید حسین شریف رضی اللہ عنہ

سید ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ

سید جمال الدین ابوالقاسم رضی اللہ عنہ

سید اکمل الدین مبارز رضی اللہ عنہ

سید محمد مہدی رضی اللہ عنہ

سید ابوالمظفر علی اکبر بلبل رضی اللہ عنہ

سید شمس الدین محمود نبیرۂ سلطان اسماعیل شاہ

سلطان سید تاج الدین محمد بہلول رضی اللہ عنہ

سلطان سید ظہیر الدین محمد شاہ رضی اللہ عنہ

سلطان سید نظام الدین علی رضی اللہ عنہ

سلطان سید عماد الدین شاہ رضی اللہ عنہ

سلطان سید ابراہیم نوربخشی رضی اللہ عنہ

والد ماجد

آپ کے والد ماجد کانام مبارک سلطان سید ابراہیم سمنانی نوربخشی السامانی قدس سرہ ہے جن کا شجرۂ نسب سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم سے ملتا ہے حضرت سلطان ابراہیم نوربخشی السامانی کی بادشاہت میں لوگ ادنیٰ سے ادنیٰ اشاروں پر پسینہ کی جگہ خون بہادینے کو تیار رہتے تھے کیونکہ بادشاہ ابراہیم قدس سرہ حددرجہ کریم النفس اور انسانیت نواز تھے۔ ان کا تقویٰ اوراخلاص بالعمل کا جذبہ شہر سمنان میں ضرب المثل تھا۔ سلطان زبردست عالم، فاضل، متقی، پرہیز گاراور علم دوست بھی تھے۔ آپ کے شغف علمی کا یہ حال تھا کہ امور سلطنت کے انہماک کے باوجود درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھتے۔ سمنان کے بڑے بڑے دارالعلوم کے منتہی طلبہ کو آپ کچھ وقت خود دیتے تھے جس میں علوم معقول ومنقول آکر آپ سے پڑھتے۔ تاریخ میں غالباً کسی بادشاہ کے علم دوستی کی ایسی مثال نہ ملے گی کہ انصرام حکومت بھی کرے اور معلم بن کر شوقین طلبہ کے ذوق علمی کی تسکین بھی کرے۔ اس علم پروری کا یہ خوش گوار نتیجہ تھا کہ آپ کے دور حکومت میں بارہ ہزار طلبہ مختلف علوم وفنون میں ماہر وفاضل نکلے۔ بارہ برس کی عمر میں آپ کے سرپر تاج حکومت رکھا گیا اور ترپن سال کی عمر میں رہگرائے عالم میں باقی ہوئے یعنی اکتالیس سال آپ نے تخت شاہی کورونق بخشی۔ زندگی کا بیشتر حصہ خدمت دین اوراشاعت علم میں صرف کیا۔ فرصت کے باقی وقت میں امور جہانبانی کا انصرام کرتے۔

لطائف اشرفی میں ہے کہ دین سے ان کی غیر معمولی وابستگی کی یہ ایک تابناک مثال ہے کہ ان کے عہد میں ہزاروں تشگان علم وفن منزل مقصود پر پہونچے اور علمائے ومشائخ کے لئے انہوں نے ہمیشہ اپنی عقیدت کا دامن پھیلائے رکھا۔ انہوں نے مدارس اسلامیہ کی سرپرستی کے ساتھ خانقاہوں کی تعمیر و ترقی میں بھی رونمایاں حصہ لیا، چنانچہ سمنان کی مشہور خانقاہ سکاکیہ کی دوبارہ تعمیر وتوسیع آپ ہی کی دست کرم سے ہوئی جس کو ابوالمکارم رکن الدین شیخ علاؤالدولہ سمنانی قدس سرہ (متوفی ۷۳۶ ہجری) نے ایک

عرصے تک اپنے اورادو وظائف اور رشد وہدایت سے رونق بخشی۔ خانقاہ مذکورہ پر سو دینار روزانہ خرچ ہوتے تھے۔ (لطائف اشرفی ۱/۷۸، ۲/۹۰-۹۱، غوث العالم صفحہ ۱۲)

حضور سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ "مکتوبات اشرفی" میں اپنے والد محترم کے متعلق لکھتے ہیں جس سے ان کے مقرب باللہ ہونے کا پتہ چلتا ہے کہ خورازم شاہ نے کسی (شخص کو) تمام فنون و فضائل سے بھر دیا اس کی شخصیت کو آراستہ کیا جملہ شیون و فضائل اس کے اندر روشن کیا جب کمالات علمی کے فیصل سے پر ہوا وجوہات فضلی کی تفصیل سے آگاہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ سلوک میں قدم رکھے کہ ابوالعباس حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو راہ سلوک کی طرف مائل ہو گا تو نقباء نور بخشیہ میں سے کسی کے ہاتھ ضرور تھامے گا اور رؤسائے نور بخشیہ میں سے ہر ایک کی متابعت کرے گا اس بشارت کے مقتضٰی کے سبب اس اشارات کے رہنما و متمنٰی جان فزائے انابت حضرت ابوی صاحب التاج والادرنج وواہب الدونج ایزنج جامع العلوم الصوری المعنوی ساطع الھموم المرتضوی والمصطفوی سید ابراہیم قدس سرہ آئے اور سلوک کا کام میں اشتغال فرمایا اطوار سبعہ کے طی میں اور مطالع انور تسعہ کے استقضاء میں کہ ان کاموں کا آخر اپنے عین ثابتہ کو پہنچنا ہے اور مراتب ثلثہ اعیان سے کہ انجام میں پہونچے۔ (مکتوبات اشرفی جلد دوم مترجم ممتاز اشرفی)

سلطان سید ابراہیم سمنانی نور بخشی کے دور سلطنت کے متعلق اکثر مؤرخین نے نہیں لکھا انہوں نے صرف آپ کے تقویٰ و پرہیز گاری کے ذکر پر ہی اکتفا کیا لیکن بہت سی کتب ایسی ہیں جن میں کچھ کمی بیشی کے ساتھ آپ کے دور سلطنت کے واقعات ملتے ہیں چنانچہ ان کتب میں معتبر کتاب صحائف اشرفی کے مصنف لکھتے ہیں:

"ابوالسلاطین حضرت مولانا سید ابراہیم شاہ سمنانی سامانی نور بخشی بالاتفاق اراکین سلطنت علی الاستحقاق تخت سلطنت عراق عجم بموجب وصیت پدر بزرگوار جلوس فرما ہوئے۔ خلعت وزارت نظام الملک علاؤالدولہ برمکی کو عنایت کیا۔ یہ نظام الملک ساتھے نظام الملک مجدالدین ابن نظام الملک سنجری سے رابطۂ محبت رکھتے تھے جس طرح حضرت ابوالسلاطین سنجر سے دوستی رکھتے تھے۔ منصب امیر الامراء

تاج الدین ایبک کو اور منصب صدارت میر محمود قزوینی کے سپرد کیا۔ انتظام سلطنت اور اہتمام مملکت اس خوبی کے ساتھ کرتے تھے کہ بادشاہان زمانہ میں کوئی ایسا کم ہو گا آپ کے عہد سلطنت میں بڑے بڑے علماء جلیل القدر دربار شاہی میں حاضر رہتے اور توجہ شاہانہ سے نہایت مرفہ الحالی اور فارغ البالی سے زندگی بسر کرتے تھے اور عجائب و غرئب تصانیف بنام حضرت ابوالسلاطین سید ابراہیم نوربخشی تالیف و تصنیف کرتے تھے ان میں سے کتاب مسبعیہ ابراہیم شاہی کو فقہ، اصول، کلام، منطق، معانی، ہیئت، اور بدائع ان ساتوں علوم سے اس طرح ترتیب دیا تھا کہ سات خانے جو عرض طول ہر صفحہ میں برابر ہوتے تھے بنا کر مسئلہ فقہ کا اور درمیان خانوں سے بھی اسی طرح ایک ایک فن کا مسئلہ نکلتا تھا اور جس طرح مقابل عرض وطول کے خانہ سیدھا یا ترچھا کسی گوشہ خانہائے مقابل کے لفظ لئے جائیں جب بھی ایک فن کا مسئلہ نکلتا تھا اس کتاب کا نام سبع المسابع بھی رکھا تھا کوئی فاضل درراں اور کوئی عالم زماں اس کتاب کے جواب میں متوجہ نہ ہو سکا الحاصل ایسا دروازہ بند کیا کہ کسی عقل مند جامع علوم کی کنجی سے یہ دروازہ نہ کھل سکا اس کتاب کے مصنف کا نام مولانا مجدالدین سمنانی ہے جیسا کہ مولانا نے خود اس کتاب کی تعریف میں فرمایا ہے۔

صاحب سبع المسابع ہفت رنگ **ہفت رنگ آوروچوں ہر ہفت رنگ**
ہفت کشورربع مسکوں ساختہ **زیرنہ گردوں کشیدہ ہفت رنگ**

ترجمہ: صاحب سبع المسابع نے سات رنگ سات تختوں کے لئے لایا سات کشور مسکوں بنایا ہفت رنگ کو کشیدہ کر کے زمانے کے تابع کر دیا۔

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ والد محترم کے عہد سلطنت میں بڑی عجیب و غریب کتب تالیف و تصنیف کی گئیں جو مختلف علوم وفنون پر لکھی گئیں تھیں انہی میں سے یہ ایک مذکورہ کتاب "سبعہ ابراہیم شاہ" تھی جسے بعد میں سبع المسابع کے نام سے مشہور کیا گیا یہ کتاب علوم وفنون میں اپنی مثال آپ تھی۔ (مکتوبات اشرفی جلد ۲ صفحہ ٦۲ مترجم ممتاز اشرفی)

سچ تو یہ ہے کہ اس قسم کی کتاب عرب اور عجم، عراق و شام میں جو مشہور ہوئی اور ہر شخص نے اصحاب علم و فضل سے اور ارباب حکم شریعت سے سب نے پسند کیا۔ اس کتاب کا دیکھنا اپنا دستور رکھا کہ اس کتاب کی نظیر کوئی دوسری کتاب نہیں ہوئی۔

لطائف اشرفی میں ہے کہ حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد حضرت ابوالسلاطین نے اپنے زمانۂ سلطنت میں ایک ہزار اسلامی مدرسہ جاری فرمایا اور ہر مدرسہ میں دو ہزار طلبہ پڑھتے تھے۔ خیال کرنے کا مقام ہے کہ ابو السلاطین شاہ عالی جاہ کو کس قدر توجہ تعلیم دینی کی طرف تھی۔ آپ کے زمانۂ مبارک میں دو ہزار علماء جلیل القدر صاحب فتویٰ اپنے فیض علوم سے عالم کو فیضیاب کرتے تھے۔

والدہ ماجدہ

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کی والدہ محترمہ کا نام "سیدہ خدیجہ بیگم" جو سلطان العارفین حضرت خواجہ احمد یسوی قدس سرہ کی بیٹی تھیں۔ بیگم صاحبہ نہایت عابدہ صالحہ تھیں اور کیوں نہ ہوتیں کہ وہ نسل خاندان سیادت سلطان العارفین سے تھیں۔ قرأت قرآن کریم، ادائے نوافل اور وظائف میں شب و روز بسر کرتیں۔ اکثر شب بیداری کرتیں اور دن کو روزہ رکھتیں۔ مدت العمر میں کبھی آپ کی نماز تہجد قضا نہیں ہوتی۔ (لطائف اشرفی ۲۲/۳۲)

نہ شب فارغ ست از پرستش گری
نہ روز از تماشائے دل پروری
بہ مقدارِ آں سر در آرد بخواب
کہ مرغے بروں آورد سر زآب

رات کو عبادت گزاری سے فرصت نہیں، دن دل پروری کے تماشے سے فارغ نہیں ہوتا، بس اتنی دیر کے لئے نیند آتی ہے جتنی دیر کے لیے کوئی پرندہ پیاس بجھانے کے لئے پانی میں سر ڈالتا ہے اور اپنا سر باہر نکالتا ہے۔

حضرت شیخ ابراہیم سرہندی نے اپنی کتاب "سنوات الاتقیاء" میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کا سلسلۂ نسب مادری جناب حضرت غوث پاک سید محی الدین عبدالقادر جیلانی کی خواہر عفیفہ سیدہ بی بی نصیبہ رحمۃ اللہ علیہا سے ملتا ہے۔ (سنوات الاتقیاء)

سلطان العارفین حضرت خواجہ احمد یسوی قدس سرہ (۵۵۲ہجری) صحیح النسب علوی تھے کیونکہ آپ حضرت محمد بن حنفیہ بن حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد سے تھے۔ آپ ترکستان کے سلسلہ خواجگان کے مشہور بزرگ تھے اور آپ کا شمار مقتدائے کاملین میں تھا۔ صاحب مشائخ چشت نے لکھا ہے کہ آپ اتا یسوی کے نام سے مشہور تھے۔ اتا ترکی زبان میں باپ کہتے ہیں اور ترکستان کے مقام یسی کے نسبت سے یسوی کہلائے۔ حضرت خواجہ احمد یسوی علیہ الرحمہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ (المتوفی ۵۳۵ہجری) کے مرید و خلیفہ تھے جن کے بارے میں نفحات الانس کے الفاظ یہ ہیں کہ "امام عالم ربانی صاحب الاحوال والمواهب الجزيله والكرامات والمقامات الجليله" حضرت یوسف ہمدانی علیہ الرحمہ کے چار جلیل القدر خلفاء تھے ان میں سے حضرت خواجہ احمد یسوی علیہ الرحمہ تبلیغ و اشاعت دین کی خاطر ترکستان پہونچے اور اپنے سلسلۂ ارادت و بیعت کو خوب پھیلایا۔ (نفحات الانس صفحہ ۳۳۷، خزینۃ الاصفیا صفحہ ۵۳۱-۵۳۲)

اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں آپ کے متعلق لکھا ہے کہ ترکی کے مشہور شاعر اور درویشی کے بانی حضرت خواجہ فرید الدین عطار نے انہیں پیر ترکستان کا لقب دیا تھا۔ خواجہ احمد یسوی نے جاہل اجڈ ترکوں تک اسلامی تعلیمات پہونچانے کے لئے انہی کی زبان میں شاعری کی اور یوں ترکی ادب میں صوفیانہ شاعری کا ایک معتدبہ حصہ چھوڑا تصوف کی تاریخ میں احمد یسوی ایک ایسی شخصیت کے مالک ہیں جنہوں نے مریدوں اور پیروں کے کئے سلسلوں کو جنم دیا اور ان سے منسوب "دیوان حکمت" نے صوفیانہ طرز زندگی پر گہرا اثر ڈالا خصوصا نقشبندی سلسلے نے اپنی تعلیمات کا ماخذ اس دیوان کو بنایا۔

(سید قاسم محمود از اسلامی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۱۲۲)

واضح رہے کہ سلطان العارفین حضرت خواجہ احمد یسوی علیہ الرحمہ یسا کے رہنے والے تھے یسا ترکستان کا ایک شہر ہے اور خواجہ صاحب کا مقبرہ یسا میں موجود ہے جسے بادشاہ تیمور لنگ نے بنوایا تھا۔ یہی مقدس بزرگ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے حقیقی نانا تھے۔

سلسلۂ نسب مادری سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ کا سلطان اسماعیل سامانی سے اس طرح ملتا ہے کہ حضرت سید ابو المظفر علی اکبر بلبل جو کہ نقباء ملک عراق سے تھے جن کی شان میں شیخ الاسلام والمسلمین حاجی الحرمین الشریفین حضرت سید عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ نے کچھ اشعار فارسی میں تحریر فرمائے ہیں جو آپ صحائف اشرفی حصہ اول صفحہ ۵۵ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

حضرت سید ابو المظفر علی اکبر بلبل موصوف دختر نیک اختر سلطان اسماعیل سامانی فرخ زاد بیگم نام کو حبالۂ نکاح میں لائے۔ ان سے سید شمس الدین محمود نور بخشی قدس سرہ پیدا ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ ولایت میں نقباء کا درجہ عطا کیا تھا۔ سلطان اسماعیل سامانی کو اپنے نواسہ کی ولایت اور کمال پر فخر و ناز تھا۔ اکثر ملکی مہمات میں بدعاء حضرت سید شمسؔ الدین محمود نور بخشی کے سلطان اسماعیل سامانی کو فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ حضرت سلطان اسماعیل سامانی کے غلام سبکتگین اور اپتگین دونوں تھے۔ سبکتگین کے بیٹے حضرت سلطان محمودؔ غزنوی تھے جن کا دار السلطنت غزنین تھا اور ہندوستان پر بھی حملہ آور ہو کر گروہ کفر کو شرف اسلام سے مشرف فرمایا۔ آپ بھانجے سید سالار مسعودؔ غازی ابن سید ساہوؔ سالار علوی نے جہاد کرتے ہوئے مقام بہرآئچ میں آکر شہادت پائی۔

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے رسالہ اشرف الفوائد میں فرمایا ہے کہ میرے خاندان کی عظمت اور شان بلند اور شرف عالی یہاں سے تصور کرنا چاہیے کہ محمودؔ غزنوی جیسے بادشاہ ہمارے بزرگوں کے غلام زآدوں نے سلطنت اور بادشاہت کی۔ فقیر کا نسب مادری سلطان اسماعیل سامانی سے منسوب ہے۔ (اشرف الفوائد)

حضرت نظام الدین یمنی لکھتے ہیں کہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہماری سلطنت کا سلسلہ ہمیں اپنی والدہ کی میراث سے ملا تھا کیوں کہ ہماری والدہ کے اجداد سلاطین

سامانیہ سے تھے جنہوں نے دوسو سال عراق و خراسان میں حکومت کی۔ سلاطین سامانیہ کی جہاں گیری اور فتوحات ملکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی انا اللہ برہانہ، خاندان اصلیہ سامانیہ کے نامزد ملوک نیز خادموں اور مجازی خوانین میں سے تھے۔ ان کی ذات سے اسلام کے آثار و ثمرات تمام ملکوں بالخصوص ہندوستان میں (ابھی تک) باقی ہیں۔ (لطائف اشرفی ۵۲/۵۱۴)

سید شمس الدین محمود نور بخشی صاحب ولایت ہونے کے ساتھ ساتھ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ سلطان الزہد حضرت سلطان شمس الدین التمش چشتی علیہ الرحمہ کے زمانے کے اجلہ صوفیاء میں شمار ہوتے تھے۔ قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی علیہ الرحمہ نے آپ کو بشارت بھی دی تھی جس کا ذکر سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے مکتوبات اشرفی میں فرمایا ہے لکھتے ہیں "کہ میرے جد امجد سید شمس الدین محمود نور بخشی السامانی حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی علیہ الرحمہ کے زمانے میں ہندوستان کی سیر کو تشریف لائے اور سلطان شمس الدین التمش کے گھر مہمان ہوئے سلطان موصوف جو قطب صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے۔ ان سے تعریف کی کہ میرے گھر ایک مہمان سید عالی خاندان ملک ایرآن کے رہنے والے تشریف لائے ہیں وہ مرتبہ ولایت میں نقبآء کے درجے کو پہونچے ہوئے ہیں قطب صاحب نے فرمایا کہ ایسے مہمان عظیم الشان کو تم نے اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ ان کو ہمارے گھر ٹھہرانا چاہیئے تھا میں تو ان کو خواجگان چشت سے سمجھتا ہوں۔ دوسرے دن حضرت سید شمس الدین محمود قدس سرہ حضرت قطب صاحب قدس سرہ کے گھر مہمان ہوئے حضرت قطب صاحب نے ان سے فرمایا کہ میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ آپ کی اولاد میں ایک ایسانادرالوجود شخص ہو گا جو رتبۂ جہانگیری پر فائز ہو گا اور میرے سلسلے کو جاری کرے گا اور خطۂ یوض جس کو اودھ کہتے ہیں اس میں پچھم حدود قصبہ جائس اور سترک سے لے کر پورب دیائے کوسی تک یعنی اس درمیان میں ان کا ظہور ہو گا۔ (مکتوبات اشرفی صفحہ ۴۲)

اس بشارت کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ یہ خیال نہ کیا جائے کہ اس سے اپنی کسی بزرگی کا اظہار مقصود ہے بلکہ بتقضائے واما بنعمدربك فحدث یہ کلمات ذکر کئیے ہیں یعنی آپ یہ بتانا چاہتے

ہیں کہ جو بشارت میں نے بیان کی ہے اس کا مقصد اپنی بڑائی نہیں یا بزرگی کا اظہار نہیں ہے بلکہ صرف تحدیث نعمت کے لئے ذکر کی ہے۔

رسالہ غوثیہ میں حضرت خواجہ خواجگان سلطان الہند خواجہ معین الدین ولی الہند چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے سلسلوں میں ایک غوث جہانگیر پیدا ہو گا اور وہ ترقی کے ساتھ میرے سلسلہ کو جاری کرے گا۔ (رسالہ غوثیہ، صحائف اشرفی حصہ اول صفحہ ۱۳۵)

کتاب " بہجۃ الاسرار" مؤلفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ سے منقول ہے اسی طرح طبقات الصوفیہ سے حضرت ابو الفضائل مولانا نظام یمنی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی طواف خانۂ کعبہ میں مشغول تھے کہ آپ نے دیکھا ایک شخص نہایت تیز روی کے ساتھ طواف خانۂ کعبہ کر رہا ہے اور جب آدمیوں کے ہجوم سے گزرتا ہے بغیر کسی کو ہٹائے ہوا کی طرح نکل جاتا ہے اور آگے بڑھ جاتا ہے۔

مجھ کو حیرت ہوئی کہ اس شخص کے جسم ہیں یا محض روح بشکل جسم نظر آتی ہے۔

جب طواف کر چکے تو میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ حضرت ابا بکر سبطی قدس سرہ ہیں۔

میں نے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت غوث زمانہ کون ہیں؟

فرمایا کہ میں ہوں اور میرے بعد سید جلال الدین ہوں گے اور ان کے بعد سید اشرف ہونگے۔

(طبقات الصوفیہ، بہجۃ الاسرار، صحائف اشرفی حصہ اول صفحہ ۱۳۵)

غرض کہ جس طرح غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ ظہور سے پہلے آپ کی ظہور کی بشارت مشائخ ماسبق فرماتے تھے اسی طرح سید اشرف جہانگیر سمنانی کے ظہور سے پہلے اولیا ماسبق نے آپ کے ظاہر ہونے کی پیشن گوئی فرمائی تھی اور آپ کے پیر برحق حضرت شیخ علاؤالحق پنڈوی قدس سرہ نے محبوب یزدانی کو خوشخبری سنائی تھی کہ تم غوث زمانہ ہوگے اور اسی طرح حضرت

مخدوم جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ نے مژدۂ حصول مراتب غوثیہ اور قطبیہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کو پہونچایا تھا۔

تعلیم وتربیت

جب آپ چار سال، چار ماہ اور چار دن کے ہوئے تو خاندانی روایات کے مطابق آپ کی تعلیم کا آغار کیا گیا۔ اس روز دربار شاہی میں جلسۂ شادی وشادمانی منعقد ہوا، تمام شہر اور چار باغ سلطانی میں آئینہ بندی کی گئی طرح طرح کے عمدہ فرش اور قالین بچھائے گئے اور مسند شاہانہ بچھائی گئی جلیل القدر عالم دین حضرت مولانا عماد الدین تبریزی علیہ الرحمہ نے بسم اللہ کرائی اور ابجد پڑھائی۔

پانچ برس کی عمر میں ساتویں قرأت کے ساتھ قرآن کریم حفظ کیا سات مہینہ ۲۶ دن میں یہ کمال حاصل کیا تھا۔ آپ کے اساتذہ میں علی بن حمزہ الکوفی علیہ الرحمہ کا نام آتا ہے جو اپنے وقت کے جید عالم دین اور قرأت سبعہ کے ماہر تھے۔ بتاتا چلوں کہ سات قرائے سبعہ ہیں اور تمام قراء عشرہ ان کے شاگرد ہیں قرائے سبعہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱. امام علی بن حمزہ الکسائی الکوفی
۲. امام نافع عبد الرحمن بن ابی نعیم المدنی
۳. امام ابو عمر بن العلماء البصری الکوفی
۴. امام عبد اللہ بن عامر دمشقی
۵. امام عاصم بن النجود الکوفی
۶. امام عبد اللہ بن مکی کثیر
۷. امام حمزہ بن حبیب بن عمادہ الرباب الکوفی

مکتوبات اشرفی میں ہے کہ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نور بخشی السامانی قدس سرہ قرآن کریم کو سات قرأت کے ساتھ حفظ کیا تھا لیکن آپ زیادہ تر امام عاصم علیہ الرحمہ اور امام نافع علیہ الرحمہ میں

تلاوت فرماتے تھے آپ نے فرمایا کہ سلسلۂ نور بخشیہ میں ستر اشخاص نے اس درویش سے ایک سال میں قرآن پاک حفظ کیا جن میں بندہ عبدالرزاق نورالعین (قدس سرہ) نے بھی ایک سال کے دوران مخدومی خدمت میں قرآن پاک کو قرأت سبعہ کے ساتھ حفظ کیا اس کے بعد علوم شرعیہ اور اصول فرعیہ کو حاصل کیا۔ (مکتوبات اشرفی جلد دوم صفحہ ۲۸۵ مترجم مولانا ممتاز اشرفی)

جب سن شریف سات سال کو پہونچا نکات علمی اس خوبی کے ساتھ بیان فرماتے کہ بڑے بڑے علماء سن سن کر عش عش کر جاتے تھے۔ آپ بارہ سال کی عمر میں علوم معانی وبلاغت ومعقول ومنقول تفسیر وفقہ وحدیث واصول جملہ علوم سے فارغ ہوئے۔ دستار فضیلت سر اقدس پر باندھی گئی۔ فن حدیث میں حضرت محبوب یزدانی نے حضرت سیدنا امام عبداللہ یافعی قدس سرہ النورانی سے مکہ معظمہ میں سند حدیث حاصل کی اور مقام اسکندریہ میں حضرت سیدنا نجم الدین کبریٰ قدس سرہ النورانی کے صاحبزادے سے سند حدیث حضرت کو ملی تھی اور حضرت بابا مفرح سے سند حدیث حاصل کی جن کو بابا فرح محدث سے سند حدیث حاصل کی تھی اور حضرت سیدنا احمد حقانی سے بھی حضرت کو سند حدیث حاصل ہوئی۔

حضرت مولانا عضد الدین شبانگاہ جو استاذ علماء زمانہ تھے اور ہر علوم میں کمال رکھتے تھے فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام میں ہر شروع صدی میں ایک عالم میری امت میں پیدا ہوگا۔ اس کے وجود سے رواج کار دین اسلام ہوگا اور اہل جہاں کا استاد اور رہنما ہوگا۔

علماء سلف نے موافق اس حدیث کے،

پہلے صدی ہجری میں حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز قدس سرہ کو مجدد اول صدی کا جانا.....

دوسری صدی میں حضرت سیدنا امام شافعی مطلبی قدس سرہ.....

تیسری صدی میں حضرت سیدنا مولانا ابو العباس احمد بن شریح قدس سرہ.....

چوتھی صدی میں حضرت سیدنا ابو بکر بن طیب باقلائی قدس سرہ.....

پانچویں صدی میں حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی قدس سرہ.....

چھٹی میں حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی محمد بن عمر الرازی قدس سرہ اور

ساتوں صدی ہجری میں حضرت محبوب یزدانی سلطان سید آشرف جہانگیر سمنانی قدس اللہ روضہ تھے۔ (صحائف اشرفی حصہ اول صفحہ ۱۱۵)

معاصرین

آپ کا تعلق اس زمانے کے جید علماء وصوفیاء سے تھا آپ کے معاصرین میں جو شخصیتیں ہمیں نظر آتی ہیں وہ علم وفضل کے لحاظ سے اپنے اپنے مقام پر بلند درجہ رکھتی تھیں۔ آپ کا تعلق اپنے معاصرین سے بڑا گہرا تھا۔ وہ سب علمی روحانی عظمتیں رکھنے کے باوجود آپ کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے اور آپ کی فضیلت کو تسلیم بھی کرتے تھے۔ کتاب "خانوادۂ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں" کا مطالعہ کریں اور ان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

حضرت سیدنا حضرت بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ
ابوالمکارم شیخ رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی قدس سرہ
شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی قدس سرہ
خواجہ صدرالدین ابوالفتح سید محمد بندہ نواز قدس سرہ
حضرت امام عبداللہ یافعی الیمنی قدس سرہ
سید خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ
حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری قدس سرہ
حضرت خلیل اتا رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ
حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ
حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ قدس سرہ
حضرت شیخ میر صدرجہاں قدس سرہ
حضرت شیخ خواجہ محمد پارسا قدس سرہ
حضرت شیخ قوام الدین لکھنوی قدس سرہ

حضرت خواجہ احمد قطب الدین چشتی قدس سرہ

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار قدس سرہ

حضرت سید جمال الدین خورد سکندرپوری قدس سرہ

حضرت شیخ قثیم ترکستانی قدس سرہ

حضرت خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہ

حضرت شیخ ابوالوفا خوارزمی قدس سرہ

حضرت شیخ اسماعیل سمنانی قدس سرہ

حضرت شیخ نورالدین ابن سید اسدالدین قدس سرہ

حضرت شیخ جعفر بہرائچی قدس سرہ

حضرت شیخ صالح سمرقندی قدس سرہ

حضرت میر سدید اللہ قدس سرہ

قطب عالم حضرت نورالحق پنڈوی قدس سرہ

حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی قدس سرہ

حضرت شیخ صفی رودولوی قدس سرہ

حضرت علامہ نجم الدین قدس سرہ ابن صاحب ہدایہ قدس سرہ

حضرت برہان الدین محمد بن النقی قدس سرہ

حضرت خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہ

تخت و حکومت

اپنے والد صاحب سلطان سید ابراہیم سمنانی نور بخشی السامانی علیہ الرحمہ کے اس دار فانی سے رحلت کے بعد سترہ سال کی عمر میں ریاست سمناں کے وارث بنے اور تخت حکومت پر متمکن ہوئے مگر چونکہ

ان کا طبعی میلان فقر و فاقہ و درویشی کی طرف تھا اس لئے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ابو العباس حضرت خضر علیہ السلام کی ترغیب سے اپنے بھائی سید اعرف محمد سمنانی نور بخشی السامانی کو تخت حکومت سپرد کرکے سلطنت سے دستبردار ہو گئے۔

حضرت نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "حضرت امیر کبیر سید اشرف جہانگیر علیہ الرحمہ را بخلاف پیران وے سلطان جی مطلق گویند زیرا کہ سلطنت ظاہری ہم میداشت"۔

بتاتا چلوں کہ حضرت نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی قدس سرہ کا شمار قصبہ امیٹھی (لکھنؤ) کے مقتدر اولیاء اللہ اور عظیم المرتبت علماء میں ہوتا ہے۔ آپ قدوۃ الواصلین حضرت شیخ سری سقطی کی نسل سے ہیں۔ علم ظاہری اور باطنی سے مالا مال اس بزرگ نے امیٹھی کو اطراف ہند میں مشہور کیا اور اپنے علم و روحانیت سے خلق کثیر کو فائدہ پہونچایا۔ آپ ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ (استاذ شہنشاہ ہندوستان اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ) کے مورث اعلیٰ مخدوم بہاء الحق خاصہ خدا کے داماد تھے اور اپنے وقت کی رابعہ بصری بی بی مخدومہ جہاں بنت خاصہ خدا آپ کی پاک باز اور نیک طینت شریک حیات تھیں۔ آپ کو اجازت و خلافت شیخ مبارک بودلے قدس سرہ سے حاصل تھی۔ آپ شیخ مبارک بودلے کے قابل فخر خلفاء میں سے ہیں اور شیخ مبارک حاجی الحرمین شیخ الاسلام عبد الرزاق نور العین رضی اللہ عنہ کے پر پوتے ہیں۔ شجرہ نسب یہ ہیں:
شیخ مبارک بودلے بن جلال اول بن حاجی قتال بن سید احمد (بندگی میاں) بن سید شاہ عبد الرزاق نور العین الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ۔ (ملا احمد جیون امیٹھوی حیات اور خدمات صفحہ ۱۹۱)

حضرت بندگی میاں علیہ الرحمہ کا وصال ۲۸ ذی القعدہ ۹۷۹ ہجری کو ہوا اور امیٹھی ہی میں مدفون ہوئے اور امیٹھی (ضلع لکھنؤ) کو بندگی میاں کی نام سے جانا جاتا ہے۔

ملک محمد جائسی کا قول ہے: کہ "در صدیقین امت محمدیہ ﷺ دو کس بسبب ترک سلطنت بر جمیع اولیاء اللہ فضیلت دارند اول سلطان التارکین خواجہ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ دوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ۔"

امت محمدیہ کے صدیقین میں دو شخص ترک سلطنت کے لحاظ سے تمام اولیاء پر فضیلت رکھتے ہیں۔ ایک سلطان التارکین خواجہ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ، دوم تارک السلطنت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ۔ (صحائف اشرفی ۱۱۳)

واضح کردوں کہ ہندوستان کے مشہور قدیم ہندی وفارسی ادیب ملک محمد جائسی کا نام تین بڑے شاعروں کے ناموں میں سے ایک ہے۔ تلسی داس، سورداس اور ملک محمد جائسی۔ آپ اودھ کے جائس نامی قصبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ ارادت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کے گھرانے سے تھا۔ آپ کے پیرومرشد سید شاہ مبارک بودلے اشرفی الجیلانی جائسی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۷۶ہجری) تھے جن کے فیوض وبرکات سے ملک محمد جائسی کو تصوف اور خداپرست میں وہ مراتب حاصل ہوئے جن کا انہوں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

آپ نے اپنی مشہور ترین ہندی کتاب "پدماوت" کے باب اکھراوٹ میں سلسہ چشتیہ نظامیہ سے متعلق دو خانقاہوں کا ذکر کیا ہے ایک خانقاہِ اشرفی کچھوچھہ شریف اور دوسری خانقاہِ حسامی مانک پور شریف اور ان خانوادوں سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ (پدماوت صفحہ ۶-۷)

درگاہ شیخ المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ

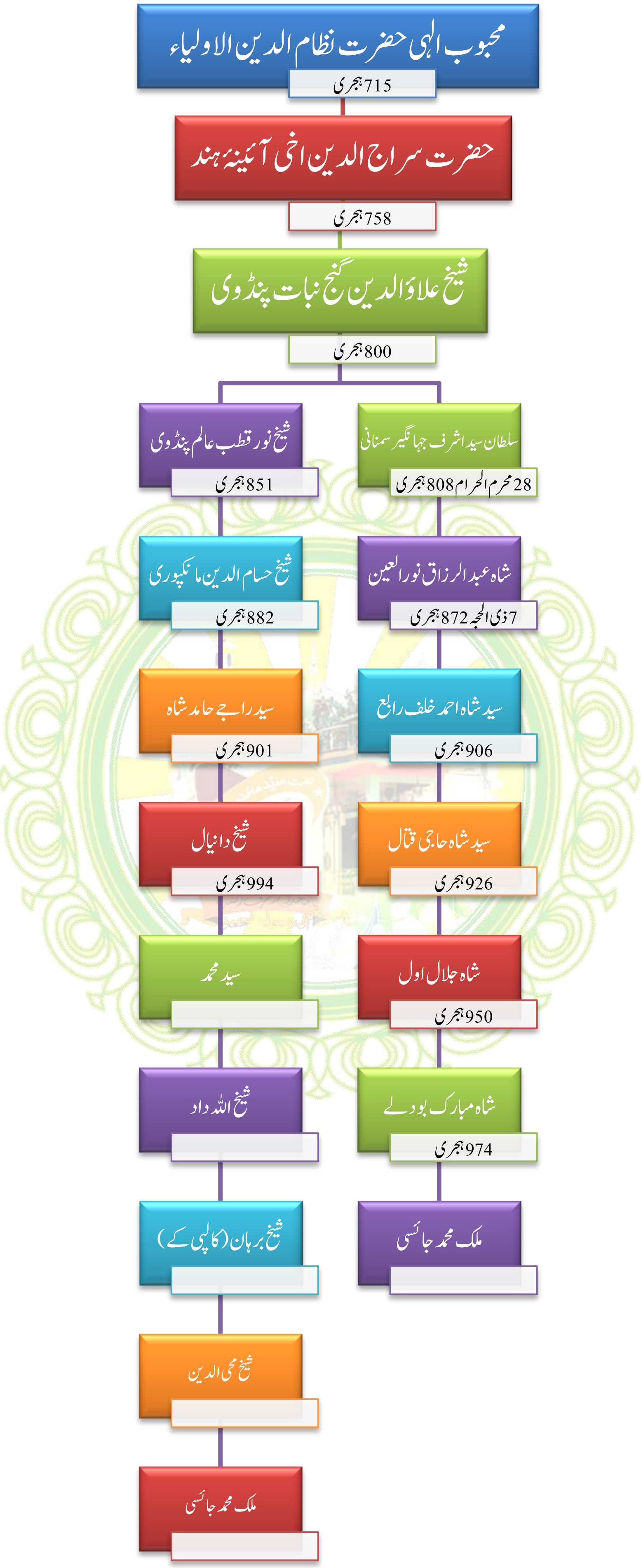
محبوب الٰہی حضرت نظام الدین الاولیاء
715ہجری
حضرت سراج الدین اخی آئینۂ ہند
758ہجری
شیخ علاؤالدین گنج نبات پنڈوی
800ہجری
سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی
28 محرم الحرام 808ہجری
شاہ عبدالرزاق نورالعین
7 ذی الحجہ 872ہجری
سید شاہ احمد خلف رابع
906ہجری
سید شاہ حاجی قتال
926ہجری
شاہ جلال اول
950ہجری
شاہ مبارک بودلے
974ہجری
ملک محمد جائسی
شیخ نور قطب عالم پنڈوی
851ہجری
شیخ حسام الدین مانکپوری
882ہجری
سید راجے حامد شاہ
901ہجری
شیخ دانیال
994ہجری
سید محمد
شیخ اللہ داد
شیخ برہان (کالپی کے)
شیخ محی الدین
ملک محمد جائسی

جهاد فی سبیل الله

آپ نے جہاد فی سبیل اللہ کا فریضہ بھی بطریق احسن انجام دیا چنانچہ نہ صرف مالی اور لسانی جہاد کیا بلکہ جہاد بالسیف بھی کیا۔ ترک حکومت سے قبل جب وہ سمنان کے حکمراں تھے، کافروں کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا اور دشمنوں کو شکست فاش دی۔

آپ ایک بہترین سپہ سالار بھی تھے۔ کم عمری میں سپہ سالار کی حیثیت سے حصہ لینا اور اپنے سے بڑے دشمنوں کو شکست فاش دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے اندر یہ تمام صلاحیتیں موجود تھی۔

مسافرت هندوستان

تخت سے دستبرداری کے بعد آپ نے ہندوستان کی طرف چل پڑے، گھڑ سوار اور پیادہ فوج کچھ دور تک آپ کے ہمرکاب تھے لیکن آپ نے انہیں بالآخر واپس لوٹا دیا اور تنہا سفر اختیار کیا، یہاں تک کہ ایک موقع پر اپنا گھوڑا بھی کسی ضرورت مند کو دے دیا اور پیدل سفر جاری رکھا۔ ملتان کے راستے اُوچ شریف پہنچے۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت سید جلال الدین البخاری قدس سرہ النورانی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ ایک مدت کے بعد خوشبوئے طالب صادق میرے دماغ میں پہونچی ہے اور ایک زمانے کے بعد گلزار سیادت سے نسیم تازہ چلی ہے۔ فرزند! نہایت مردانہ راہ نکلے ہو، مبارک ہو۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے آپ کو مقامات فقر سے بہت کچھ عطا کیا اور فرمایا کہ جلد پورب سمت بنگال کی طرف جائیے کہ برادرم علاؤالدین گنج نبات اسعد لاہوری قدس سرہ النورانی آپ کے منتظر ہیں۔ خبردار! کہیں راستہ میں زیادہ نہ ٹھہریئے۔

جب آپ سلاؤ سے بہار شریف کی طرف گئے مخدوم الملک حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ بن اسرائیل منیری قدس سرہ (المتوفی ۷۸۲)ہندوستان کے مشاہیر مشائخ اور اولیاء کبیر میں نمایاں اوصاف حمیدہ اور صفات صالحہ کے حامل تھے۔ حضرت مخدوم الملک آغاز سلوک سلوک کی منزل می اصلاح نفس کی خطر دامن میں کوہ میں رہا کرتے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ اپنے ایک غلام فتوحا نامی کے

ہاتھ کھانا بھیج دیا کرتی تھیں، لیکن اپنی عبادت و ریاضت میں اس قدر سرمست رہے کہ طعام دنیا کی طرف کوئی التفات نہیں فرمایا۔ (اذکار ابرار صفحہ ۹۷)

حضرت مخدوم الملک محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ سے بیعت کے لئے دہلی پہونچنے سے قبل ہی شیخ المشائخ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کا وصال ہو گیا۔ آپ نے حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۳۳ ہجری) کے کاشانۂ فیض پر حاضر ہوئے۔ حضرت مخدوم الملک کو دیکھ کر پیر روشن ضمیر حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی نے فرمایا کہ "برسوں سے یہ درویش تمہاری امانت تم کو دینے کے لئے منتظر ہے"۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۱۱۸، اذکار ابرار صفحہ ۹۸، خرینۃ الاصفیا ۲/۲۹۱)

حضرت مخدوم الملک قدس سرہ خلافت اور ارادت اور امانت روحانی حاصل کر لینے کے بعد اپنے وطن مالوف کی جانب مراجعت فرمائی اور ایک طویل عرصے تک خلق خدا کے لئے چشمۂ فیضان وہدایت بنے رہے۔ جب آپ محبوب حقیقی سے جا ملنے کے قریب ہوئے اور آپ نے وصیت کی کہ میری نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے گا جس میں تین نشانیاں ہوں گی پہلی نشانیاں وہ یہ کہ وہ صحیح النسب سید ہونگے، دوسری نشانی یہ کہ وہ سبعہ قرات کا قاری ہو گا اور تیسری نشانی یہ کہ وہ تارک السلطنت ہو گا یہ تینوں نشانیاں سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی میں موجود تھی تو وہاں آپ نے وصیت کے مطابق نماز جنازہ پڑھائی اور انہوں نے جو تبرکات چھوڑے تھے وہ لے لئے۔

بیعت طریقت

جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کی ترغیت سے تخت و حکومت کو چھوڑا تو یہاں یہ واضح کر دینا مناسب ہو گا۔ آپ کی روحانی تربیت شروع سے ہی حضرت خضر علیہ السلام نے کی اور بعد ازاں روحانی پاک عاشق رسول حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اذکار اویسیہ سے مشرف فرمایا۔ پھر جب حضرت سلطان مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی اوچ شریف (جو تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بھاولپور پنجاب میں واقع ہے اوچ شریف ایک چھوٹا سا

قصبہ تھا مگر طالبان علم و معرفت و روحانیت کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا تھا کیونکہ یہاں ایک عظیم بزرگ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ (متوفی ۷۸۵ ہجری) مسند رشد وہدایت پر رونق افروز تھے آپ عالم علوم ظاہر و باطنی اور جامع صفات و کمالات تھے آپ کی ذات وبابرکات سے عجیب و غریب کرامات کا ظہور ہوا ہے) سے دہلی اور بہار کا سفر طے کرتے ہوئے مقام جنت آباد پنڈوا شریف (بنگال) پہنچے تو آپ کے مرشد کریم حضرت شیخ علاؤ الحق والدین گنج نبات خالدی ابن اسعد لاہوری پنڈوی قدس سرہ النورانی (المتوفی ۸۰۰ ہجری) مع خلفاء و مریدین آپ کے استقبال کے لئے شہر سے چار کوس باہر تشریف لائے ہوئے تھے اور سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کو اپنی پالکی میں سوار کرکے اپنی قیام گاہ تک لے گئے اور فرمایا"

اے فرزند! جس دن سے تم تارک السلطنت ہوکر گھر سے نکلے ہو، ہر منزل میں تمہارا نگران تھا اور مواصلت ملاقات ظاہری کی تمنا رکھتا تھا۔ الحمدللہ کہ جدائی مواصلت سے بدل گئی۔

جب سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نور بخشی السامانی قدس سرہ النورانی اپنے پیر و مرشد کے دردولت پر پہونچے تو چوکھٹ پر سر رکھ کر برجستہ فارسی میں کچھ اشعار کہے جو آپ صحائف اشرفی میں دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت حضرت مخدومی نے آپ کو بیعت فرمایا اور سلسلہ طریقت چشتیہ نظامیہ میں داخل کرلیا اور اپنے حجرۂ خاص میں لے جاکر ایک پہر کامل تنہائی میں تمام اسرار و رموز سے مالامال کردیا۔

حضرت شیخ علاؤ الدین گنج نبات قدس سرہ

قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین رہنمائے اہل یقین پیشوائے بزرگان دین رازہائے سربستہ کے امین حضرت مخدوم شیخ علاؤ الحق والدین گنج نبات خالدی پنڈوی قدس سرہ اپنے وقت کے جلیل القدر بزرگ صاحب تقوی وروحانیت اور مقتدائے ارباب ولایت تھے یعنی علم و فضل زہد و تقویٰ و پرہیزگاری میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے والد محترم کو عمر بن اسعد لاہوری کہتے تھے جو بادشاہ بنگال کی تمام سلطنت کے وزیر تھے۔ طریقت میں آپ قطب ولایت حضرت شیخ سراج الدین عثمان المعروف اخی سراج آئینہ

ہند قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ تھے اور عثمان اخی بھی سلاطین بنگال کے امراء میں سے تھے جو لاہور سے آکر بنگال میں ساکن ہو گئے تھے۔ (مراۃ الاسرار صفحہ ۱۰۱۳)

علمی دنیا میں اسوقت آپ کے خاندان کو وہی شہرت حاصل تھی جو مسلمانوں کے آخری دور حکومت میں حضرت مولانا عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کو حاصل ہوئی تھی۔ مولانا اسعد لاہوری علیہ الرحمہ کی علمی شہرت شمالی ہندوستان سے گزر کر جب مشرقی حصہ تک پہونچی سلاطین گور نے با اصرار تمام آپ کے پورے خاندان کو بنگال بلایا مولانا تو وزیر خزانہ بنا دیئے گئے تھے اور آپ کے دیگر اور قابل اعزا بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔ (محبوب یزدانی صفحہ ۳۶)

مزے کی بات یہ ہے کہ سلطان سید سلطان اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے والد محترم بادشاہ نسبِ مادری میں بادشاہ، پیر و مرشد بادشاہ، خود بادشاہ اور بھائی بھی بادشاہ۔ اللہ اللہ کیا شان ہے شاہ سمناں کا۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رؔضا
بول بالے میرے سرکاروں کے

حضرت شیخ سراج اخی قدس سرہ (المتوفی ۷۵۸ ہجری) کالقب سلطان المشائخ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ (المتوفی ۷۲۵ ہجری) کی زبان مبارک پر گزرا تھا کہ "ایں آئینۂ ہندوستان است" یعنی سراج اخی ہندوستان کا آئینہ ہے۔ (اخبار الاخیار، سیر الاولیاء، اذکار ابرار، روضۃ الاقطاب)

سبحان اللہ آخر اسی طرح ہوا کہ سراج اخی سلطان المشائخ کے دسویں خلیفہ تھے۔ حضرت سراج اخی ظاہری و باطنی کمالات سے مزین تھے، عشق و محبت اور ذوق سماع میں آپ کے بے نظیر و تجرید و ممتاز اور لطف و کرم میں مشہور تھے۔ تربیت مریدین میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔

اگرچہ سلطان المشائخ کے تمام خلفاء صاحب مقامات عالی تھے لیکن دو بزرگ ایک شیخ نصیر الدین محمود اور دوسرے اخی سراج الدین کی چاشنی اور تھی ان دونوں حضرات سے کثیر التعداد خلقت فیضیاب ہوئی اور بہت بزرگ صاحب خلافت وارشاد ہوئے چنانچہ آج تک ان دونوں حضرات سے تمام ہندوستان میں سلاسل جاری ہیں اور قیامت تک جاری رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (مراۃ الاسرار صفحہ ۸۸۸)

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اخبارالاخیار میں شیخ علاؤالحق پنڈوی علیہ الرحمہ کے تذکرے میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ "ابتدائی زمانے میں مال دار اور غنی ہونے کے وجہ سے نہات ہی شان و شوکت سے رہا کرتے تھے مگر جب سراج اخی کے مرید ہوئے تو سب کچھ چھوڑ کر فقیرانہ اور مستانہ وار گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۳۱۰)

فخر خاندان حضرت شیخ علاؤالحق والدین گنج نبات قدس سرہ اس خاندان کے چشم و چراغ تھے جو خود تو تاج شاہی کے سائے میں تھا لیکن اس خاندان کے سائے میں ہزاروں نہیں لاکھوں پلتے تھے۔ جس راہ سے نکل جاتے تھے آنکھیں فرش راہ ہوتی تھیں۔ جس گلی سے گزر جاتے اقرار اطاعت کے دامن بچھ جاتے۔ آپ اپنے زمانہ کے اکابرین علماء میں شمار کئے جاتے تھے اور ایک زمانے تک دین و تبلیغ کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کی محفل میں علماء و فضلاء کا جمگھٹ رہا کرتا تھا۔

علوم معارف کے لحاظ سے بھی آپ کا مقام ارفع و اعلیٰ تھا ڈاکٹر وحید اشرف صاحب لکھتے ہیں" "علوم معارف میں آپ کا مرتبہ نہایت بلند تھا کبھی کبھی جوش کے عالم میں سید اشرف سے فرماتے تھے کہ آیات قرآنی کی تفسیر، فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ کے نکات مجھ سے حاصل کرلو میں ایک پر بار درخت ہوں جسے ہلاؤ تو تمہیں عجیب و غریب پھل ملیں گے۔ (حیات سید اشرف جہانگیر سمنانی صفحہ ۵۷)

شیخ علاؤالدین گنج نبات کے ارشاد گرامی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ طریقت میں علمیت و روحانیت کے کتنے بلند مقام پر فائز تھے۔ جب شیخ سراج الدین اخی سلطان المشائخ کی خلافت سے مشرف ہوئے اور اپنے اصلی وطن بنگال جانے کا ارادہ کیا تو سلطا المشائخ کی خدمت میں عرض کیا کہ وہاں شیخ علاؤالدین بڑا عالم و فاضل اور صاحب جاہ و منزلت ہے۔ میرا وہاں کیسے گزارہ ہو گا۔ سلطان المشائخ نے فرمایا فکر مت کرو وہ تمہارا خادم ہو جائے گا۔ آخر یہی ہوا۔ (مراۃ الاسرار صفحہ ۱۰۱۴)

آپ نے اپنے شیخ اخی سراج آئینہ ہند قدس سرہ کی بڑی خدمت کی دن رات سفر و حضر میں ان کے ساتھ رہے اور فیوض و برکات حاصل کئے جب شیخ اخی سفر پر جاتے تو آپ کا سامان اپنے سر پر رکھ کر میلوں پیدل سفر کرتے اور ان کی خدمت میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتے تھے۔

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ شیخ سراج الحق والدین قدس سرہ حضرت مخدومی قدس سرہ (شیخ علاؤالحق گنج نبات پنڈوی) کی نسبت کمال درجہ لطف ومہربانی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن ان سے خدمت اس حد تک لیتے تھے کہ اکثر اوقات حضرت سراج الحق اخی قدس سرہ پالکی میں سوار ہو جاتے اور سیر کو نکل جاتے۔ حضرت شیخ علاؤالحق گنج نبات پنڈوی پالکی کا سیدھے ہاتھ کا ڈنڈا اپنے کاندھے پر رکھ کر دور تک پالکی لے جاتے تھے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ شیخ سراج الحق قدس سرہ النورانی کے خدام کھانے کی گرم گرم دیگ (دیگچی) حضرت مخدومی کے سر پر رکھ دیا کرتے تھے۔ آپ کے بعض خدام کوشش کرتے کہ وہ برتن آپ سے لے کر خود اپنے سر پر رکھ لیں لیکن حضرت مخدومی کسی دوسرے کو دینے پر تیار نہیں ہوتے تھے۔

حضرت مخدومی نے یہ گرم دیگچی اس کثرت سے اپنے سر پر اٹھائی تھی کہ آپ کے سر کے تمام بال (جل کر) گر گئے تھے۔ اکثر اوقات شیخ سراج الحق آئینہ ہند قدس سرہ کی پالکی حضرت مخدومی کے سسرال والوں کے محل سے گزرتی تھی (اس حال میں کہ پالکی کا بازوئے راست حضرت مخدومی کے کندھے پر ہوتا تھا) اس زمانہ میں آپ کے سالے (Brother - in- law) منصب وزارت پر فائز تھے۔ انہیں حضرت مخدومی کی اس خدمت سے بہت عار آتی تھی اور کہا کرتے تھے کہ اے بے ننگ یہ خدمت کر کے مجھے کیوں شرمندہ کر رہا ہے۔ حضرت مخدومی جواب فرمایا کرتے تھے کہ.......

چہ می گوئی کہ زین ننگ تمام است
یہ کیا کہتے ہو ہے یہ ننگ کا کام
کہ ما را در جہاں زین ننگ نام است
جہاں میں ہے مرا اس ننگ سے نام
کسی کو را بود زین خدمتش ننگ
جو کہتا ہے اسے کارِ کمینہ
زند فرداز حسرت سینہ برسنگ

شیخ آپ کی خدمت سے بہت خوش ہوئے اور جو کچھ روحانی نعمتیں انہیں اپنے شیخ حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین محبوب الٰہی دہلوی بدایونی قدس سرہ سے ملی تھیں وہ سب کی سب انہوں نے آپ کے حوالہ کرکے اپنا جانشین اور روحانیت کے عظیم منصب پر فائز فرمادیا چنانچہ شیخ کے بعد آپ مسند ارشاد میں متمکن ہوئے۔

شیخ علاؤالدین گنج نبات قدس سرہ نے اپنے علم وروحانیت کے ذریعے بنگال میں رشدوہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور تشنگان معرفت کو سیراب کرتے رہے آپ کا سلسۂ نسب صحابی رسول حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے صاحب مراۃ الاسرار نے آپ شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ.........................

"آپ کے کمالات کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی جیسے شاہباز اور بلند پرواز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی راہنمائی سے ملک خراسان سمنان کی بادشاہی چھوڑ کر آپ کی خدمت میں پہونچے اور جس تربیت سے مرتبہ تکمیل وارشاد پر پہونچے باوجودیکہ بے شمار اولیاء کبار سے آپ کی راستے میں ملاقات ہوئی لیکن سب نے یہی فرمایا کہ تمہارا مرشد بنگال میں ہے وہاں جاؤ۔ حضرت حضرت علیہ السلام نے ۷۰ ستر مرتبہ شیخ علاؤالحق کو خبر دی کہ ایک باز سمنان سے اڑ چکا ہے اور بہت سے مشائخ نے جال پھیلا دیئے ہیں لیکن میں آپ کے لئے لارہاہوں۔

(مراۃالاسرار صفحہ ۱۰۱۴، معارج الولایت)

شیخ علاؤالحق کی خانقاہ غریبوں، فقیروں اور بے سہارا لوگوں کی امید کا مرکز تھی جہاں ہر وقت ہزاروں کی تعداد میں لوگ حاضر ہوتے اور دامن بھر کر جاتے تھے آپ کی خانقاہ کا خرچ بادشاہ وقت کے خرچ سے بھی زیادہ تھا بادشاہ کو اس پر حیرت ہوتی تھی ایک مرتبہ بادشاہ نے کہا کہ شاید انہوں نے بیت المال کے افسر سے کوئی سازباز کی ہے جب ہی یہ اتنا خرچ کرتے ہیں پھر اس نے حکم دیا کہ آپ اس شہر سے نکل جائیں اور سنار گاؤں میں رہیں آپ فوراً اپنے اپنے مریدوں کے ہمراہ روانہ ہوئے اور سنار گاؤں

میں اقامت اختیار کرلی آپ دوسال سنار گاؤں میں رہے لیکن ظاہراً کوئی وجہ معاش نہ تھی۔ دوباغ جو آپ کو اپنے آباؤاجداد سے ملے تھے ان کی آمدنی آٹھ ہزار روپے تھی لیکن کسی آدمی نے ان پر قبضہ کرلیا تھا اور کچھ نہیں دیتا تھا شیخ نے اسے بھی کچھ نہ کہا اور خلق کو بے انداز بخشش کرتے رہتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس قدر میرے شیخ اخی سراج الدین کرتے تھے۔ میرا خرچ اسکا عشر عشیر بھی نہیں۔

چنانچہ آپ نے خادم سے فرمایا اب تک روزانہ جتنا خرچ کرتے تھے اب اس سے دگنا خرچ کرو خادم نے حکم کی تعمیل کی اور آپ کی لنگر کا خرچ دگنا ہوگیا اسی طرح مجمع لگا رہتا تھا لوگ آتے تھے اور اپنی مراد پاتے تھے حقیقت میں آپ کو دست غیب تھا جس کی وجہ سے آپ بے اندازہ خرچ کرتے تھے اور پھر بھی کمی نہیں ہوتی تھی آپ مخلوق کی بجائے خالق پر بھروسہ کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کو اطمینان قلب اور توکل کی دولت حاصل تھی آپ مقام توکل پر فائز تھے اس لئے ہمہ وقت اللہ کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

حضرت شیخ علاؤالدین مجذوب اکبر آبادی قدس سرہ جو ماضی و مستقبل کے حالات بتاتے تھے جو سادات زیدپور میں سے تھے اور یہ سدھور کے قصبات میں آباد ہے ابھی ضلع بارہ بنکی اترپردیش ہند میں ہے۔ لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ ہمارے اکثر مشائخ ابدال ہفتگانہ تھے چنانچہ ان کے سرحلقۂ خواجہ ابواحمد چشتی ابدال قدس سرہ تھے اور مخدوم علاؤالحق پنڈوی قدس سرہ بھی ابدال ہیں آپ کے خوارق عادت بہت ہیں چنانچہ مخدوم علاؤالحق پنڈوی قدس سرہ کے فرمان کے مطابق آپ کے مریدین پہاڑوں میں مختلف مقامات پر مشغول رہتے تھے اور ان کے درمیان بہت طویل فاصلہ ہوتا تھا جب خلوت کے بعد سب واپس آتے تھے تو ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ فلاں فلاں دن حضرت مخدوم میرے پاس تشریف لائے تھے۔ لیکن جب خانقاہ والوں سے دریافت کیا جاتا تو معلوم ہوتا تھا کہ آپ خانقاہ سے باہر نہیں گئے تھے۔ (مراۃالاسرار ۱۰۱۵)

لطائف اشرفی میں یہ بھی لکھا ہے کہ صورت تبدیل کرنا ابدال کا خاصہ ہے بلکہ بعض مشائخ صورت بدلتے تھے اور بعض حضرات کو ہم نے دیکھا ہے کہ انکی روحانیت متجسد اور متمثل ہو جاتی ہے یعنی

ان کی روح کوئی نہ کوئی صورت اختیار کر کے ظاہر ہوتی ہے اور اسی صورت میں کام کاج کرتے تھے لوگ سمجھتے ہیں کہ کہ وہ اپنی جسمانی صورت میں ہیں حالانکہ وہ بزرگ ان کاموں سے بالکل متبرا ہوتے ہیں اور ہم نے بارہا اس چیز کا مشاہدہ کیا ہے چنانچہ مخدومی شیخ علاؤالحق پنڈوی قدس سرہ کو بعض بادشاہوں اور امیروں نے جو مرید تھے یوں دیکھا ہے کہ جنگ کے دوران کفار سے لڑائی کر رہے تھے لیکن انہوں نے خانقاہ سے باہر قدم نہیں رکھا۔ (مراۃ الاسرار صفحہ ۱۰۱۶)

ایک دن چند قلندر حضرت شیخ علاؤالحق پنڈوی کی خانقاہ میں آئے ہوئے تھے ایک بلی بھی ان کے ساتھ تھے وہ بلی گم ہو گئی اور کہیں چلی گئی

قلندروں نے کہا اے شیخ! آپ کی خانقاہ میں ہماری بلی گم ہو گئی ہے اسے کہیں سے تلاش کر کے دو۔

شیخ نے فرمایا: میں کہاں سے تلاش کر کے آپ کو دوں؟

ایک نے کہا: شاخ آہو سے تلاش کرو مگر ہمیں لا کر دو۔

آپ نے فرمایا: سینگھ پر پاؤ گے اور دوسرے نے بد تمیزی کی اور کہنے لگا ہماری بلی تو دینی پڑیگی ہم اپنی بلی کہاں سے لائیں کیا ہم اپنے خصیوں سے لائیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں تمہیں تو تمہارے خصیوں سے ہی ملے گی ۔

جب وہ لوگ باہر آئے تو جس نے سینگھ کی فرمائش کی تھی۔ ایک گائے آئی اور بلی اس کے سینگھ سے برآمد ہوئی۔ جس شخص نے بدتمیزی کی تھی اس کے خصیے اس قدر سوج گئی کہ اسی مرض میں مر گیا۔ یہ شخص اپنی گستاخی کی سزا کو پہونچ گئے۔ (اخبار الاخیار)

ایک بار حضرت سلطان سید اشرف نے فرمایا کہ طبقات الصوفیہ میں شیخ ابوالحسن قزوینی کا یہ قول مذکور ہے کہ مشائخ کبار میں سے پانچ مشائخ کو میں جانتا ہوں کہ جو اپنی قبروں سے تصرف فرماتے ہیں بالکل ویسا ہی جیسا کہ وہ زندگی میں تصرف کرتے تھے وہ یہ ہیں۔

۱. حضرت شیخ معروف کرخی

۲. حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

۳. حضرت شیخ محی الدین ابن عربی

۴. حضرت شیخ عقیل منبجی

۵. حضرت شیخ حیات حرانی (قدس اللہ تعالیٰ واسرارہم)

حضرت شیخ کبیر علیہ الرحمہ نے معروض کیا کہ یہ حضرات تو بیرونی ممالک (دوسری ولایتوں سے) سے تعلق رکھتے ہیں یہ ارشاد فرمائیں کہ ہندوستان کے مشائخ میں وہ کون سے حضرات ہیں کہ مرنے کے بعد بھی انکے تصرفات باقی ہیں۔

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ ہند کے مابین فرق مراتب کرنا سوئے ادب ہے۔ خصوصاً خانوادۂ چشتیہ کے مشائخ میں جو ہمارے پیر و مرشد ہیں یہ فرق مراتب بے ادبی ہے۔ اس خانوادۂ عالی کے اکثر و بیشتر اولیاء میں پوری پوری قوت تصرف عالم ممات میں باقی ہے خصوصاً.............

۱. سیدی مرشدی شیخ علاؤالحق پنڈوی

۲. حضرت نظام الدین اولیاء

۳. حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر

۴. حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

۵. حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری (قدس اللہ تعالیٰ واسرارہم)

تربیت شیخ

حضرت شیخ علاؤالحق گنج نبات قدس سرہ کی یہ عادت تھی یا یوں کہیے کہ یہ ان کی تربیت کا طریقہ تھا کہ جب کوئی ان کے پاس سلوک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتا تو آپ اس سے سخت امتحان لیا کرتے تھے اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا تھا کہ آپ کے فرزند حضرت شاہ نور قطب عالم قدس سرہ کے ذمہ جو کام تھی ان میں جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اپنے سرپر رکھ کر لانا، کنوئیں سے پانی بھر کر دوسروں

کے گھر تک پہنچانا، خانقاہ صاف کرنا، پانی کو لاکر مسافروں اور نمازیوں کو مہیا کرنا، درویشوں کے کپڑے دھوناوغیرہ شامل تھا جیسا کہ لطائف اشرفی میں ہے کہ ایک دن اعظم خان جو شیخ نورالحق قطب عالم کے بڑے بھائی تھے اس وقت وزیر سلطنت تھے حضرت مخدومی کے خانقاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی موجودگی میں حضرت نور قطب عالم قدس سرہ لکڑیوں کا گٹھر لاد کر لائے اور باورچی خانہ میں لاکر ڈال دیا حضرت اعظم خان یہ منظر دیکھ کر تڑپ گئے اور کہنے لگے بھائی نور عالم کب تک خانقاہ کی لکڑیاں اٹھاتے رہوگے ؟ آؤ! میں تمہیں کسی شاہی اعلیٰ منصب پر لگا دیتا ہوں۔ جہاں تم آرام سے زندگی بسر کرسکو۔

حضرت نور قطب عالم نے فرمایا تمہارا منصب اور آرام عارضی اور وقتی مگر میری خدمات ہمیشہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ میں ان خدمات کو چھوڑ کر منصب شاہی قبول کرنے کو تیار نہیں۔

آپ نے اپنے صاحبزادہ نور قطب عالم قدس سرہ سے بارہ سال تک ہیزم کشی اور سقہ کا کام لیا۔ ایک دن حضرت مخدومی تشریف فرماتھے۔ آپ کے سامنے ہی مخدوم زادہ لکڑیوں کا گٹھا لارہے تھے کہ حضرت مخدومی کی نظر مبارک ان پر پڑی تو دیکھا کہ لکڑیوں کا گٹھا مخدوم زادہ کے سر سے ایک گز کی بلندی سے ان کے ساتھ ساتھ چلا آرہا ہے۔ اس روز سے حضرت مخدومی نے ان کی یہ خدمت موقوف کردی اور حکم دیا کہ جس مقام پر ضعیف عورتیں پانی بھرتی ہیں وہاں زمین خراب ہے اور ان بے چاروں کے پاؤں پھسل جاتے ہیں اور ان کے برتن گر کر ٹوٹ جاتے ہیں۔ تم وہاں جاکر ان کے پانی کے برتن پنگھٹ سے اٹھاکر صاف ستھری سخت زمین پر رکھ دیا کرو۔ وہاں سے وہ اٹھا کر لیا کریں گی۔ چار سال تک وہ اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ حضرت مخدومی فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہوتا ہے آجکل اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں کہ بغیر خدمت کے ہی چاہتے ہیں کہ نعمت حاصل کرلیں۔ (لطائف اشرفی ٦/٢٥١)

جب سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نے جب دیکھا تو عرض کیا حضور میرے لئے کوئی کام متعین فرمادیں یہ سن کر فرمایا:

فرزند اشرف! حضرت خواجہ خضرت علیہ السلام نے تمہاری اتنی تعریف کی ہے کہ مجھے تم سے کوئی خدمت لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نوربخشی السامانی سے خدمت نہ

لینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ ترک سلطنت کر کے آئے تھے کیونکہ خدمت تو ان سے لی جاتی ہے جن کی اصلاح مقصود ہو تا ہے کہ ریاضت مجاہدے کے ذریعے ان کے غرور تکبر اور انانیت کو ختم کیا جائے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کیا جائے تو جس نے سلطنت ترک کر کے پہلے ہی درویشی اختیار کرلی ہو اور اپنے نفس امارہ کو مارلیا ہو اس کو پھر کسی مجاہدے کی ضرورت نہیں ہوتی اس کو تو صرف ایک کامل نگاہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے شیخ کامل نے آپ کے ذمہ کوئی خدمت نہیں لگائی۔ جب سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نے یہ دیکھا تو آپ خود بڑھ کر خدمت کیا کرتے تھے، جب شیخ جانے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ جوتیاں سیدھی کر کے ان کے سامنے رکھتے جب وہ وضو کا ارادہ کرتے تو آپ ان کے لئے وضو کا پانی لاکر رکھتے اور اکثر انہیں وضو بھی کرایا کرتے تھے اور اسی قسم کی دیگر خدمات خود ہی انجام دیا کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ شیخ کی خدمت سے ہی مقام و مرتبہ حاصل ہو گا صوفیاء اسی لئے ریاضت مجاہدہ کرتے ہیں انہیں اس مجاہدے سے مشاہدہ حاصل ہو تا ہے۔

۸۰۰ ہجری میں مرشد برحق حضرت مخدوم علاؤ الحق پنڈوی گنج نبات قدس سرہ اس دار فانی سے عالم جاویدانی کی طرف کوچ فرمایا۔ مزار مبارک صوبہ مغربی بنگال کے شہر پنڈوہ شریف (جو کچھوچھہ شریف کے ریلوے اسٹیشن اکبرپور سے پندوہ شریف ۸۴۸ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے) میں مرجع خلائق ہے۔

ہم شبیہ غوث الاعظم محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ بعد زیارت آستانہ عالیہ مرشد برحق حضرت شیخ علاؤ الحق والدین پنڈوی گنج نبات قدس سرہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

آیا ہوں تیرے در پر غمگین اے شاہ علاؤ الحق والدین
کر دے دل نالاں کی تسکین اے شاہ علاؤ الحق والدین

ہو نگاہ سراج الدین فرزند نظام و فریدالدین
گل گلشن قطب و معین الدین اے شاہ علاؤ الحق والدین

اشرف کے دربار سے آیا ہوں لاکھوں ہی تمنا لایا ہوں
ملتا ہوں تری چوکھٹ پہ جبیں اے شاہ علاؤ الحق والدین

جو مانگوں گا سو پاؤنگا محروم یہاں سے نہ جاؤں گا
دلمیں ہے میرے اسکا یقین اے شاہ علاؤ الحق والدیں

اے خدام درگاہِ علاء مری عرض تمنا سن کے ذرا
سب لوگ کہیں آمیں آمیں اے شاہ علاؤ الحق والدیں

حاضر ہے اب در دولت پر پھیلائے ہوئے دامان طلب
بیچارہ اشرفی مسکیں اے شاہ علاؤ الحق والدیں

وعظ ونصیحت

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے جامع مسجد بغداد میں خلیفہ اور وہاں کے اہل معرفت و مکرمت کے بے حد اصرار پر وعظ فرمایا۔ اس مجمع میں تقریباً پانچ ہزار اربابِ علم و فضل اور سرکاری امیر و سردار موجود تھے۔ قاری صاحب نے سورۂ یوسف تلاوت کی تو حضرت پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی۔ اسی کیفیت میں آپ نے تقریر شروع کی اور اس وعظ میں معرفت و عرفان کے اس قدر نکات بیان فرمائے کہ سارے مجمع میں وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور گریہ وزاری کرنے لگے۔ خاص طور پر آپ نے آیت پاک لولا ان رابرھان ربہ (اگر اپنے رب کی پختہ دلیل نہ دیکھ لیتے) کی تفسیر میں ایسی ایسی عاشقانہ باتیں بیان کیں کہ سارے مجمع پر ان کا اثر ہوا یہاں تک کہ اکثر لوگ اپنے گھروں کی طرف دوڑے یا جنگل کی جانب نکل گئے۔

ایک بزرگ نے (جنھیں لوگ شیخ قطب متقی کہتے تھے) کہ میری عمر سو سال کے لگ بھگ ہے، بہت سے واعظین مختلف ملکوں اور اطراف کے یہاں آئے اور وعظ کی مجلس میں تقریریں کی لیکن کسی نے ایسی خوبی و لطافت سے لبریز تقریر نہیں کی جیسی حضرت نے کی۔

خلیفۂ بغداد بھی ایک ہزار اشرفی اور ایک گھوڑا جس کی زین اور لگام سونے کی تھیں لے کر حاضر ہوا لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ دوسرے دن پھر خلیفہ حاضر خدمت ہوا اور بے حد اصرار کیا تو آپ نے قبول کیا۔ (لطائف اشرفی ٤٦/٣٩٧)

جس زمانے میں حضرت مدینہ طیبہ میں روضۂ منورہ پر حاضر تھے۔ حضرت شیخ احمد یسوی کے سلسلۂ یسویہ میں داخل ترکوں کی ایک جماعت بھی وہاں حاضر تھی۔ انہوں نے آپ کی تعریف کی اور ان کے مشائخ نے آپ سے وعظ کہنے کے لئے اصرار کیا اور عاجزی کا اظہار کیا اور کامیاب ہوئے۔ اس زمانے میں حضرت ترکی زبان جانتے تھے لیکن مہارت زیادہ نہ تھی چونکہ ی مجلس ترکوں نے منعقد کی تھی یہ بھی لازم ہوا کہ ترکی زبان میں تقریر کی جائے۔ حضرت نے اسی کے مطابق ترکی زبان میں تقریر کی اور ایسے فصیح و بلیغ لہجے میں حقائق و معارت بیان فرمائے کہ اہل زبان کو رشک ہونے لگا۔ جتنے مشائخ اس مجلس وعظ میں موجود تھے سب کو ذوق باطنی حاصل ہوا اور ہر شخص ترکی میں یہ کہتا ہوا آیا" پی حیف فیلندسی بوسید واندا ق مجلی اتیت مگر کورمادی را۔"

تقریباً سو ترک حضرت کے ہمراہ روانہ ہوئے اور خدمت و ملازمت پر کمربستہ ہوئے۔ یہ لوگ ایسی محنت سے خدمت بجالاتے جیسی برگزیدہ خلفاء اور نہایت عاقل حضرات کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے تھوڑی سے مدت میں اپنی اپنی ہمت کے مطابق مقصد حاصل کر لیا اور چہرۂ مقصود ان پر ظاہر ہو گیا۔

ایک روز ایسا ہوا کہ حرم شریف کے شیوخ اصرار کرنے لگے کہ حضرت شیخ حرم حضرت نجم الدین اصفہانی کی موجودگی میں وعظ کہیں۔ آپ مجبور ہو گئے کیونکہ شیخ حرم کے حکم بجالانے کو سوا کوئی اور چارہ نہ تھا چنانچہ مجلس ترتیب دی گئی۔ آپ نے عربی زبان میں تقریر کی۔ اہل مجلس کو اس قدر ذوق و شوق حاصل ہوا کہ اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حتی کہ بعض عرب جو صحرا اور بستی سے آئے تھے شریک مجلس ہوئے۔ ان پر اس قدر وجد و حال طاری ہوا کہ لوگ تعجب کرتے تھے کہ یہ نہایت عجیب واقعہ ہے کہ صحرا میں رہنے والے تقریر سے اس قدر متاثر ہوئے۔

علمی خدمات

سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے وقت کے جلیل القدر عالم اور برگزیدہ صوفی کے علاوہ صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ تھے آپ بیک وقت مصنف، مؤلف، مترجم، مفسر، مجدد، مصلح، محدث، فقیہ، محشی، مؤرخ، مفکر، نعت گو شاعر، منجم اور شارح تھے۔ بیشتر علوم وفنون میں کامل مہارت رکھتے تھے۔

مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی اپنی مشہور ومعروف کتاب صحائف اشرفی میں لکھتے ہیں:

حضرت مولانا ابوالفضائل نظام الدین یمنی جامع لطائف اشرفی یعنی ملفوظات حضرت محبوب یزدانی فرماتے ہیں کہ حضرت محبوب یزدانی کا علم عجیب خداداد علم تھا کہ روئے زمین میں جہاں تشریف لے گئے وہیں کی زبان میں وعظ فرماتے اور اسی زبان میں کتاب تصنیف کرکے وہاں کے لوگوں کے لئے چھوڑ آتے۔ بہت سی کتابیں آپ کی عربی، فارسی، سوری، زنگی، اور ترکی مختلف ملک کی زبانوں میں جو تصنیف فرمائیں جن کی فہرست اگر لکھی جائے تو ایک طومار ہو جائے گی۔ علماء جلیل القدر کا یہ قول تھا کہ جس قدر تصانیف حضرت محبوب یزدانی نے فرمائیں بہت کم علماء اس قدر تصانیف کثیرہ کے مصنف ہوئے ہوں گے۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ خود فرماتے تھے کہ میرے سلطنت میں میرے خاندان سادات نور بخشیہ سے ستر حافظ قرآن اور قاری فرقان ایک زمانے میں موجود تھے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے حضرت محبوب یزدانی کی کہ پانچ پشتوں میں سلطان ابن سلطان اور سید ابن سید اور ولی ابن ولی اور حافظ ابن حافظ اور قاری ابن قاری اور عالم ابن عالم برابر نسلاً بعد نسلٍ حضرت کے ہوتے ہوئے چلے آئے۔ چنانچہ چند کتب کے اسمائے مندرجہ ذیل ہیں:

تصانیف جلیلہ

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

- ترجمہ قرآن کریم (بزبان فارسی)
- رسالہ مناقب اصحاب کاملین و مراتب خلفائے راشدین
- رسالہ غوثیہ
- بشارۃ الاخوان
- ارشاد الاخوان
- فواید الاشرف
- اشرف الفوائد
- رسالہ بحث وحدۃ الوجود
- تحقیقات عشق
- مکتوبات اشرفی
- شرف الانساب
- مناقب السادات
- فتاوائے اشرفی (بزبان عربی)
- دیوان اشرف
- رسالہ تصوف واخلاق (بزبان اردو)
- رسالہ حجۃ الذاکرین
- بشارۃ المریدین

- کنزالاسرار
- لطائف اشرفی (ملفوظات سید اشرف سمنانی)
- شرح سکندر نامہ
- سرالاسرار
- شرح عوارف المعارف
- شرح فصول الحکم
- قواعد العقائد
- تنبیہ الاخوان
- رسالہ مصطلحات تصوف
- تفسیر نور بخشیہ
- رسالہ در تجویز طعنہ یزید
- بحرالحقائق
- نحو اشرفیہ
- کنزالدقائق
- ذکر اسمائے الہی
- مرقومات اشرفی
- بحرالاذکار
- بشارۃ الذاکرین
- رنح سامانی

- ★ رسالہ قبریہ
- ★ رقعات اشرفی
- ★ تسخیر کواکب
- ★ فصول اشرفی
- ★ شرح ہدایہ (فقہ)
- ★ حاشیہ بر حواشی مبارک

حوالاجات

معارف سلسلہ اشرفیہ صفحہ ۱۱

حیات غوث العالم صفحہ ۷۴ تا ۷۷

صحائف اشرفی حصہ اول ۱۱۵ تا ۱۱۸

سید اشرف جہانگیر سمنانی علمی دینی اور روحانی خدمات صفحہ ۱۷۳ تا ۲۰۶

http://www.alahazrat.net/islam/syed-makhdoom-ashraf-jahangir-simnani.php

ان کتب میں ایک کتاب "اخلاق و تصوف (بزبان اردو) بھی ہے محققین کے مطابق یہی اردو نثر کا پہلا رسالہ ہے پروفیسر حامد حسن قادری اپنی کتاب "داستان تاریخ اردو میں تحریر فرماتے ہیں۔ "اب تک تحقیق متفق الرائے تھے کہ شمال ہند میں اٹھاریوں صدری عیسوی (بارہویں صدی ہجری) سے پہلے تصنیف و تالیف و نثر کو کوئی وجود نہ تھا یہ فخر دکن کو حاصل ہے کہ وہاں شمالی ہند سے چار سو برس پہلے اردو کی تصانیف کا آغاز ہوا۔ اب سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کے رسالہ تصوف کی دریافت سے وہ نظریہ باطل ہوگیا اور ثابت ہوگیا کہ دکن میں اردو زبان کی بنیاد پڑنے سے پہلے شمالی ہند دکن میں امیر خسرؔو اور سید اشرف جہانگیر سمنانی نے نظم و نثر کی بنیاد ڈالی۔ (داستان تاریخ اردو صفحہ ۲۴)

ان تمام شواہد سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ صرف ایک روحانی شخصیت ہی نہیں تھے بلکہ علمی و ادبی میدان میں بھی منفرد مقام رکھتے تھے۔ آپ

نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا وہاں علمی وادبی لحاظ سے بھی عظیم خدمات انجام دیں اور تاریخ کا ایک حصہ بن گئے لیکن افسوس کہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اس عظیم شخصیت پر وہ تحقیقی کام نہ ہو سکا جو ہونا چاہیے تھا اگرچہ مختلف حضرات نے آپ کی سیرت پر لکھا لیکن صرف کشف و کرامات ہی پر اکتفا کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ آپ کو صرف ایک ولی کامل کی حیثیت سے جانتے ہیں۔

شاعری

آپ کی طبیعت بے حد موزوں تھی اور شعر و شاعری سے خاص لگاؤ تھا جب آپ سمناں سے حکومت چھوڑ کر دنیا کی سیاحت کے لئے رخصت ہوئے اس وقت ان کا دیوان مرتب ہو چکا تھا الوادع ہوتے وقت ایک غزل آپ کی زبان مبارک پر تھی جس کے دو شعر بطور تبرک یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی محرم اسرا با جاناں شوی
برگذر از خواب و خور مردانہ وار تا براہ عشق چون مران شوی

(سیرت اشرف صفحہ ۲۱)

ہر کہ او کیمیا اثر باشد
گرترازہ یکے نظر باشد

ترجمہ: وہ بزرگ جو کیمیا اثر ہیں، ان کی ایک ہی نظر تیرے لیے کافی ہے۔

ہر مسے را کہ پیش او بہ نہی
زالتفاتش طلائے زر باشد

ترجمہ: جس تانبے کو تو ان کے سامنے رکھے گا۔ ان کی توجہ سے خالص سونا بن جائے گا۔

خود شنیدی کہ شیخ نجم الدین
باپسر وعدہ کرد گر باشد

ترجمہ: تو نے خود سنا ہے کہ شیخ نجم الدین نے اپنے بیٹے سے قوت کا وعدہ کیا۔

وال ندانست کان بموعد او
شیر وسگ رابرو گزر باشد

ترجمہ: اس نے (بیٹے نے) نہ جانا کہ ان کے وعدے کے وجہ سے شیر اور کتے اس کے پاس آئیں گے۔

چہ نظر بودہ است شیر اں را
کہ سگ از لطف شیر نر باشد

ترجمہ: شیروں کی بھی کیا خوب نظر ہوتی ہے کہ ان کی نگاہ لطف سے کتا شیر نر ہو جاتا ہے۔

گربہ را گر بود ز شیر نظر
کہ شنا سائے ہر گہر باشد

ترجمہ: اگر یہ (اللہ کا) شیر کسی بلی پر نظر ڈال دے تو وہ گوہر شناس ہو جاتی ہے۔

اشرف از جاں تراب شیر اں باش
کہ ترابش بہ از شکر باشد

ترجمہ: اے اشرف جان و دل سے شیر ان خدا کی مٹی بن جا کہ ان کی مٹی شکر سے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔

(لطائف اشرفی ۳۴/۲۳۰)

مزارات کی زیارت

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی جب صالحیہ (دمشق) اور جبل الفتح کے مزارات کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تو پاؤں سے جوتیاں نکال لیتے تھے اور برہنہ پا زیارت فرمایا کرتے تھے۔ یہی صورت ہندوستان میں بھی تھی۔ جب آپ دہلی، بدایوں، سرزمین جائس، بہار شریف، اودھ اور کڑو کے مزارات کی زیارت کرتے تھے تو ہمیشہ برہنہ پا ہوتے تھے۔ واللہ اعلم

(لطائف اشرفی ۱۷/۶۸۹)

کرامات اولیاء

قال الاشرف رضی اللہ عنہ: الکرامۃ ھی خارق العادۃ تصدر عن ھذہ الطائفۃ علے حسب المراد والغیر۔

غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کرامت ایک امر خارق العادۃ ہے جو صوفیہ کرام سے ان کی مراد کے مطابق اور بغیر مراد کے ظہور میں آتا ہے۔ (ملفوظات سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ ۵/ ۱۷۱)

آپ رضی اللہ عنہ سے بعض حضرات نے سوال کیا کہ کرامات اولیاء کے اثبات میں دلائل کیا ہیں وہ کون سے دلائل ہیں جن سے کراماتِ اولیاء ثابت ہے؟

آپ نے فرمایا کہ ہمارے امام سیدنا امام مستغفری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کرامات اولیاء کا ثبوت کتاب حق میں موجود ہے اور صحیح روایات اور اجماع اہل سنت و جماعت سے بھی ثابت ہے کتاب الٰہی میں یہ ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۗ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٧

ترجمۂ کنزالایمان: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے (بے فصل میوے جو جنت سے اترتے) کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ (سورہ اٰلِ عمران ۳۷)

اس آیت کریمہ میں کرامت کی حقانیت کا واضح ثبوت ملتا ہے حضرت مریم علیہا السلام نبی نہیں تھیں بلکہ ایک ولیہ تھیں اور جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لے جاتے تو ملاحظہ فرماتے کہ مختلف قسم کے پھل موجود ہوتے، گرما کے موسم میں سرما موسم کا پھل میسر ہونا، اور سرما کے موسم میں گرما موسم کا پھل موجود ہونا، بغیر موسم کے پھل آجانا، غیب سے رزق کا آنا حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت تھی۔

آپ فرماتے ہیں کہ صاحب کشف المحجوب (حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے اپنی کتب سماوی (قرآن، زبور، تورات، انجیل) میں آصف برخیا (وریز حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرامت کا ذکر فرمایاہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ ملکہ بلقیس کا تخت بلقیس کے دربار میں آنے سے پہلے ان کے سامنے حاضر کر دیا جائے تو خداوند تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ حضرت آصف بن برخیا کا یہ شرف مخلوق کو مشاہدہ کرائے اور اہل زمانہ پر یہ ظاہر ہو جائے کہ اولیاء اللہ سے کرامت کا صدور جائز ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے درباریوں سے فرمایا کہ تم میں ایسا کون ہے کہ بلقیس کے یہاں آنے سے پہلے اس کا تخت یہاں لے آئے تو

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ

ترجمۂ کنزالایمان: ایک بڑا خبیث جن بولا میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں۔ (سورہ نمل ۳۹)

شہزادۂ محدث اعظم ہند شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید مدنی اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ "سید التفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی" میں فرماتے ہیں کہ "اس جن کے نام میں اختلاف ہے... الغرض... اس کا نام ذکوان... یا... کوذی... یا اصطخر تھا۔ یہ تمام جنات کا سردار تھا۔ یہ پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ سرکشی کر چکا تھا، بعد کو تابع ہوا۔ یہ بہت بڑا قد آور تھا۔ دور سے معلوم ہوتا تھا کہ ایک بہت بڑا پہاڑ ہے۔ تا حد نگاہ قدم رکھتا تھا... المختصر جن نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا، کہ میں ابھی ابھی اکیلا ہی وہ تخت لانے والا ہوں۔" (تفسیر اشرفی ۷/ ۱۱۲)

یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو اس بھی جلد چاہتا ہوں اس وقت حضرت آصف بن برخیا نے کہا: اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ

ترجمۂ کنزالایمان:

کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔ (سورہ نمل ۴۰)

حضرت آصف بن برخیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے خالہ زاد اور آپ کے وزیر اور کاتب تھے... بلکہ... بچپن میں سلیمان علیہ السلام کی تربیت بھی انہی کے سپرد تھی جس کے ذریعہ وہ جو دعا مانگتے تھے قبول ہو جاتی تھی۔ اللہ نے انہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی مدد و نصرت ہی کے لئے و نصرت ہی کے لئے پیدا کیا تھا تا کہ وہ ان کے ساتھ مل کر احکام کتاب کا نفاذ کریں۔ (تفسیر اشرفی ۷/۱۱۳)

یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ناگوار کا اظہار نہیں کیا فرمایا بلکہ اس کا کام پر ان کو مامور کر دیا نہ اس سے انکار کیا اور نہ اس امر کو انہوں نے ناممکن سمجھا۔ اور یہ امر بہر حال معجزہ میں داخل نہیں تھا اس لئے آصف بن برخیا پیغمبر نہیں تھے۔ ظاہر ہے کہ اس کو کرامت ہی سے موسوم کیا جائے گا۔

اسی طرح اصحاب کہف کا معاملہ ہے۔ ان کا کتے کا ان سے باتیں کرنا، ان کا طویل مدت کے لئے سونا، غار کے اندر ان کا دائیں بائیں کروٹیں لینا یہ تمام امور خلاف عادت ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ معجزہ نہیں ہیں پس اس کو کرامت ہی کہا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام کی امت کے نیکو کار حضرات نے فتنہ و فساد سے بچنے کے لئے ایک غار میں پناہ لی اور تین سو نو سال غار ہی میں قیام پزیر رہے۔ سورہ کہف میں اللہ سبحانہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے نو اوپر۔ (سورہ کہف ۲۵)

اور تحقیق یہ ہے کہ تین سو برس شمسی، قمری حساب سے تین سو نو برس دو مہینے انیس روز ہوتے ہیں۔ (تفسیر اشرفی ۵/۳۴۲)

اللہ تعالٰی کے یہ بندے تین سو نو (۳۰۹) سال تک غار میں رہے ان کے جسموں میں تغیر نہ آیا، اس عرصۂ دراز تک نہ انہوں نے کچھ کھایا نہ پیا، انسانی جسم کا تقاضا کھانا پینا ہے، کوئی شخص بغیر کھائے، پیئے سالوں تو درکنار کچھ کچھ ہفتے یا مہینے نہیں گزار سکتا۔

اللہ تعالٰی کی عظیم قدرت سے اصحاب کہف کی یہ کرامت ہے کہ انہوں نے تین سو نو (۳۰۹) سال کا طویل عرصہ غار میں بغیر کھائے، پیئے، گزارا ان کے جسم سلامت رہے، اور ان کے در پر رہنے والا

کتا بھی محفوظ رہا۔ سورہ کہف میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ مذکور ہے جس نے حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کیسے کیسے عجائبات دیکھے۔ اوراسی طرح سکندر ذوالقرنین کا حیرت انگیز واقعہ بھی ہے۔

احادیث مبارکہ

۱. جریج راہب کی کرامت صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ ان پر زنا کا الزام لگا انہوں نے شیر خوار بچے سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے؟

بچہ بول پڑا کہ میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

۲. حدیث شریف میں وارد ہے تین اشخاص غار کے اندر بھاری چٹان گرنے سے محصور ہوگئے۔ جب انہوں نے اپنی اخلاص اور للّٰہیت کا کاموں کو وسیلہ دے دعا کی تو چٹان اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور وہ تمام موت کے منہ سے نجات پاگئے۔

۳. حضرت امام مستغفری قدس سرہ نے حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو میری میت کو اس دروازے لے جاکر رکھ دینا جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرماہیں۔ تم اس دروازے پر ہاتھ مارنا۔ اگر ہاتھ مارنے سے دروازہ کھل جائے تو اس کے اندر مجھے دفن کردینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انتقال کے بعد ہم نے ایسا ہی کیا۔ مزار اقدس کے دروازے پر ہاتھ مار کر عرض کیا کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق ہیں آپ کے پہلو میں دفن ہونا چاہتے ہیں۔ ہمارے یہ عرض کرتے ہی دروازہ کھل گیا اور ہم کو یہ نہ معلوم ہوسکا کہ دروازہ کس نے کھولا۔ ہم سے کسی نے کہا کہ اندر داخل ہوجاؤ اور ان کو دفن کردو

۔ تمہاری عزت وتوقیر کی جائی گی۔ ہم کو یہ آواز کس نے دی اور کس نے کہا؟ ہمیں نہیں معلوم
کہ ہم نے کسی شخص کو وہاں نہیں دیکھا۔ (لطائف اشرفی ۵/۱۷۷)

۴. حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مالک نے انس رضی اللہ عنہ کی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں سے خطاب فرمارہے تھے (خطبہ دے رہے تھے) کہ آپ نے اثنائے خطبہ میں فرمایا: اے ساریہ بن زہم! پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔ جس نے بھیڑیوں کو بھیڑیں چرانے پر مقرر کیا اس نے ظلم کیا۔

لوگوں کو دوران خطبہ ساریہ کے ذکر سے بڑی حیرت ہوئی کہ اس وقت حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ عراق میں اسلامی لشکر کے ساتھ تھے لوگوں نے اس بات کا ذکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا کہ آج خطبہ میں ہم نے (حضرت) عمر کی زبان سے ساریہ کا ذکر منبر پر کرتے ہوئے سنا اور ساریہ عراق میں ہیں۔ یہ کیا بات ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا بھلا ہو! ان پر اعتراض نہ کرو۔ وہ جس بات کو کہتے ہیں اس عہدہ بر آ ہونا خوب جانتے ہیں قریب تھا کہ ساریہ آئیں اور دشمن سے بھڑیں وہ ان کو شکست دے پھر وہ پہاڑ کی طرف آیا تو آسمان سے آواز آئی اے ساریہ پہاڑ کی طرف جس نے شبانی بھیڑیوں کے سپرد کر دی اس نے ظلم کیا اور یہ آواز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی جس کو انہوں نے سنا۔ (لطائف اشرفی ۵/۱۷۷)

اس سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم کی دو کرامت ظاہر ہوئی ایک اتنی دور سے لشکر کا حال دیکھنا دوسرے مدینہ طیبہ سے اتنی دور آواز پہونچا دینا۔

۵. علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ”طبقات“ میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک شخص نے راستہ چلتے ہوئے ایک اجنبی عورت کو گھور گھور کر غلط نگاہوں سے دیکھا۔ اس کے بعد یہ شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس شخص کو دیکھ کر حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ہی پر جلال لہجہ میں فرمایا کہ تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں زنا کے اثرات ہوتے ہیں۔ شخص مذکور نے (جل بھن کر) کہا کہ کیا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ پر وحی اترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں زنا کے اثرات ہیں۔

امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر وحی تو نہیں نازل ہوتی ہے لیکن میں نے جو کچھ کہا ہے یہ بالکل ہی قول حق اور سچی بات ہے اور خداوند قدوس نے مجھے ایک ایسی فراست (نورانی بصیرت) عطا فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دلوں کے حالات وخیالات کو معلوم کر لیا کرتا ہوں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ۲/ ۸۶۲)

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ اہل بصیرت اور صاحب باطن تھے اس لئے انہوں نے اپنی نگاہ کرامت سے شخص مذکور کی آنکھوں میں اس کے گناہ کے اثرات کو دیکھ لیا اور اس کی آنکھوں کو اس لئے زناکار کہا۔

۶. امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانہ خلافت سے کچھ دور ایک مسجد کے پہلو میں دو میاں بیوی رات بھر جھگڑا کرتے رہے، صبح کو امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو بلا کر جھگڑے کا سبب دریافت فرمایا، شوہر نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں کیا کروں؟ نکاح کے بعد مجھے اس عورت سے بے انتہا نفرت ہو گئی، یہ دیکھ کر بیوی مجھ

سے جھگڑا کرنے لگی، پھر بات بڑھ گئی اور رات بھر لڑائی ہوتی رہی۔ آپ نے تمام حاضرین دربار کو باہر نکال دیا اور عورت سے فرمایا کہ دیکھ میں تجھ سے جو سوال کروں اس کا سچ سچ جواب دینا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عورت! تیرا نام یہ ہے؟ تیرے باپ کا نام یہ ہے؟ عورت نے کہا کہ بالکل ٹھیک آپ نے بتایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے عورت تو یاد کر کہ تو زناکاری سے حاملہ ہو گئی تھی اور ایک مدت تک تو اور تیری ماں اس حمل کو چھپاتی رہی۔ جب دردزہ شروع ہوا تو تیری ماں تجھے اس گھر سے باہر لے گئی اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر تو نے میدان میں ڈال دیا۔ اتفاق سے ایک کتا اس بچے کے پاس آیا۔ تیری ماں نے اس کتے کو پتھر مارا لیکن وہ پتھر بچے کو لگا اور اس کا سر پھٹ گیا تیری ماں کو بچے پر رحم آگیا اور اس نے بچے کے زخم پر پٹی باندھ دی۔ پھر تم دونوں وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ اس کے بعد اس بچے کی تم دونوں کو کچھ بھی خبر نہیں ملی۔ کیا یہ واقعہ سچ ہے؟ عورت نے کہا کہ ہاں! اے امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پورا واقعہ حرف بحرف صحیح ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے مرد! تو اپنا سر کھول کر اس کو دکھا دے۔ مرد نے سر کھولا تو اس زخم کا نشان موجود تھا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عورت! یہ مرد تیرا شوہر نہیں ہے بلکہ تیرا بیٹا ہے، تم دونوں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم دونوں کو حرام کاری سے بچا لیا، اب تو اپنے اس بیٹے کو لے کر اپنے گھر چلی جا۔ (شواہد النبوۃ، صفحہ ۱۶۱)

مذکورہ بالا دونوں مستند کرامتوں کو بغور پڑھئے اور ایمان رکھیے کہ خداوند قدوس کے اولیاء کرام عام انسانوں کی طرح نہیں ہوا کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے ان محبوب بندوں کو ایسی ایسی روحانی طاقتوں کا

بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنادیتاہے کہ ان بزرگوں کے تصرفات اور ان کی روحانی طاقتوں اور قدرتوں کی منزل بلند تک کسی بڑے سے بڑے فلسفی کی عقل و فہم کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔

خدا کی قسم! میں حیران ہوں کہ کتنے بڑے جاہل یا متجاہل ہیں وہ لوگ جو اولیاء کرام کو بالکل اپنے ہی جیسا سمجھ کر ان کے ساتھ برابری کا دعوی کرتے ہیں اور اولیاء کرام کے تصرفات کا چلا چلا کر انکار کرتے پھرتے ہیں تعجب ہے کہ ایسے ایسے واقعات جو نور ہدایت کے چاند تارے ہیں ان منکروں کی نگاہ سے آج تک اوجھل ہی ہیں مگر اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں، جو دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو بند کرلے اس کو چاند ستارے تو کیا سورج کی روشنی بھی نظر نہیں آسکتی۔ در حقیقت اولیاء کرام کے منکرین کا یہی حال ہے۔

احادیث کریمہ میں سابقہ امتوں کے اولیاء عظام اور صحابہ کرام کی کرامتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئیں ہیں، علماء اعلام کے کرامات کے اثبات و بیان میں ضخیم کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اس سلسلے میں امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۳۰ ہجری) کی کتاب "حلیۃ الاولیا و طبقات الاصفیاء، امام ابوالقاسم عبد الکریم بن ھوازن رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۶۵ ہجری) کی کتاب " الرسالۃ القشیریہ" حضرت علامہ امام ابوالفرج عبد الرحمن بن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۹۷ ہجری) کی کتاب "عیون الحکایات اور بحر الدموع" علامہ امام عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۶۸ ہجری) کی کتاب "روض الریاحین فی حکایات الصالحین" حضرت سیِّدُنا علامہ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۸۱۰ ہجری) کی کتاب "الروض الفائق فی المواعظ والرقائق" اور علامہ یوسف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۵۰ ہجری) کی کتاب "جامع کرامات اولیاء" بالخصوص قابل دید ہیں۔

صحابہ کرام، اہل بیت عظام تابعین، تبع تابعین اور اولیاء کرام کی کرامتیں بہت ساری کتب میں موجود ہیں۔ تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی نوربخشی السامانی قدس سرہ النورانی کی عنہ کی کرامات اور خوارق عادات اس قدر ہیں کہ بیان نہیں کیا جاسکتاہے مگر حصول برکت کے لئے کچھ کرامتوں کا ذکر کیا جاتاہے۔ بتاتا

چلوں کہ آپ نے سو سال عمر پائی اور تین بار ساری دنیا کا سفر کیا پھر اگر غور کیا جائے تو اس مدت میں بحالت سفر و حضر میں آپ سے کس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہوں گی......واللہ اعلم ورسولہ اعلم

ملک العلماء کا خطاب

حضرت ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ (المتوفی ۸۴۸ ہجری) اپنے وقت کے عالم جلیل اور فاضل بے عدیل تھے۔ سلطان ابراہیم شرقی حضرت ملک العلماء کے علمی جلال وکمال سے اس قدر متاثر تھا کہ عہدۂ قضاۃ کو ان کے سپرد کر دیا تھا اور انتظامی معاملات میں ان کے گراں قدر مشوروں کا محتاج بنتا گیا ایک روایت ہے کہ حضرت ملک العلماء سخت علیل ہوگئے اور امید زیست منقطع ہونے لگی تو سلطان ابراہیم شرقی نے جوش عقیدت اور فرط محبت میں حضرت ملک العلماء علیہ الرحمہ کے سر سے نچھاور کرکے ایک پیالہ پانی پی لیا اور دعا مانگی کہ اے پروردگار عالم! ملک العلماء کو شفائے کاملہ عطا فرما اور ان کے بدلے میں مجھے مریض بنا دے۔ سلطان کی دعا بارگاہ صمدیت میں قبول ہوئی اور ملک العلماء علیہ الرحمہ کی وفات کے دو سال قبل ہی ۸۶۴ ہجری میں سلطان ابراہیم شرقی کا انتقال ہوگیا۔ (تاریخ شیراز ہند جون پور صفحہ ۱۱۸، ۶۰۲)

حضرت ملک العلماء علیہ الرحمہ کی تصانیف میں حواشی کافیہ، کتاب الارشاد، بدیع البیان، بحر مواج، رسالہ تقسیم علوم، رسالہ صنائع اور رسالہ مناقب السادات کے نام مختلف تذکروں میں ملتا ہیں۔

حضرت ملک العلماء کو حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کے ساتھ بے حد عقیدت پیدا ہوئی۔ مصروفیت کے وجہ سے اگر روزانہ نہ پہونچ سکتے تو دوسرے تیسرے دن ضرور حاضر خدمت ہوا کرتے اور ایک ایک اپنی تصانیف حضرت کی خدمت میں لاکر پیش کرتے، تصدیق حاصل کرتے اور آپ سے قبولیت کی دعا چاہتے۔ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی قدس سرہ نے دوسری آمد میں ملک العلماء حضرت قاضی شہاب الدین علیہ الرحمہ کو خرقہ خلافت اور مثال ارشاد عطا کرکے کتاب شرح

ہدایہ جو آپ نے تصنیف کی تھی اور ولایت سے ہمراہ آئی تھی عنایت فرمائی۔ ملک العلماء کا خطاب آپ ہی کا عطا کردہ ہے جیسا کہ......

صحائف اشرفی میں حضور شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت حضرت سید علی حسین اشرف اشرفی میاں قدس سرہ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف لکھتے ہیں کہ سنوات الاتقیاء جو تصنیف شیخ ابراہیم سرہندی کی ہے اس کو حضرت مولانا سید اسماعیل حسن صاحب قادری مارہروی قدس سرہ نے مجھے (اعلی حضرت اشرفی میاں کو) دکھلایا۔ اس میں لکھا ہے کہ ایک دن قاضی شہاب الدین ملک العلماء خدمت عالی حضرت محبوب یزدانی میں اس خیال سے حاضر ہوئے کہ حضور محبوب یزدانی مجھ کو میرے لائق خطاب عطا فرمائیں اور وہ چیز کھلائیں۔ جو میں نے کبھی نہ کھائی ہو۔ جیسے ہی خیمے مبارک کے قریب آئے طناب خیمہ سے الجھ کر قاضی صاحب کی پگڑی گر پڑی۔

حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا۔ ملک العلماء دستار سر پر رکھو۔ جب خدمت عالی میں حاضر ہوئے تو حضرت نے باورچی سے فرمایا کہ طعام ماحضر قاضی صاحب کے لئے لاؤ۔ باورچی نے ایک پیالہ کھیر کا قاضی صاحب کے سامنے پیش کیا۔ قاضی صاحب دل میں سوچنے لگے کہ کھیر کوئی نایاب کھانا نہیں۔ میں نے تو بارہا کھیر کھائی ہے۔

حضور محبوب یزدانی نے فرمایا کہ فقیر کے ساتھ گائے بھینس نہیں رہتی ہیں۔ جہاں فقیر جاتا ہے جنگل کے ہرن، نیل گاؤ آکر دودھ دے جاتے ہیں۔ بھلا ایسی کھیر آپ کو کب میسر ہوئی ہوگی۔ یہ سن کر قاضی صاحب دل ہی دل میں پشیمان ہوئے۔

نادر العصر تحفہ

حضور محبوب یزدانی مقام پنڈوہ شریف سے جب رخصت ہو کر چلے اور خطہ جونپور میں قیام فرمایا۔ حضرت قاضی شہاب الدین ملک العلماء دولت آبادی قدس سرہ خدمت عالی میں تین باتوں کا

خیال کر کے حاضر ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اپنا جوٹھا عنایت فرمائیں۔ دوسرے ایسا تحفہ دیں جو کہ نادر العصر ہو۔ تیسری وہ بات کریں کہ آپ کی طرف سے گمان شیعت کا میرے دل سے اٹھ جائے۔

جس وقت حاضر خدمت ہوئے حضور محبوب یزدانی وضو فرما رہے تھے۔ جیسا کہ طریقہ اہل سنت کا ہوتا ہے۔ جب مبارک عضو دھوئے تو قاضی صاحب کی طرف ہنس کر فرمایا۔

ظن المؤمنین خیرا مسلمانوں کی طرف نیک گمان کرنا چاہیئے۔

ہندوستان کے آدمی عجیب قسم کے شبہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ بقیہ وضو کا پانی اول حضرت نے خود پیا۔ تھوڑا سا بچا ہوا پانی قاضی صاحب کو عنایت فرمایا کہ پی جاؤ اس میں آب زمزم ہے۔

جب حضرت نے رخصت کیا تو کتاب ہدایہ جو ولایت سے تصحیح کر کے ہمراہ لائے تھے۔ اور اس پر حاشیہ قلم مبارک مولانا برہان الدین مرغینانی ہروی قدس سرہ کا تھا۔ اور بعض حاشیہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنی طرف سے اس پر لکھا تھا۔ قاضی صاحب کو عنایت فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس راہ کا علم مشکل ہے۔ کم سے برادر شہاب الدین کے علم کے برابا ہونا چاہیے۔ (صحائف اشرفی)

آئینہ ہوتا ہے اہل دل کا دل
کشف ہو تجھ پر کسی کامل سے مل

ایک ادنیٰ خادم کے خادم

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ مسجد جونپور میں نزول فرماتے اور آپ کی خدمت میں شیخ محمد کبیر عباسی، حضرت حضرت رفیع الدین اودھی، حضرت شیخ ابو المکارم، حضرت خواجہ ابو الوفا خوارزمی یہ سب لوگ حاضر تھے حضرت شطحیات مشائخ بیان فرما رہے تھے۔ اسی اثنا میں آپ پر ایک حالت پر جوش پیدا ہوئی اسی حالت میں فرمایا:

قال الاشرف الناس کلھم عبد لعبدی

تمام آدمی میرے ایک ادنیٰ خادم کے خادم ہیں

حاضرین اس کو سن رہے تھے لیکن اس کا افشا کرنا مناسب نہیں سمجھتے تھے کہ اگر بعض علماء ظاہر جو اسرار باطنی سے مطلع نہیں ہیں۔ سنیں گے تو اعتراض و انکار کریں گے۔ جب اس پر ایک مدت گزر گئی حاجی صدرالدین علماء مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اتفاقیہ ان کے منہ سے یہ بات نکل گئی کہ حضرت محبوب یزدانی نے ایسا فرمایا۔ حاجی صاحب سے یہ بات سن کر بعض حاسدوں کو حسد پیدا ہوا اور اعتراض کرنے لگے اس کے کیا معنیٰ ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ میر صدر جہاں اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی اس مجمع میں موجود تھے اس بات کے سنتے ہی قاضی صاحب نے فرمایا کہ درویشوں کا حال معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کس حالت میں تھے بلکہ بہتر یہ ہے کہ خود حضور سے دریافت کریں کیوں کہ اس پر اعتراض نہ کریں اور انکار سے پیش نہ آئیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ خود حضور سے دریافت کریں کہ کیوں کہ وہ ایک سید عالی حال صاحب کمال ہیں۔ تصرف تمام رکھتے ہیں۔ کسی کو آج تک میں نہیں دیکھا کہ ان کا مقابلہ کرے اور کس کے بازو میں یہ قوت ہے۔

ایک وحشی مزاج شخص کہنے لگا کہ ہمارا شہر علماء سے بھرا ہوا ہے۔ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایسی غرور بھری ہوئی اور حیرت انگیز بات کہے اور کوئی اس کے جواب میں اور استفسار میں لب نہ ہلائے۔ ملا محمود ایک جلیل القدر عالم تھے اور بڑے بحاث تھے ان کو سب نے حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں بھیجا کہ استفسار معنیٰ کریں۔ حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے فرمایا کہ محمود بھیا آداب مجلس مشائخ نہیں جانتا مبادا ایسی بات کہے کہ باعث گرانی خاطر سید ہو۔ کل میں حاضر سید کی ملازمت میں جاؤں گا اور اس کے معنیٰ کی تحقیق کروں گا جو اول گزرا اور اس طرح عض کروں گا کہ حضرت محبوب یزدانی کو ناگوار خاطر نہ ہو گا کیوں کہ حضور کا مزاج بہت نازک ہے۔

حضرت محبوب یزدانی بعد ادائے وظائف معہودہ اپنے اصحاب کے مجمع میں بیٹھے تھے کہ قاضی شہاب الدین تشریف لائے۔ حضرت نے حسب معمول چند قدم ان کا استقبال کیا اور بکمال تعظیم لا کر بٹھلایا۔ چند مسائل فقہ حضرت محبوب یزدانی حل کر کے سب کو سمجھا رہے تھے۔ رفتہ رفتہ معرفت و تصوف اور لطائف عرفان کی باتیں درمیاں میں آئیں جب حضرت محبوب یزدانی حقائق بیان فرمانے لگے

تغیر چہرۂ مبارک پر ظاہر تھا۔ نکات صوفیہ اس طرح بیان فرما رہے تھے کہ سامعین کے ذہن میں کوئی بات نہیں آ رہی تھی۔ حاضرین اس قدر متاثر و مسرور ہوئے کہ اپنے شعور سے بے خود ہو گئے۔ اس قدر مجلس کے حاضرین پر کیفیت وجد اور حال پیدا ہوئی کہ کسی کو شعور نہ رہا۔

حضرت محبوب یزدانی ایک پہر کے بعد عالم شعور میں آئے اور قاضی صاحب سے اخلاق و مدارت کی باتیں کرنے لگے۔ حضرت قاضی صاحب چاہتے تھے کہ رخصت ہوں، حضرت نے نور باطن سے دریافت کیا اور فرمایا کہ بسبب نزول اقدام شریف شاید کسی بات کے استفسار پر مبنی ہو۔

حضرت قاضی کمال دہشت اور ادب سے عرض کرنے لگا کہ ہاں اگر اجازت ہو تو عرض کروں کہ اس قسم کی باتیں حضرت سید کیا فرماتے ہیں۔

فرمایا کہ اس کا سمجھنا بہت آسان ہے۔ کلمہ **الناس کلھم عبدلعبدی**

الناس پر الف لام صادر ہوا ہے اور الف لام عہد کے واسطے بھی آیا ہے اس واسطے کہ اکثر زمانے کے آدمی بندۂ ہوا و ہوس ہوتے ہیں اور حق تعالیٰ نے ہوا و ہوس کو میرا بندہ اور محکوم بنایا ہے اور چوں کہ اہل عالم محکوم ہوائے نفسانی ہوئے تو میرے بندے کے بندے ہوئے اور میرے محکوم کے محکوم ہوئے باعتبار کثرت احکام نچسانی اس قسم کی بات ہوئی۔

حضرت قاضی شہاب نے جب یہ مفہوم حضرت محبوب یزدانی کا سمجھا خوشی خوشی خدمت عالی سے رخصت ہوئے۔ قاضی صاحب کے جانے کے بعد حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ کس سیاہ رونے اس راز درویشانہ کو مجلس علماء میں نقل کیا ہے۔

حاجی صدرالدین بھی مجلس عالی میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت کی بات کا اثر ان پر ظاہر ہوا اور ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔

جوگی سے مقابلہ

جب آپ اپنے شیخ کی ہدایت کے مطابق کچھوچھ شریف تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ ملک الامراء حضرت ملک محمود (جو جونپور میں ملاقات ہوئی تھی) تھے۔ آپ کو ایک حلقۂ تالاب کی جگہ بہت پسند آئی آپ نے فرمایا کہ میرے مرشد کریم نے اسی جگہ کے لئے مجھ کو حکم دیا تھا۔

پتا کرو اس حلقہ کے اندر کون اچھی جگہ ہے اور یہاں کون رہتا ہے؟

ملک محمود نے عرض کیا کہ حلقۂ تالاب کے وسط میں ایک جوگی رہتا ہے قسم قسم کے تصرفات دکھاتا ہے اور ہوا میں چلتا ہے۔ اگر خدام والا اس کا مقابلہ کر سکیں تو اس سے بڑھ کر دوسری جگہ نہیں۔

حضرت نے فرمایا:

قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبٰطِلُ ؕ اِنَّ الۡبٰطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان:

فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (سورہ بنی اسرائیل ۸۱)

میں سیر کروں اور اس مقام کو دیکھوں۔ ملک محمود حضرت کو وہاں لے گئے۔ جب نظر مبارک اس مقام پر پڑی فرمایا ہماری جگہ یہی ہے جس کو مرشد کریم حضرت مخدومی نے فرمایا تھا۔

بے دینوں کے گروہ کا اٹھانا سہل ہے۔ حضرت ملک محمود نے یہ مشہور مصرعہ پڑھا۔

جائیکہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را

حضرت بہت خوش ہوئے اور ایک خادم سے فرمایا کہ جوگی سے کہدو کہ یہاں سے نکل جائے۔

اس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا نکلنا آسان نہیں ہے۔ پانچ سو (۵۰۰) جوگی میرے چیلے ہیں اگر کوئی اپنے وقت ولایت سے سب کو نکال دے تو ممکن ہو سکتا ہے ورنہ میرا نکلنا مشکل ہے۔

حضرت محبوب یزدانی نے جمال الدین راوت سے جو اسی دن مرید ہوئے تھے فرمایا کہ جاؤ، جو کچھ جادو اور سحر کرے اس کو رد کرو اور جو کرامات چاہے دکھلاؤ۔

حضرت جمال الدین راوت تھوڑی دیر تامل کر کے خاموش ہو گئے۔

حضرت نے فرمایا آگے آؤ۔ حضور پان کھا رہے تھے۔ پان کا اگال اپنے ہاتھ سے ان کے منھ میں ڈال دیا۔ پان کھاتے ہی حضرت جمال الدین راؤت کی حالت کچھ اور ہو گئی۔ شیر دلیر کی طرح سے قدم آگے بڑھایا۔ اسی اثنا میں حضرت نے فرمایا کہ اس خاندان مشہورہ سے جوگی کیا مقابلہ کرے گا لیکن ہم کو اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

جب جمال الدین راؤت کا مقابلہ جوگی سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جس کرامت کو تو کہتا ہے، ہر چند کہ اس بات کا اظہار کرنا ہم کو مناسب نہیں مگر جب تو کہتا ہے تو اس کی ضرورت ہوئی۔

کہتے ہیں کہ جوگی اپنی قوت سحر اور استدراج سے چیونٹیوں کو چھوڑ دیا۔ جب حضرت جمال الدین راؤت کی طرف وہ چیونٹیاں چلیں تو آپ نے فارسی میں کچھ اشعار پڑھے جو آپ صحائف اشرفی صفحہ ۱۰۱ میں دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت جمال الدین راؤت کا نگاہ کرنا تھا کہ چیونٹیاں میدان سے غائب ہو گئیں۔ ایک لمحہ کے بعد جوگی نے شیروں کا لشکر چھوڑا۔ آپ نے فرمایا یہ شیر نیساں شیر یزداں کا کیا مقابلہ کرے گا۔

آخر شیر بھی غائب ہو گئے۔ جوگی نے اپنے سونٹے کو ہوا میں اڑایا۔ حضرت جمال الدین راؤت نے حضرت محبوب یزدانی شیخ اوحدالدین سمنانی السامانی کے عصائے مبارک کو منگوایا اور ہوا پر چھوڑ دیا۔ حضرت کے عصا مبارک نے جوگی کے سونٹے کو مار مار کر زمین میں گرا دیا۔

جب جوگی یہ کرامت دیکھی عاجزی کرنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھ کو حضرت کے سامنے لے چلو کہ شرف ایمان سے مشرف ہوں۔ حضرت جمال الدین راؤت نے جوگی کا ہاتھ پکڑے ہوئے لائے اور قدم مبارک پر لا کر ڈال دیا۔ آپ نے تلقین کر کے شرف اسلام سے مشرف کیا۔ نام کمال الدین رکھا گیا (قبل اس نام کے کمال پنڈت تھا) اور اس کے چیلے پانچ سو جوگی بھی مسلمان ہو گئے اور اپنے مذہب کی کتابیں لا کر حضرت کے سامنے جلا دئے۔ تھوڑی دن حضرت نے ان کو گوشہ نشینی اور ریاضت میں رکھ لب تالاب ان کے لئے جائے مقام مقرر فرمائی۔ اس روز جوگی اور ان چیلے کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگ حضرت کے دست مبارک پر شرف ایمان سے مشرف ہوئے۔

جب جوگی شرف اسلام سے مشرف ہوئے، حضرت مخدوم سمناں نے اپنے اصحاب سے فرمایا قلندران ہمراہی سے کہو کہ اپنا خیمہ مع اسباب یہاں لا کر اقامت کریں۔ حضرت نے اپنے اصحاب کے لئے ایک ایک حجرہ بنانے کی اجازت عطا فرمائی۔ ملک الامرا ملک محمود نے تھوڑے دن میں تیار کروا دیا۔ تمام سادات نواحی آ کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور ملک الامراء کی ملک محمود مع اپنے اولاد احفاد کے شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضرت ملک محمود کے طرف آپ کی عنایت حد سے زیادہ تھی۔ جب دو چار سال وہاں قیام ہوا۔ حضرت نے اس کا نام روح آباد رکھا۔ ایک مقام خانقاہ عالی سے باہر تعمیر کی۔ اس کا نام کثرت آباد رکھا۔ حجرۂ خاص جہاں حضور قیام فرماتے تھے۔ اس کا نام وحدت آباد رکھا۔ کسی وقت مع اصحاب مشرق کی جانب لب دریا تشریف لے جا کر بیٹھتے تھے اور اسرار معرفت بیان فرماتے تھے۔ اس مقام کا نام دارالامان رکھا۔ اس لئے کہ اس مقام پر بیٹھنے سے خیالات نفسانی سے امان مل جاتی ہے اور ایک جگہ لب دریا گوشہ شمال کی طرف بھی کبھی کبھی جلوس فرماتے تھے اس کا نام روح افزا رکھا اور بار بار اپنے یاروں سے فرماتے تھے کہ اس مقام پر ایسی رونق ہوگی کہ اس جوار میں بے نظیر ہوگا اور اولیائے روزگار اور اکابر دیار یہاں آئیں گے اور مردان رجال الغیب، اوتاد، اخیار، اور دیگر اولیائے روزگار یہاں سے فیض حاصل کریں گے سب لوگ اس فیض سے محروم حاصل نہ کریں۔

آج یوم عرفہ ہے

جب پیر علی بیگ حضرت کی دعا سے ایک مہم کو فتح کر کے واپس آیا تو اس کے لشکر میں ایک بوڑھا شخص تھا جو سالہا سال سے گھاس لایا کرتا تھا اس نے نہایت حسرت کے ساتھ یہ کہا کہ آج یوم عرفہ ہے حاجی اپنے کعبہ مقصود کو پہونچے ہوں گے کیا اچھا ہوتا کہ میں بھی اس دولت سے سرفراز ہوتا؟

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کیا تم حج کرنا چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا اگر یہ دولت نصیب ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

حضرت نے فرمایا آؤ۔

وہ شخص آیا۔

حضرت نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ۔

فوراً اس فرمان کے وہ کعبہ شریف پہونچ گیا اور مناسک حج ادا کی اور تین روز تک کعبہ شریف میں رہا اس کو خیال ہوا کہ کوئی شخص مجھ کو میرے وطن پہونچا دیتا۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کو وہاں دیکھا، قدموں پر گر پڑا۔ سر اٹھایا تو اپنے گھر وطن موجود تھا۔ سبحان اللہ کیا تصرف علی الحقیقت ہے۔ (لطائف اشرفی)

مورت عورت بن گئی

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جب احمد آباد گجرات میں تشریف رکھتے تھے ، آپ کے اصحاب ہمراہی تفریحاً سیر کو چلے گئے، ایک باغ میں گزر ہوا اس میں حسین معشوقوں کا مجمع تھا، اس جماعت میں ایک فقیر نہایت حسین مہ جبین دیکھا گیا، حضرت کے ہمراہی اس فقیر کو دیکھنے لگے۔

ایک شخص نے کہا ذرا بت خانہ کے اندر جاکر دیکھو جو نگار خانہ چین سے ایک ایک حسین تصویر پتھر کی تراش کر بنائی ہیں۔

سب لوگ بت خانہ میں دیکھنے گئے۔ مولانا گلخنی بھی اس جماعت میں تھے، جب بت خانہ میں گئے ایک عورت کی تصویر حسین مہ جبین پتھر کی تراشی ہوئی نظر آئی۔ دیکھتے ہی ہزار جان سے اس پر عاشق ہوگئے۔ بت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ اٹھ چل۔

ہر چند یاران صحبت نے نصیحت کی ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

مولانا روم فرماتے ہیں کہ

عاشقی پیداست از زاری دل　　　نیست بیماری چوں بیماری دل

حضرت عشق نے جب اپنا اثر دکھایا، صبر و قرار، ہوش و حواس، شرم و حیا سب کے سب کنارہ کش کر دیا۔ چند روز بے آب و دانہ اس بت نازنین کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑے رہے، جب اس حالت کا عرصہ گزر گیا حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کے خدمت میں ان کی حالت عرض کی گئی۔

فرمایا میں خود جاؤں گا اور اس کو دیکھوں گا جب تشریف لے گئے بہت سے لوگ حضرت کے ہمراہ چلے، جب آپ نظر مبارک مولانا گلخنی پر پڑی عجیب حالت بے خودی میں دیکھا کہ کسی آدمی پر ایسی مصیبت صدمہ عشق نہ ہو۔ مولانا گلخنی کی یہ حالت دیکھ کر حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ کیا خوب ہوتا کہ اس صورت سنگین میں روح سما جاتی اور زندہ ہو جاتی۔ زبان مبارک سے یہ فرمانا تھا کہ اس صورت میں جان آگئی اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی، جتنے لوگ اس مجمع میں حاضر تھے سب نے شور سبحان اللہ سبحان اللہ بلند کیا اور کہا کہ مُردوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلا دیتے تھے۔ حضرت کی یہ کرامت اعجاز عیسوی کی مظہر ہے۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے مولانا گلخنی کا نکاح اس بُتِ نازنین سے کر دیا اور ولایت گجرات انکے سپرد کر کے وہیں ٹھہرا دیا۔ ابولفضائل حضرت نظام الدین یمنی جامع ملفوظ لطائف اشرفی فرماتے ہیں کہ اس بُتِ سنگین سے جو اولاد پیدا ہوتی تھی اس کے ہاتھ کی چھنگلیاں میں ایک گروہ پتھر کی پیدائشی ہوتی تھی۔ یہ علامت نسل مادری بچوں میں ہوتی تھی۔ (لطائف اشرفی)

لشکر روم کو فتح ہوئی

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ مع اپنے خلفاء اور اصحاب مثل شیخ نجم الدین صغریٰ اور شیخ نجم الدین کبریٰ اور بابا قلی ترک مع دیگر جماعت خلفاء اور بعض ساکنان شہر بلخ میں بیٹھے تھے اور اسرار معرفت بیان فرما رہے تھے۔ حاضرین گوش دل سے سن رہے تھے۔ ناگاہ حضرت نے اپنا عصا مبارک اٹھایا اور چندبار غضب کے ساتھ جامع مسجد کی دیوار پر مارا۔ اس حالت غریب اور جلالت عجیب کو دیکھ کر اصحاب کو حیرت ہوئی۔ جب یہ حالت فرو ہوگئی تو حضرت نورالعین نے سامنے آکر دریافت کیا۔ بہت ٹال بال کے بعد حضرت نے فرمایا کہ اس وقت میدان موصل میں دریائے کے کنارے تھوڑی سے رومی فوج اور حبشیوں کی بڑی فوج کے ساتھ جنگ ہو رہی ہے اور اس لڑائی میں میرا ایک رومی مرید شریک تھا اس نے مجھ سے مدد طلب کی تو مجھ کو اس کی دستگیری کرنی

پڑی اور آپس میں نہایت دلیرانہ لڑائی ہوئی اور فرنگیوں کے ایک سو سوار میدان میں مارے گئے۔ ان میں سے ایک ابلق گھوڑے پر سوار تھا۔ اس کا بایاں ہاتھ تلوار کے ضرب سے کٹ کر گر پڑا۔ حق تعالیٰ نے لشکر روم کو فتح نصیب فرمائی اور دوسرے کو شکست ہوگئی۔

بعض مریدوں نے تسکین خاطر کے واسطے اس واقعہ کی تاریخ لکھ لی۔ چند روز کے بعد ایک زخمی آدمی اس لڑائی سے نکل کر اس جگہ آیا تو اس ماجرا کی تطبیق اور تصدیق ہوگئی۔ یہ واقعہ بعینہٖ ایسا ہی تھا جیسا کہ یہاں دیکھا گیا۔

بائیں پیر کی چھنگلیاں

ایک شخص امراء لاچین سے حضرت غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے کچھ انکار رکھتا تھا۔ ایک دن حضرت کی دعوت کی اور دستر خوان پر طرح طرح کے کھانے چنے گئے۔ دو پیالہ میں چوزۂ مُرغ پکا ہوا حضرت کے سامنے کیا ایک پیالے میں چوزۂ مُرغ جو وجہ حلال سے خرید کر پکوایا تھا اور دوسرے پیالے میں چوزۂ مُرغ جو بلا قیمت بظلم وجہ حرام سے لیا تھا۔ آپ نے وہ پیالہ چوزۂ مُرغ جو وجہ حلال سے پکا ہوا تھا اپنے سامنے رکھا۔ دوسرا پیالہ جس میں چوزۂ مُرغ وجہ حرام سے تھا۔ دعوت کرنے والے کے سامنے بڑھا دیا اور فرمایا کہ یہ تمہارا حق ہے اور تمہارے لئے مناسب ہے۔

حضرت مولانا ابو الفضائل نظام الدین یمنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت کی خدمت میں بارہا دیکھا کہ جب کسی وقت کسی نے طعام مشکوک کو حضرت کے سامنے پیش کیا تو آپ کی بائیں پیر کی چھنگلیاں خود بخود حرکت کرتی۔

زبان منہ سے باہر نکل پڑی

ایک مرتبہ کچھ ہندوؤں نے قول و فعل کے لئے درگاہ عالیہ اشرفیہ پر حاضر ہوئے اور آستانہ کی پہلی سیڑھی پر ہاتھ رکھ کر عہد کیا کہ اگر اپنے وعدے منحرف ہوں تو مہاراج مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کی

مار پڑے۔ چنانچہ وہ لوگ درگاہ شریف سے قریب ہی واقع گاؤں "بریانواں" پہنچے تو ان میں سے ایک ہندو نے اپنا قول توڑ دیا جس کے نتیجے میں اسکی زبان منہ سے باہر نکل پڑی۔ بہت کوشش کے باوجود زبان منہ میں نہ گئی اسی حالت میں اسے درگاہ شریف لایا گیا، درگاہ شریف پہنچتے ہی اس نے دم توڑ دیا، اس روز کے بعد سے اس علاقے کے ہندو پرماتما کی قسم کھا کر تو پھرتے ہیں لیکن سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی قسم کھا کر نہیں پھرتے۔ (معارف اشرفیہ)

ایک لمحہ میں منازل سلوک طے کرلی

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جس وقت شیراز بغرض زیارت مقابر بزرگان قیام پزیر ہوئے اور قیام گاہ میں بیٹھے ہوئے تھت کہ ایک درویش حضور کی ملازمت کے لئے حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ بارہ سال سے مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول رہتا ہوں اور فلاں فلاں بزرگ کی خدمت میں حاضر رہا لیکن مجھ کو کچھ حاصل نہ ہوا۔

جب وہ درویش خدمت عالی میں بکمال عجز و نیاز و اظہار انکسار بصد مبالغہ عرض حال کرنے لگا۔ تو حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا خاطر جمع رکھو اور ان کی کشود کے لئے فاتحہ پڑھا ایک گھڑی بھی نہیں گزری تھی کہ حضرت کی توجہ سے ابتدا سے انتہاتک منازل سلوک اسکے طے ہوگئے اور تمام اسرار معرفت اس پر کھل گئے۔ چنانچہ اس شخص کے اثر حالت سے تمام حاضرین بہت مؤثر ہوئے۔

جس کو چاہوں فتحمند کروں

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ مع بعض اصحاب مثل حضرت نورالعین اور حضرت شیخ ابوالقاسم اور شیخ علی سمنانی اور بابا حسین خادم اور مولانا عزیزالدین شجرہ نویس کے جنگ صاحبقراں گیتی ستاں میں بہادر پہلوانوں کے معرکہ کا تماشہ کرنے کے واسطے

تشریف لے گئے۔ ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر دیکھا دونوں طرف کے پہلوان باہم مشغول کارزار ہیں۔ جب دونوں لشکروں کے بہادروں نے تلواریں کھینچ لیں تو حضرت نے فرمایا کہ یہ دونوں لشکر میرے ہاتھ میں ہیں جس کو چاہوں فتحمند کروں اور جس کو چاہوں مغلوب کروں۔ یہ کہتے ہوئے آستین مبارک کا جھٹکا دیا اور اپنے دوسرے بازو کو ایک فوج کے مقابل کیا اور جس ہاتھ کے پنجے کو اٹھاتا دیتے تھے اس طرف کا لشکر غالب ہو جاتا تھا اور دوسری طرف کا لشکر مغلوب ہو جاتا تھا۔ پانچ بار اسی طرح کیا جس ہاتھ کے پنجے کو اٹھادیتے تھے اس طرف کا لشکر مظفر و منور ہو جاتا تھا اور یہ واقعہ نہایت عجیب و غریب تھا۔ حضرت خواجہ روز بھان قدس سرہ نے اس واقعہ کی نسبت بزبان فارسی میں رباعی تصنیف فرمائی ہے۔ صحائف اشرفی ۱/۲۵۸ ملاحظہ کریں۔

پچیس سالہ بوڑھا بزرگ

حضرت شیخ چراغ ہند قدس سرہ اس ولایت کے مالک تھے پہلے پہلے تو آپ کو حضرت میر جہانگیر سمنانی کی یہ مقبولیت اور شہرت پسند نہ آئی۔ لیکن آپ کو اتنی ہمت نہیں تھی کہ آپ کے خلاف اٹھ کر کوئی ایسا کام کر سکیں۔ حضرت کو تکلیف پہونچا سکیں۔ حضرت مولانا شیخ محمد کبیر عباسی سرہرپوری جو ایک خواب کی بنا پر سرہرپور سے ظفر آباد میں حضرت حاجی چراغ ہند کی خدمت میں آئے۔ خواب یہ تھا کہ جس کا سبب یہ پیدا ہوا۔ یعنی جب حضرت مولانا محمد کبیر تحصیل علوم سے فارغ ہوئے آپ کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ کسی مرد کامل اور درویش صاحب دل سے بیعت حاصل کر کے تکمیل سلوک حاصل کریں۔ شب کو یہ خواب دیکھا کہ ایک صاحب نورانی صورت، میانہ قد، ریش مبارک کے بال سرخ، تشریف لائے ہیں اور مجھ کو بیعت کیا ہے۔ شربت پلایا اور روٹی بھی کھلائی۔ جب خواب سے بیدار ہوئے۔ شوق دل طلب سلوک میں حد سے زیادہ بڑھا۔ دل میں سوچنے لگے کہ اس دیار میں صاحب ولایت حضرت حاجی چراغ ہند ہیں۔ غالبا خواب میں اشارہ انہیں کی طرف سے ہوا ہوگا۔ اسی خیال سے رواں دواں ظفر آباد پہونچے۔ آپ کے ہمراہ شاگردوں کی بھی ایک جماعت تھی اور وہ سب آپ کے

ساتھ بیعت کرنا چاہتے تھے۔ جب حضرت حاجی چراغ ہند کی صورت دیکھی تو جو شکل خواب میں نظر آئی تھی وہ نہ پائی۔ حضرت شیخ کبیر کا دل چراغ ہند سے بیعت کرنے پر راضی نہ ہوا۔ مگر چند روز وہاں ٹھہرے۔ اسی اثناء میں نسیم ولایت جہانگیری عالم میں چلنے لگی اور تجلیات خورشید ہدایت چار سمت میں پھیل گئی۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ مسجد ظفر خاں میں رونق افروز تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میرے دماغ میں ایک دوست کی خوشبو آتی ہے۔ اور تعجب ہے کہ وہ چلا کیوں نہیں آتا۔ جب حضرت کی شہرت عام طور سے ادنی و اعلی کو پہونچی۔ تو حضرت شیخ کبیر کو بھی اشتیاق قدمبوسی ہوا۔ کہ شرف دیدار حاصل کروں۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ بعد ادائے وظائف صبح اشراق کی نماز پڑھ کر مجمع یاراں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ حضرت شیخ کبیر حاضر ہوئے۔ دور سے جیسے ہی نظر پڑی۔ حضور محبوب یزدانی نے فرمایا کہ وہ یار کہ جس کو میں یاد کر رہا تھا۔ آگیا۔ شیخ کبیر عباسی کے آنے سے پہلے ہی خادم کو روٹی اور شربت تیار کرنے کا حکم دے چکے تھے۔ جب شیخ کبیر نے دور سے جمال مبارک دیکھا جو صورت خواب میں دیکھی تھی وہی نظر آئی۔ آیتہ کریمہ: انی وجہت وجھی للذی فطرالسموات والأرض پڑھتے ہوئے سر قدم مبارک پر رکھ دیا اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضور محبوب یزدانی نے روٹی اور شربت اپنے دست مبارک سے کھلایا پلایا۔ بیعت کا شرف حاصل کرنے کے بعد حضرت کے اصحاب سے مصافحہ کیا اور سب نے مبارکباد دی۔

حضرت شیخ کبیر عباسی کے مرید ہونے کی خبر جب عام طور سے مشہور ہوئی۔ حضرت حاجی چراغ ہند نے بھی ان کے مرید ہونے کا قصہ سنا یہ بات آپ کے مزاج کے موافق نہ ہوئی۔ کہ ایک آدمی کل میرے پاس مرید ہونے کے لئے آیا اور جاکر مرید ہوگیا۔ اس لئے ہر چند کہ آپ کے مناسب حال نہ تھا۔ مگر انسانی تقاضا کے تحت مزاج عالی میں تعصب پیدا ہوا اور تجلی اسم جلال شیخ کے سر میں متجلی ہوئی۔ فرمایا کہ کبیر جوان مر جائے گا۔ کہ یہاں سے جاکر وہاں مرید ہوگیا۔

چونکہ حضرت شیخ کبیر حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے فیض نظر کیمیا اثر سے کامل ہوچکے تھے۔ حضرت حاجی چراغ ہند کا کہنا آپ پر ظاہر ہوگیا اور حضرت بھی اس حال سے متاثر ہوئے۔ فرمایا کہ اے فرزند کبیر تم غم نہ کھاؤ۔ کہ کبیر تو بوڑھا ہوگا۔ لیکن جنھوں نے تم کو بدعادی ہے تم بھی ان کے بارے میں کچھ کہو۔ جو تم کہوگے وہی ہوگا۔

حضرت شیخ کبیر عباسی نے کمال عاجزی سے عرض کیا کہ اب میں ان کو کیا کہوں جو کچھ کہ ان کی طرف سے صادر ہوا ہے انہی کی طرف لوٹ جائے۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے جب یہ معائنہ کیا تو فرمایا کہ درویشوں سے یہ بات آسان ہے۔ مشیئت الہی یہی تھی۔ دونوں بزرگوں کی بات اپنی اپنی جگہ پر رہی۔ حضرت شیخ کبیر پچیس برس کی عمر میں ایسے بوڑھے ہوگئے کہ جیسے سو سال کا بوڑھا ہوتا ہے۔ اور حضرت شیخ حاجی چراغ ہند کا شمع ہدایت شیخ کبیر کے انتقال سے پانچ سال قبل گل ہوگیا۔ (مراۃ الاسرار)

اس مقام پر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ایک ولی کی زبان سے جو کچھ نکل جائے دوسرا ولی اس کو ٹال سکتا ہے۔ مگر حالت مشائخ دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوئی کی سوائے غوث کے دوسرا ولی کسی ولی کی زبان کو ٹال نہیں سکتا چونکہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اولیائے روئے زمین کے سردار تھے۔ اس لئے آپ کے فرمانے سے حضرت کبیر پچیس برس کی عمر میں بوڑھے ہوگئے۔ اب اگر جوان ہوتے تو اسی وقت انتقال کرجاتے اسی لئے آپ کی حیات میں اسقدر خدا نے برکت دی کہ حضرت چراغ ہند ظفر آبادی وصال کے بعد پانچ برس اور زندہ رہے۔

روزانہ چار اشرفیاں ملیں گے

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ قدس سرہ جب سفر دکن میں تشریف لے گئے اور خانقاہ عالم پناہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ میں قیام فرمایا محمود خان گجراتی جو وہاں کے مشہور امیر ورئیس تھے۔ حضرت کی ملازمت کے لئے حاضر خدمت ہوئے اور خدمت

عالی سے شرف پایا۔ حضرت ان کی طرف کمال عنایت اور توجہ دلی فرماتے تھے۔ جب حضرت کے فیض صحبت نے اثر کامل ڈالا یکبارگی محمود خان نے تمام مال و اسباب دنیا جو کچھ ان کے پاس موجود تھا سب فقراء کو لٹا دیا یہاں تک کہ قوت شبینہ کے محتاج ہو گئے۔ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ کس قدر خرچ عیال روزمرہ تم کو چاہیئے؟

عرض کیا کہ چار اشرفیاں خرچ روزانہ کو کافی ہوں گی۔

حضرت نے فرمایا کہ ایک پہاڑ ہے جو خیال شاہی کے نام سے موسوم ہے اس پہاڑ پر تم روز جانا چار اشرفیاں تم ملا کریں گے۔

اس کے بعد محمود خان روز وہاں جایا کرتے تھے اور چار اشرفیاں حاصل کیا کرتے تھے۔

اسی مثل کے سو شکلیں

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ دارالسلطنت روم میں عرصہ تک قیام فرماتے تھے اور ہمراہیوں کے لئے ایک خانقاہ بنائی تھی اور اس کے پہلو میں ایک خلوت خانہ تیار کر دیا تھا کہ وہاں خود آرام فرماتے تھے ایک دن سلطان دلد کے صاحبزادے نے جو حضرت مولانا رومی کے سجادہ نشین تھے سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی دعوت کی اور بہت سے مشائخ کو اس دعوت میں بلایا۔ شیخ الاسلام نے جو بڑے عالم و فاضل تھے اور کسی قدر حضرت کے بارے میں نقطہ چینی دل میں رکھتے تھے، دل میں ٹھان لیا کہ جب حضرت سید سمنانی اس مجلس میں تشریف لائیں تو وہ مشکل مسئلہ ان سے پوچھوں کہ جس کے جواب سے وہ عاجز ہوں۔

جب حضرت کے قدم مبارک نے محفل میں جانے کی راہ اختیار کی اور جب تک حضرت دروازہ پر پہونچیں، ناگاہ شیخ الاسلام کی نگاہ میں ایسا نظر آیا کہ ایک صورت حضرت کی شکل میں حضرت کے جسم سے باہر نکلی اور ایک صورت سے دوسری پیدا ہوئی۔ اسی مثل کے سو شکلیں شیخ الاسلام کے نظر میں ظاہر

ہوئیں۔ مخدوم زادہ رومی استقبال کے لئے دروازے پر آئے اور بڑی عزت سے آپ کو لیا اور سب سے بلند تخت پر آپ کو بٹھلایا۔

شیخ الاسلام کی طرف رخ کر کے حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے کس صورت سے تم مسئلہ پوچھتے ہو؟ اس بات کو سنتے ہی ان میں اس قدر ہیبت کا غلبہ ہوا کہ گویا آسمان وزمین ٹکر کھا گئے۔

شیخ الاسلام بے اختیار اٹھے اور حضرت مخدوم زادہ رومی کو اپنا مدد گار اور شفیع بنایا اور حضرت کے قدم پر سر ڈال دیا اور عرض کیا کہ عذر خواہ ہوں تقصیر معاف فرمایئے۔

فرمایا چوں کہ مخدوم رومی کو درمیان میں لائے ہو تو اب نہ ڈرو ورنہ تمہیں بتادیا جاتا لیکن اس کے بعد کسی شخص کو اس گروہ کے اور کسی درجہ کے صوفی کو بھی نظر انکار سے نہ دیکھنا۔

جادو گرنی سور ہو گئی

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کو کانورا جانے کا اتفاق ہوا اکثر احباب منع کرتے تھے مگر تقدیر الہی وہاں جانے کے لئے تھی۔ فقیر مع گروہ درویشاں ہمراہی وہاں جاکر ٹھہرا اس وقت وہاں مسلمان بہت کم تھے۔ خوب صورت عورتیں جادو گر بہت تھیں۔ اتفاقا آپ کے ایک مرید حضرت قاضی محمد حجت پر ایک جادو گرنی عورت عاشق ہو گئی۔ حضرت محبوب یزدانی قاضی حجت کو اس طرف توجہ کرنے سے منع کرتے تھے مگر وہ باز نہ آئے۔ جب حضرت نے وہاں سے واپسی سفر کی تیاری اسی جادو گرنی نے اپنے جادو سے قاضی حجت کو گائے بنا کر پوشیدہ کیا۔ جب حضرت کے ہمرائیوں نے انکو تلاش کیا اور وہ نہ ملے۔ حضرت محبوب یزدانی کو اپنے کشف سے معلوم ہوا کہ قاضی حجت کو گائے بنا کر ایک جادو گرنی نے پوشیدہ کر رکھا ہے۔

آپ نے فرمایا وہ عورت سُوّر ہے جس نے میرے فرزند کا گائے بنایا ہے۔ اسی وقت وہ جادو گرنی سور ہو گئی اور اس کی ماں روتی ہوتی ہوئی خدمت عالی میں آکر عرض کرنے لگی۔

آپ نے فرمایا کہ میرے فرزند قاضی حجت کو گائے بنالیا ہے تو جا اور قاضی حجت کے اوپر سے جادو اتار۔ جب وہ قاضی صاحب سے جادو اتار کر صورت بشری میں کر کے حاضر لائی فرمایا کہ جا اب تیری لڑکی بھی اپنی صورت پر آگئی ہوگی۔ یہ فرماتے ہی وہ جادو گرنی آدمی ہوگئی۔ اس کے بعد ہمیشہ حضرت محبوب یزدانی ملک کانورا کے سفر کرنے سے نصیحت کرتے ہیں۔

باادب جانور

جب حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے پیرو مرشد خواجۂ خواجگان حضرت مخدوم علاء الحق گنج نبات پنڈوی بنگالی قدس سرہ نے فرمایا کہ فرزند اشرف تم کو معلوم ہے کہ تمہارے قبر کی جگہ کہاں ہے۔ تم ولایت جونپور کی طرف جاؤ وہاں ہی اسی جوار میں تمہارا مقام اور جائے قبر ہے۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے عرض کیا کہ آپ مجھ کو خطۂ جونپور کی طرف بھیجتے ہیں اور مجھ کو اپنے کشف سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایک شیر رہتا ہے۔

آپ کے پیرو مرشد نے فرمایا کہ کچھ اندیشہ کی بات نہیں۔ وہاں ایک شیر بچہ تم کو ملے گا وہی اس شیر کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ جب حضرت نے مقام پنڈوہ شریف خانقاہ سے رخصت ہوکر مع حشم و خدم شاہانہ قصبہ ظفر آباد متصل شہر جونپور میں نزول فرمایا۔ اور مسجد ظفر خاں میں اترے۔ اسباب سفر وہاں ہی رکھا گیا۔ حضرت کے ہمراہ اونٹ گھوڑے خچر جو تھے۔ ان کو قلندروں نے مسجد کے صحن کے اندر باندھنا شروع کیا۔ اس خبر کو سن کر چند علماء اور طلباء بغرض استفسار آپ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے۔ چاہتے تھے کہ کچھ عرض کریں اسی اثناء میں ایک گھوڑے نے گردن سے اشارہ کیا۔ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے فرمایا یہ گھوڑا لید کرے گا۔ اشارہ کرتا ہے اس کو مسجد کے باہر لے جاؤ۔ پھر ایک اونٹ نے اشارہ کیا۔ فرمایا کہ یہ پیشاب کرے گا۔ اس کو بھی باہر لے جاؤ۔ غرض کہ اسی طرح چند جانوروں نے اشارے کیئے۔

محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے ان لوگوں کی طرف جو حاضر ہوئے تھے متوجہ ہو کر فرمایا یہ جانور پاک ہیں۔ صحن مسجد میں ان کا لانا ممنوع نہیں۔ چونکہ ہمارے ساتھ رہنے والے جانور باادب ہیں اپنی حوائج سے خبر کر دیتے ہیں۔ تو ایسے جانوروں کا مسجد میں لانا کیا قباحت ہے۔ ہاں مقتضائے ادب یہ ہے کہ یہ جانور مسجد میں نہ لائے جائیں۔ اور معترضین نادم اور پشیمان ہو کر چلے گئے۔

زندہ آدمی کی نماز جنازہ

مسجد ظفر خاں شہر جونپور میں محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ مع خلفاء و مریدین کلمات سر و معرفت الٰہی بیان فرما رہے تھے۔ کہ کچھ لوگ ایک زندہ آدمی کو ایک چارپائی پر لٹائے ہوئے اوپر سے چادر اوڑھا کر لائے اور رو رو کر عرض کرنے لگے۔ کہ حضرت اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے۔

یہ نقال تھے جن کو ہندی میں بھونڈا کہتے ہیں۔ اس غرض سے زندہ آدمی کو مردہ بنا کر لائے تھے کہ جب حضرت اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں گے تو آدمی چارپائی سے اٹھ کر بھاگے گا جس سے ہم مذاق اڑائیں گے۔

محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے ایک خلیفہ سے فرمایا کہ ادائے نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ تم جا کر اس کی نماز جنازہ پڑھا دو سب کو جانے کی ضرورت نہیں۔

ایک نقال نے میت کا وارث بن کر نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دی۔

جب حضرت کے خلیفہ نے نماز جنازہ کے لئے تکبیر اولی اللہ اکبر کہکر کان تک ہاتھ اٹھائے۔ ادھر اس کی روح پرواز کر گئی۔

نماز جنازہ کے بعد حضرت کے خلیفہ نے فرمایا کہ میت کو اٹھاؤ اور لے جا کر دفن کر دو۔

وہ نقال تو اس کے اُٹھ کر بھاگنے کے منتظر تھے۔ مگر اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔ سب لوگ اپنی اس حماقت پر پشیمان ہوئے اور معافی مانگی۔

محبوب یزدانی غوث العالم حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے فرمایا کہ اب کچھ نہیں ہو گا لے جاؤ اس کو سپرد خاک کر دو۔ اس کرامت کی شہرت نے تمام علاقہ کے لوگوں کو آپ کی عقیدت مند بنا دیا۔ (مراۃ الاسرار)

مہمان کے ساتھ ادائے مخالفت

ایک دن محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ مسجد ظفر خاں میں رونق افروز تھے۔ اصحاب بھی ساتھ تھے۔ ایک بار حاضرین کو سخت گرمی محسوس ہوئی کہ جیسے مسجد میں آگ برس رہی ہو۔ ایک دم سب نے سکوت کیا آخر تاب نہ لا سکے۔ سب نے باری باری مسجد سے باہر نکلنا شروع کیا۔ سامنے کوئی باقی نہ رہا۔ حضور محبوب یزدانی نے تبسم فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ آتش چراغ سے ہے اس کا بجھا دینا آسان ہے۔ تھوڑی ہوا میں سرد ہو جاتا ہے۔ ایک خادم سے فرمایا کہ پانی کا لوٹا لاو۔ کہ تم لوگوں کی تکلیف جاتی رہے۔ بموجب فرمان، خادم نے زمین پر پانی گرایا۔ حضرت حاجی چراغ ہند پانی میں غرق ہونے لگے۔ اپنے پیر کو یاد کیا۔ اور انہوں نے اپنے پیر کو۔ درجہ بدرجہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ روحانیت پاک حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان جاری ہوا کہ۔ تم کو مناسب نہ تھا کہ مہمان کے ساتھ یہ ادائے مخالفت کرو۔ اگر کچھ نہ تھا تو اتنا تو سمجھتے کہ میرا فرزند تھا۔ اس کی رعایت تم کو کرنی چاہیئے تھی۔ اب اٹھو اور جاو اور ان سے معافی طلب کرو۔

حضرت حاجی چراغ ہند ادھر اپنے گھر سے نکلے۔ ادھر حضور محبوب یزدانی غوث العالم کے پاس تمام اکابرین کی روحانیاں تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا خیال سے ان کی ولایت میں قیام کرنے کا نہیں ہے۔ تمام روحانیہ اکابرین سے آپ نے معذرت کی۔ اور یہ فرمایا کہ درمیان خاندان چشت اور

سہروردجہاں کے ہیں۔ ایک حد مقرر کی جاتی ہے۔ بس اب درمیان جانبین دریائے گومتی حد فاصل قرار دی جاتی ہے کہ کوئی اپنی حد سے متجاوز نہ ہو۔

حضرت محبوب یزدانی مسجد سے نکل کر حضرت حاجی چراغ ہند کے پاس جانا چاہتے تھے ادھر وہ تشریف لا رہے تھے۔ راستے میں دونوں کی ملاقات ہوئی مصافحہ اور معانقہ ہوا۔

پھر حضرت حاجی چراغ ہند نے حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی دعوت کی اور انہیں اپنے گھر لے گئے۔ (لطائف اشرفی)

سرجوندی کے پانی پر مصلی

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ایک دن قصبہ چاندی پور بڈھڑ میں بغرض ادائے نماز جمعہ تشریف لے گئے۔ اس قصبہ میں ایک بزرگ شیخ زاہد نام عابدانہ اور زاہدانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ان کی یہ کرامت نہایت مشہور تھی کہ اکثر رات کو حجرے سے باہر نکلنا جاتے ہیں۔ جب لوگ آپ کو تلاش کرتے تو آپ کو دریائے سرجو کے پانی پر مصلی بچھائے ہوئے نماز پڑھتے دیکھتے ہیں۔ اسی کرامت کی شہرت سے جوار و دیار کے آدمی از حد ان کے معتقد تھے۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ بھی شیخ زاہد کی ملاقات کے لئے تشریف گئے۔ دیکھا کہ آپ دریا کے درمیان مصلی بچھائے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت محبوب یزدانی بھی دریا کے اوپر پیر رکھتے ہوئے شیخ زاہد کے مصلی کے پاس پہونچے اور بمقتضاء شفقت بزرگانہ ان کی پیٹھ پر دست شفقت پھیرنے لگے۔ اور فرمایا کہ تجھ پر خدا تعالی کی رحمت ہو کہ عرفان اور آراستگی تم نے اس قدر بہم پہونچائی جیسا کہ بزرگوں کا دستور ہوتا ہے۔

حضرت شیخ زاہد بھی اپنی پیری اور زہد پر نازاں تھے۔ وہ محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگے اور دعا کے کلمات کہنے لگے۔

حضور محبوب یزدانی کو ان کی یہ حرکت ناپسند ہوئی۔ فرمایا کہ ہندوستان کے آدمی عجیب گستاخ ہوتے ہیں۔ تھوڑی کرامت میں مغرور ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ چند روز میں گمنام ہو جاتے ہیں۔

تھوڑے ہی دن میں شیخ زاہد غائب ہو گئے۔ کسی نے نہ جانا کہ کیا ہوا۔ کہاں گیا۔ ان کی قبر کا بھی نشان نہ رہا۔

زبان مبارک سے اس وقت حضرت نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تیری قبر گدھوں کی چراگاہ میں ہو گی۔ سنا گیا کہ اکثر دھوبیوں کے گدھے جب گم ہو جاتے ہیں تو دھوبی اس طرف تلاش کو نکلتے ہیں جدھر زاہد کی قبر بے نشان تھی۔ اور یہ بات بھی زبان مبارک سے نکلی کہ یہ قصبہ کبھی آباد ہو گا اور کبھی ویران ہو جائے گا۔ یہ بات بھی دیکھی گئی۔

لوہا کھرا سونا ہو گیا

قدوۃ الکبریٰ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا ایک سفر میں سیلان کے راستہ پر گزر ہوا اور ایسے جنگل میں سابقہ پڑا کہ چند کوس تک بالکل آبادی نہ تھی۔ دو تین دن راستہ کو نے سامان کے طے کئے۔ یہاں تک کہ بعض ساتھی بے قرار ہو گئے۔ حضرت نے مریدوں کی بے چینی سے آگاہ ہو کر فرمایا کہ لوہے کا ٹکڑا لاؤ۔ ایک قلندر کے پاس لوہے کی زنجیر تھی لا کر سامنے رکھ دی۔ آپ نے کچھ دیر اس پر نظر کی تو وہ کھرا سونا ہو گیا۔ بابا حسین خادم کو فرمایا کہ جاؤ یہاں سے پانچ چھ جریب کے فاصلہ پر ایک بازار ہے جس کو سوق المجانین کہتے ہیں۔ اس سونے کو خوردہ کرا لاؤ اور ہمرائیوں کی تین دن کی خوراک کے مقدار بیچو اور باقی پانی میں ڈال دو۔

جب بابا حسین سوق المجانین میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت در یتیم کھڑے ہیں اور بازار کا نظارہ کر رہے ہیں اور ان کے دست مبارک میں دُرَّہ ہے۔ بابا حسین متحیر ہوئے کہ آپ کو حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ نے ولایت اسلام اور اپنے مقام کی نگرانی سپرد کر کے آئے تھے کس طرح آپ یہاں آئے اور ہاتھ میں یہ دُرَّہ کیسا ہے؟

فرمایا کہ چپ رہو اور اولیاء اللہ کو نہ دیکھو کہ ان کا آنا جانا آنکھ جھپکتے ہی کوئی نادر امر نہیں ہے۔ حضرت نے مجھ کو سوق المجانین کا انتظام دیا ہے اس لئے ہاتھ میں درہ لئے آیا ہوں جو اس گروہ کے طریقے کے خلاف کرے اور ان کی حالت کے خلاف بولے اس کو سزا دوں اور جب کبھی مجھ کو اور اولیاء اللہ کو کھانے پینے کا شوق ہوتا ہے تو اس سوق المجانین میں آتے ہیں اور جو ان کو پسند ہوتا ہے اس کو کھاتے ہیں۔ تم جس کام کے لئے آئے ہو کرو اور جاؤ کیوں کہ حضرت محبوب یزدانی تمہارے منتظر ہیں۔

بابا حسین کو جو کچھ فرمایا تھا انہوں نے کیا اور حضرت کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ تین دن کی خوراک لوگوں کی لے آیا ہوں اور باقی سونا پانی میں ڈال دیا ہے۔ مگر امیر تنگر قلی نے دل میں سوچا کہ سونا کیوں ضائع کیا۔ شاید کسی فقیر کے کام آ جاتا۔ اس خطرہ کے آتے ہی حضرت نے ان پر جلال فرما کر فرمایا کہ تجھے کیا واسطہ جو خدا کے کام میں دخل دیتا ہے اور **ارحم الرحمین** کو بندہ پروری سکھاتا ہے۔ اس درجہ امیر تنگر قلی کے نسبت عنایت فرمایا کرتے تھے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ امیر تنگر قلی شرمندہ اور پیشمان ہوئے۔ محفل شریف کی حاضری تین دن تک معزول رہے۔ آخر حضرت نورالعین پاک کو پناہ بنایا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی طلب کی اور قدیم عنایتوں کے مقام پر جلد پہونچ گئے۔

عظیم الشان بڑ کا درخت

قصبہ نظام آباد کے پاس ایک گاوں ہے۔ جس کا نام دو بتیہا ہے۔ اس میں ہندو اور مسلمان دونوں آباد تھے۔ اور اتفاقاً حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اس گاوں میں تشریف لے گئے۔ خود مسلمانوں کی مسجد میں اترے اور ہمراہیوں کے واسطے خیمے نصب ہوئے۔ گاوں چھوٹا تھا۔ اور بازار اس میں نہیں تھا۔ وہاں کے مسلمانوں نے کم ہمتی کی۔ حضرت کی دعوت کا کچھ سامان نہ کیا۔ حضرت کے ہمراہی رات کو بھوکے سوئے رہے۔ جب صبح ہوئی دوسرے فرقہ ہندو میں سے جو غریب تھا اس شخص کو معلوم ہوا کہ رات کو فقرا نے فاقہ کیا۔ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے سامنے آکر نہایت عاجزی کے ساتھ عرض کرنے لگا کہ اگر تھوڑی حضرت ٹھہر جائیں تو میں

کچھ ناشتہ کا سامان کروں۔ حضرت نے اس کی استدعا قبول فرمائی۔ وہ شخص گیا اس کی صرف ایک گائے تھی۔ اور کچھ اس کے پاس نہ تھا۔ حضرت محبوب یزدانی کے پاس لاکر کہا کہ اس کو ذبح کراکر ہمراہیوں کے واسطے ناشتہ پکوایئے اور بڑی کوشش اور تردد سے تمام ہندووں نے مل کر دو تین من آٹا بھی پیش کیا۔ دودھ دہی گھی مصالحہ بھی لاکر باورچی کو دیا۔ باورچی نے جب کھانا تیار کیا جملہ پانچ سو درویشوں کو تقسیم کیا گیا۔ لیکن کھانا کم نہ ہوا۔ کھانے کے بعد ہندو آیا اور ادب سے کنارے کھڑا ہوا۔

محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے فرمایا کہ فرقہ مسلمان کی دولت ہم نے تجھ کو دی۔ اور تیرے سات بیٹے پیدا ہوں گے۔

تھوڑی ہی مدت میں حضرت کا فرمان ظاہر ہوا۔ جماعت مسلمان مفلسی کے سبب گاوں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

محبوب ربانی سرکار اعلی حضرت اشرفی میاں قدس سرہ صحائف اشرفی میں میں لکھتے ہیں کہ فقیر اشرفی جب اس گاوں میں گیا تو ایک زمیندار جس کا نام پنی راو تھا ملا اور کیفیت دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک تو ہم لوگ حضرت کی دعا سے بکمال فارغ البالی بسر کرتے تھے مگر اب ہم لوگوں پر ایک خطا کی وجہ سے تکلیف آنے لگی۔

حضور اعلی حضرت اشرفی میاں قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب میں اس زمیندار جس کا نام پنی راؤ تھا ملا اور پریشانی کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ جب حضور محبوب یزدانی ہمارے گاوں میں ٹھہرے تھے تو بڑی کی شاخ سے مسواک کی اور اس کو زمین میں دبا دیا اور یہ فرمایا کہ یہ ہماری نشانی رہے گی۔ چنانچہ اس مسواک سے ایک عظیم الشان بڑ کا درخت پیدا ہوا۔ اور اس کی شاخوں سے جہاں جہاں ریش زمین تک لٹکی اس میں جڑ نکل آئی۔ بڑھتے بڑھتے یہ درخت بارہ بیگہ کے حلقے میں پھیل گیا۔ ہماری قوم والے اس درخت کے پتے تک نہیں چھوتے تھے۔ اب ہماری قوم والوں نے اس درخت کی لکڑی کاٹنا شروع کی۔ پانچ بیگہ تک کاٹ کر صاف کر دیا اور اس جگہ میں کھیتی کرنے لگے۔ اس وقت وہ درخت سات بیگہ کے حلقے میں موجود ہے۔

سرکار اعلی حضرت اشرفی میاں قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ واقعہ ١٣٢٦ ہجری کا ہے جب اس فقیر نے اس کی زبان سے سنا۔ تو میں نے کہا کہ تم لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی۔ جب حضرت نے تم کو گاوں بخش دیا تو جہاں تک بڑ کا درخت حضرت کی مسواک کی نشانی تھی اس کو نہ کاٹتے۔

اور اعظم گڑھ میں ایک معتبر شخص کی زبان سے فقیر نے سنا کہ اعظم گڑھ کے ایک کنجڑے نے تھوڑی زمین موضع دوبیتھا کی نیلام کے ذریعہ خرید کی۔ ایک سال بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ وہ ایسا تباہ ہوا کہ کہیں اس کے مال و دولت کا پتہ نہ لگا۔

آگ کیوں نہیں لگتی؟

محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ خطہ جونپور سے چل کر موضع سرس جو اسٹیشن شاہ گنج کے قریب ہے۔ آئے اور وہاں ایک بزرگ شیخ نصیر الدین سرسی رہتے تھے۔ صاحب کمالات عالی مقام تھے۔ اس جوار کے آدمی آپ کے ساتھ اعتقاد رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک خانقاہ بھی بنائی تھی۔ محبوب یزدانی جب ان کی خانقاہ میں آٹھہرے کسی قدر حضرت کی خدمت گزاری میں کم توجہی کی جس سے خاطر مبارک میں ملال پیدا ہوا۔ فرمایا کہ جس گاوں میں ایسے درویش رہتے ہیں آگ کیوں نہیں لگتی۔ زبان مبارک سے یہ بات نکلی تھی کہ گاؤں میں آگ لگ گئی۔ اور حضرت محبوب یزدانی اس گاوں سے باہر تشریف لے آئے۔ تمام گاؤں جل گیا۔ شیخ سرسی حضرت کے پیچھے دوڑتے ہوئے ایک کوس تک گئے۔ حضرت کے سامنے بہت عاجزی کی اور دوبارہ گاؤں میں واپس لائے۔ دو تین گھر جو جلنے سے بچ گئے تھے۔ وہیں حضرت کو ٹھہرایا۔ اور کھانے کا سامان مہیا کیا۔ تھوڑی دیر میں جب کھانا تیار ہوا اور حضرت کے سامنے دسترخوان بچھایا گیا۔ حضرت کے چہرہ مبارک پر آثار خوشی ظاہر ہوئی۔ شیخ سرسی نے بہت معذرت کی۔

حضرت نے فرمایا کہ یہ امر اتفاقاً حسب مرضئ خدا واقع ہوا اور جس مقام پر آگ لگی ہے وہاں پر کوئی آباد نہ ہو۔ اس جگہ کو چھوڑ کر دوسرے مقام پر آباد ہوں۔

حضور اعلی حضرت اشرفی میاں فرماتے ہیں۔ فقیر اشرفی جب شاہ گنج میں حاجی الہی بخش رئیس کے مکان پر فروکش ہوا۔ موضع سرس وہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ حضرت شیخ سرسی کے مزار پر فاتح پڑھنے گیا۔ آپ کے مزار پر ایک جنگلی درخت جما ہے جس کا پھل نہایت شیریں ہوتا ہے۔ اہل دیہات اس کو تبرکاً کھاتے ہیں۔

وہاں کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے رخصت ہونے کے بعد حضرت شیخ سرسی نے اپنے مٹی کے بدھنی (لوٹا) کو سات ٹکڑے کر کے سات مقام پر ڈالا۔ اس وقت سے اسی سات مقام پر موضع مذکور کے سات پورے آباد ہیں۔

مورتی چلنے لگی

ایک دن حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کو جوگیوں کے ایک بت خانے میں اسلام کی حقانیت پر مناظرہ کرنا پڑا ان لوگوں نے آپ کی ولایت کی پکی دلیل (برہان قاطع) طلب کی۔ آپ نے بتوں میں سے ایک پتھر کی مورتی کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا۔ وہ اسی وقت آپ کے قدموں میں آکر گری اور حضرت کی ولایت کی تصدیق کا اعلان کرنے لگی اس کرامت کو دیکھ کر کئی ہزار ہندو مسلمان ہوگئے۔ (معارج الولایت)

جانوروں نے پیٹھ نہیں کیا

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی زندگی سے لے کر آخر تک ایک باغ میں کوئی جانور بیٹھ نہیں کرتا۔ باغ کے درختوں پر کوئی پرندہ گھونسلا نہیں بناتا، آپ کے روضے سے متصل حوض کا پانی آج تک مکدر (گدلا) نہیں ہوا اور آسیب زدہ مرید آپ کے روضہ پر نظر پڑتے ہی صحتیاب ہوجاتا ہے آپ کا اسم گرامی پڑھ کر آسیب زدہ پر دم کریں تو آسیب بھاگ جاتا ہے۔ (معارج الولایت)

مکہ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ سے بھی آگے

ایک مرتبہ آپ سفر فرماتے ہوئے کسی دوسرے ملک کی سرحد میں داخل ہوئے تو خبر گیروں نے اس سلطنت کے بادشاہ کو اطلاع دی کہ سمنان کے تارک السلطنت ہماری حدود میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور شاید یہاں قیام کا ارادہ ہے جو بہتر نہیں ہے۔

بادشاہ وقت اس سلسلے میں ملاقات کے لئے بذات خود حاضر ہوا، ملاقات کے بعد وہ حضرت سے اس قدر متاثر ہوا کہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر حضور کو ناگوار نہ ہو تو سامنے پہاڑ پر تشریف لے چلیں۔ حضرت اسکے ساتھ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ بادشاہ نے عرض کیا کہ جہاں تک آپ کی نگاہ پہنچے میں اپنی سلطنت کا اسی قدر حصہ بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

تارک السلطنت حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی نور بخشی السامانی قدس سرہ نے مسکرا کر فرمایا کہ اے بادشاہ یہ تیرے اختیار سے باہر ہے کہ میری حد نگاہ کی حدود میرے حوالے کرے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنا دست مبارک سے بادشاہ کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ تجھے کیا نظر آرہا ہے؟

بادشاہ نے جواباً عرض کی کہ مکہ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ اس سے بھی آگے دیکھتا ہوں۔

آپ نے پوچھا کہ کیا یہ حدود تیرے دائرہ اختیار میں ہے؟

بادشاہ نے کہا: نہیں حضور

بادشاہ حضرت کی اس کرامت کو دیکھ کر نادم وپشیماں ہوئے اور معافی کا طلب گار ہوا۔

لعاب دہن سے شفا مل گئی

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا ایک مرید جو خراسانی تھا اور حضور کے ساتھ سفر و حضر میں رہتا تھا اُسے فساد خون کی شکایت ہوگئی اور سارا جسم خراب ہو گیا اس نے خیال کیا کہ خانقاہ میں میری موجودگی اہل خانقاہ کی تکلیف کا سبب ہو گی اور کہیں میرے قرب کا خراب اثر برادران طریقت کی صحت پر بھی نہ پڑے۔ یہ سوچ کر اُس نے ارادہ کر لیا کہ میں کہیں باہر چلا جاؤں اور اس نے

ساماں سفر درست کر لیا لیکن خانقاہ کی جدائی اور حضرت کے فیض صحبت سے محرومی کا اسے بڑا قلق ہوا اور رونے لگا۔ لوگوں نے حضرت سے جاکر اس کے اضطراب اور بے چینی کا ذکر کیا آپنے مریض کو بلایا اور اسے تسلی و تشفی دی پھر ایک پیالہ مانی منگا کر اس میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور فرمایا کہ اس پانی سے اپنے جسم پر مالش کرنا۔ تھوڑے دن بھی نہ گزرے تھے کہ جوہر شفاء پائی اور تندرست ہو گیا۔

قربان اس مسیحا نفسی کے جس نے احیاء موتیٰ اور شفائے مبروص کی کرامتوں کا ظہور ہوا اور انہیں واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پرتو تھے۔ (محبوب یزدانی)

ایک رکعت میں پورا قرآن

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سرزمین عراق سے دمشق پہونچے اور جامع مسجد میں قیام پزیر ہوئے۔ رمضان المبارک کا چاند یہیں نظر آیا اور پورے مہینے کے قیام کا ارادہ فرمالیا۔ مسجد جامع کی امامت بھی فرماتے رہے۔ تراویح کے وقت بڑا اجتماع ہوتا۔ شہر کے تمام علماء و فضلاء آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے لئے شہر کے ہر حصے سے آتے اور کہا کرتے کہ من صلی خلف امام تقی فکانما خلف امام النبی جس نے امام متقی کے پیچھے نماز ادا کی تو اسے سمجھنا چاہیئے کہ اس نے پیغمبر حق کے اقتدا میں نماز ادا کی۔ عشرۂ اخر میں آپ نے اسی مسجد میں اعتکاف فرمایا۔

اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آپ ایک ہی تراویح میں پورا پورا قرآن تلاوت فرمادیتے لیکن اس دن بہت سے لوگ عام طور پر ایک معین وقت تک سنتے اور پھر بیٹھے رہتے یا چلے جاتے لیکن جو اہل اللہ تھے وہ سمجھتے تھے کہ یہی قیام معراج المومنین ہے۔ (محبوب یزدانی)

شاخ پورب سے پچھم کی طرف

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ایک دیہاتی موضع بھڈونڈ تشریف لائے آبادی کے باہر ایک باغ تھا اس میں حضرت کا قافلہ اترا۔ قرب وجوار کے لوگ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہونے لگے اس گاؤں کے زمیندار ملک محمود تھے وہ بھی آکر زیارت سے مشرف ہوئے اور پابوسی کی سعادت حاصل کی۔ حضرت نے بھی ان پر بڑی شفقت فرمائی۔ دوپہر کو جب قیلولہ کو وقت آیا تو آپ ایک سایہ دار درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ (حالانکہ آپ کا خیمہ موجود تھا) زوال آفتاب سے جب سایہ ہٹنے لگا اور آپ پر دھوپ آنے والی ہی تھی کہ ایک شاخ نے گھوم کر آپ پر سایہ کرلیا اور دھوپ سے آگے آگے وہ شاخ گھومتی رہی اور آپ پر سایہ کرتا رہا۔ جب دوپہر ڈھلی اور حضرت فریضۂ ظہر ادا کرنے کے لئے اٹھے تو وہ شاخ سایہ کرتے کرتے پورب سے پچھم کی طرف گھوم چکی تھی۔ (محبوب یزدانی)

پایاب ہے اتر چلو !

ساتن پورہ کا ایک واقعہ لوگ نسلاً بعد نسلاٍ بیان کرتے آئے ہیں کہ حضرت جب اس موضع کے قریب پہونچے تو راستے میں ایک جھیل کو حائل دیکھا۔ قریب ہی کچھ بچے اپنے جانور چرا رہے تھے۔ خدام نے ان سے پوچھا کہ جھیل میں کتنا پانی ہے؟

بچوں نے ازراہ شرارت کہدیا کہ پولی پولی یعنی پایاب ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ پانی اگر پایاب ہے تو اتر چلو چنانچہ حضرت مع اصحاب و خدام کے پانی میں اتر گئے۔ جھیل کافی چوڑی اور کہیں کہیں بہت گھری تھی لیکن زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے الفاظ (کہ پایاب ہے اتر چلو) کا اثر کہ جھیل شروع سے آخر تک پایاب ہی رہی۔

چرواہوں نے حضرت کی جو یہ کرامت دیکھی تو بھاگے ہوئے گھر گئے اور یہ خبر پہنچائی۔ آناً فاناً یہ خبر پوری بستی میں پھیل گئی۔ راجہ ساتن جن کے نام سے یہ گاؤں بسی تھی انہوں نے بھی یہ کرامت سنی تو یہ خیال ہوا کہ کانوں نے جن خبر کو سنی انہیں آنکھوں سے بھی دیکھوں۔ چنانچہ فوراً ہی کچھ سپاہی ساتھ

لئے اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلی ہی نظر میں رعب ولایت اور جلال کرامت نے ان کے دل کی دنیا بدل دی اور بااخلاص حلقہ بگوش اسلام ہو کر غلاموں کی فہرست میں اپنا نام لکھا دیا۔ اپنے اور اپنی اولاد کے لئے دعا کی استدعا کی۔

حضرت نے ان کی اولاد میں برکت اور آنے والی نسل کے خوشحالی کی دعا فرمائی چنانچہ اس وقت سے لیکر آج تک ان کا خاندان (جواب الحمد للہ بہت وسیع ہے) دودمان اشرفیہ کے حلقۂ ارادت میں چلے آرہے ہیں اور اپنے اخلاص و نیاز مندی میں مشہور ہیں۔ (محبوب یزدانی)

بادشاہ سے سرکشی کرے گا

جس زمانے میں حضرت دکھن کے سفر پر تھے تو کالپی میں قیام کیا۔ یہ جگہ آپ کے اصحاب کو پسند آئی۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کچھ حصہ یہاں قیام فرمائیں تو دل کی آسودگی اور جسمانی توانائی کا سبب ہو گا۔

آپ چند روز کالپی میں بسر فرمائیں (یہاں) آپ کے منتخب اور مقرب اصحاب میں سے ایک صاحب کے دماغ میں رعونت پیدا ہو گئی اور ان سے ایک فعل سرزد ہوا جو طریقت کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، مقام حیرت ہے کہ اس علاقے کی آب وہوا اس طرح کی ہے کہ ایسا مخلص مرید ایسے مذموم فعل میں ملوث ہو جائے جو باعث تباہی ہو۔ اس کے بعد چند مبارک کلمات فرمائے کہ یہ ایسا علاقہ ہے کہ جو شخص بادشاہ کی طرف سے یہاں سردار مقرر کیا جائے گا وہ بادشاہ سے سرکشی کرے گا۔

ہاتھ پر ولایت کا داغ

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جب اجودھیا تشریف لائے اور حضرت مولانا الشیخ شمس الدین صدیقی فریادرس کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ شیخ شمس الدین نے اہتمام مہمانداری کی حد کر دی۔ حضرت کو شوربا پسند تھا۔ عقیدت کیش مرید نے اس کو خود پکایا اتفاقیہ ان کا ہاتھ جل گیا۔

انہوں نے اس پر پٹی باندھ لی۔ جب دستر خوان بچھانے کے وقت وہ حضرت کے سامنے آئے تو آپ نے پوچھا: شمس الدین یہ پٹی کیسی ہے؟ وہ چپ ہی رہے لیکن حاضرین میں سے کسی نے واقعہ بتادیا۔ آپ نے تاسف کیا اور فرمایا کہ فرزند شمس الدین اور قریب آؤ اور پھر زخم پر آپ نے اپنا لعاب دہن لگادیا جس سے زخم کی شوزس فوراً جاتی رہی اور جلد ہی زخم بھی اچھا ہو گیا اور فرمایا کہ تمہارے ہاتھ پر ولایت کا داغ لگایا گیا ہے۔ (محبوب یزدانی)

بت نے بزبان فصیح پڑھا

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جب سفر جونپور سے بنارس میں تشریف لے گئے اور اپنے خلیفہ خاص مولانا عبداللہ بنارسی کو زیارت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت کا خیمہ ایک بت خانے کے متصل صحرا میں کھڑا ہوا، جماعت کفار بکمال اخلاص بت پرستی کر رہے تھے، حضرت کو یہ اخلاص پرستش اُن کا ایسا دل پر اثر پذیر ہوا کہ زبان مبارک سے یہ شعر نکلا...............

اگر عکس رخ و الفت نبودے در ہمہ اشیاء
مغاں ہر گزنہ کردندے پرستش لات وعزّیٰ را

ایک دن حضرت بنظر سیر و تماشہ معبد کفار میں سمت تشریف لے گئے تمام گروہ کفرہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اسی درمیاں میں تحقیقات مذہبی کا تذکرہ نکل آیا۔ جس سے اپنے اپنے مذہب کی حقیقت کا اظہار ہونے لگا اور اظہار قوت استدراجیہ کرنے لگے۔ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ اگر بت سنگین ہمارے مذہب اسلام کی تصدیق کریں اور تمہارے مذہب کی تکذیب کریں تو اس صورت میں تم ایمان لے آؤگے۔ سب نے اقرار کیا۔ حضرت نے ایک بت (مورتی) کو ہاتھ میں اٹھایا اور فرمایا کہ اگر مذہب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے تو کہہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ اسی وقت بت نے بزبان فصیح پڑھا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ ایک لاکھ لوگوں نے اسی وقت کفر سے بیزار ہو کر مسلمان ہو گئے اور حضرت کے دست اقدس پر بیعت کی۔ (مراۃ الاسرار)

محبوب یزدانی کا خطاب

۲۷ رمضان المبارک ۷۸۲ ہجری کی شب قدر تھی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کچھوچھہ شریف ہی میں رونق افروز تھے۔ مریدین و خلفاء قلندران اور ارباب صفہ کا جمگھٹ تھا۔ آپ کے بھانجے حاجی الحرمین حضرت عبد الرزاق نورالعین اور خلیفہ ابن خلیفہ حضرت شیخ دریتیم ابن شیخ کبیر سرہرپوری اور خلفائے اصحاب خیر یعنی حضرت شیخ رکن الدین شاہباز حضرت شیخ اصیل الدین سفید باز، حضرت شیخ جمیل الدین جرہ باز اور دیگر علماء و مشائخ مثلاً حضرت قاضی رفیع الدین اددھی، حضرت شمس الدین، شیخ الاسلام حضرت شیخ عارف، حضرت شیخ معروف اور حضرت شیخ ملک محمود رحمہم اللہ تعالیٰ اس رات بیداری میں حاضر تھے۔ مطلع فجر کے وقت سب لوگوں نے سنا کہ کوئی پکارنے والا (ہاتف غیب) پکار رہا ہے کہ "اشرف ہمارا محبوب ہے" خانقاہ شریف میں جو لوگ حاضر تھے اس وقت ان کی تعداد سیکڑوں سے گزر کر ہزار کے قریب رہی ہوگی اسلئے کہ لکھا جاچکا ہے کہ آپ کے ساتھ جبکہ سفر میں ۵۰۰ افراد کے قریب رہا کرتے تھے تو حضر (اقامت) میں خانقاہ کے اندر کتنا اژدھام رہتا رہا ہوگا اور پھر ایسی متبرک شب میں قرب و جوار کے لوگ حضرت کے سایہ اللہ کی یاد کے لئے آئے ہونگے۔ ان تمام انسانوں نے اپنے کانوں سے اللہ کے پیارے محبوب ہونے کی غیبی آواز سنی اسی مژدۂ روح افزا سے خانقاہ اشرفیہ میں عید سے پہلے عید کا سماں بندھ گیا اور نیاز منداں جہانگیری کے مسرتوں کی انتہا نہ رہی۔ ہر طرف مبارکباد سلامت باد کے غلغلے بلند ہوئے اور اسی خوشی میں حضرت محبوب یزدانی نے ہر خانقاہی کو شب قدر کی نعمتوں سے بقدر ظرف مالامال کر دیا۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی روزمرہ کرامت تھی کہ نماز فجر مکہ معظمہ زادہا اللہ تعالے تکریمًا تشریفاً میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ حسب معمول اس صبح کی نماز بھی آپ نے حرم شریف میں ادا کیا وہاں اس وقت حضرت شیخ نجم الدین بھی موجود تھے جنھوں نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ محبوب یزدانی کا خطاب آپ کو مبارک ہو۔ دونوں بزرگ نے وفور مسرت میں معانقہ کیا اور دیر تک ایک دوسرے کے گلے سے لگے رہے اس موقع پر حرم شریف میں پانچ سو مشائخین کرام

موجود تھے۔ سب نے باری باری آپ کو مبارکباد دی اور ہر ایک نے بھی آپ کے علوئے مرتبت پر اپنی دلی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد آپ جہاں کہیں بھی گئے مشائخ کرام آپ کو محبوب یزدانی کے نام سے یاد کرتے تھے۔ (محبوب یزدانی)

اللہ سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبّت کردے گا۔ (سورہ طہ آیت ۹۶)

دربار اشرفی کے " خسرو" صدرالافاضل، فخر الاماثل، استاذالعلماء، امام اہلسنت مولانا الحاج حکیم سید نعیم الدین اشرفی فاضل مرادآبادی علیہ الرحمہ (خلیفہ محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی) اس آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں "یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی مَحبت ڈال دے گا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے جبریل اس سے مَحبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ مومنینِ صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیتِ عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (محبوب سبحانی) اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی (محبوب الٰہی) اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی (محبوب یزدانی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں۔"

(کنزالایمان تفسیر سورہ طٰہٰ آیت ۹۶)

دس ننگی تلواریں

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جب روم میں مقیم تھے۔ شیخ الاسلام روم کے دل میں خدام والا کی طرف سے مخالفانہ خیال پیدا ہوا اور پس پشت حضور پر نکتہ چینی کی۔ رکاب حضرت اقدس کے ہمراہیاں سے کوئی بات خلاف شریعت نہیں صادر ہوتی تھی مگر وہ لوگوں سے یہی بیان کرتے تھے کہ فلاں شخص سے ایسی اور ایسی باتیں صادر ہوئیں۔ اکثر اس قسم کی غیبت کی مجلسیں قائم کیں۔ حضرت کے بعض معتقد لوگ اس خبر کو گوش مبارک تک پہونچاتے تھے مگر حضور یہی فرماتے تھے کہ خیر کہنے دو جلد تنبیہہ ہو جائے گی۔

ایک دن حضرت نماز فجر پڑھ کر وظیفہ میں مشغول تھے کہ اچانک شیخ الاسلام ننگے سر آئے اور معافی مانگتے ہوئے قدم مبارک پر سر رکھ دیا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ یہ تمہاری معذرت کس سبب سے ہے۔

عرض کیا حضور پہلے معاف فرمادیں اس کے بعد مجھ پر جو گذرا ہے عرض کروں۔ مجھ پر جو گزرا ہے کہ خدا نہ کرے کسی مخلوق پر گزرے۔ میں اپنے کوٹھے پر تھا اور جاگ رہا تھا۔ کوٹھا ایسا تھا کہ جس میں چیونٹی کا بھی گزر نہ تھا۔ یکایک دس آدمی ننگی تلواریں لئے ہوئے پہونچے اور میری نسبت کہا کہ یہی وہ شخص ہے جو میرے سید اشرف جہانگیر کی غیبت کرتا ہے۔ ابھی اس کا سر تن سے جدا کروں گا۔ مجھ کو زمین پر دے مارا اور چھاتی پر چڑھ گئے۔ مجھ کو ذبح کرنا چاہتے تھے کہ اسی وقت ایک سفید داڑھی والے بزرگ ایک طرف سے آئے اور مجھ کو ان لوگوں کے ہاتھ سے ہزاروں خوشامدیں کر کے چھڑایا اور فرمایا کہ آپ لوگ چلے جائیں کیونکہ اس کے گناہ کی معافی میں نے حضرت سے مانگ لی ہے۔

وہ لوگ چلے گئے تب وہ بزرگ مجھ پر بہت بگڑے کہ مردان خدا کے متعلق ہرگز ہرگز نکتہ چینی نہیں کرنا چاہیے۔ فوراً جاؤ اور حضرت کے قدم پاک کو اپنا سر تاج بناؤ۔ میں نے تمہاری خطا کی معافی حضور سے مانگ لی ہے۔

حضرت مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تیرا دادا مرد باخدا تھا۔ یہ اسی کی روحانیہ دیکھی گئی ہے جس نے تیری شفارش کی۔ اب کسی درویش کے خلاف خیال بھی نہ کرنا۔

آگ بھڑک اٹھی

سفر دکھن کے دوران آپ نے گجرات کے قصبے دمرق میں نزول فرمایا۔ یہ مقام رہنے کے لائق اور دلکش تھا، چنانچہ چند روز یہاں مقیم رہے۔ قصبے کے کسی شخص نے حضرت کے بارے میں نامناسب بات کہی۔ جب یہ بات آپ کے سمع مبارک میں آئی تو فرمایا کہ حیرت ہے جس جگہ اس قسم کے لوگ رہتے ہیں وہاں ہر ماہ آگ نہ لگے۔ آپ یہ کلمات فرما ہی رہے تھے کہ آگ بھڑک اٹھی اور سارے قصبے کو جلا ڈالا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہاں ہر ماہ آگ لگ جاتی تھی۔ جب وہاں کے لوگوں نے یہ آفت دیکھی تو لکڑی اور پتھر سے اپنے مکان تعمیر کیے۔

قاضی صاحب کے نیا ہاتھ پیدا ہو گیا

حضرت مولانا قاضی محمد رومی کو جب فیض صحبت حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ حاصل ہوا۔ حضرت کے دست حق پرست پر بیعت کی اور اپنے عہدۂ صدارت اور قضا کو ترک کر دیا اور حضور کی ملازمت میں حاضر ہونے لگے۔ حضرت محبوب یزدانی بظاہر قاضی صاحب کی طرف کم توجہی اور تغافل فرماتے تھے۔ سات برس تک جب حضرت کی نظر قاضی صاحب پر پڑتی ارشاد فرماتے کہ ہماری مجلس سے ان کا نکال دو اور سخت باتیں ان کے حق میں فرماتے کہ قاضی زادہ عجیب پست ہمت ہے کہ وہ روز کھانا کھانے کے لئے میرے پاس آیا کرتا ہے اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ حضرت محبوب یزدانی ایک دو منزل کہیں تشریف لے جاتے تو قاضی محمد رومی آپ کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے۔ کبھی پیادہ پا چلتے چلتے قاضی صاحب کو ضعف آجاتا تھا اور زمین پر گر پڑتے تھے مگر جب ذوق و شوق دل کا جوش مارتا تھا پھر چل کھڑے ہوتے۔

ایک مرتبہ حضرت قاضی محمد رومی اپنے حجرہ میں منہ لپیٹے پڑے تھے اور اپنے دل میں یہ کہتے تھے کہ اے محمد رومی بہت اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ دولت ولایت سے محروم ہیں تو بھی اپنے آپ کو ان میں سے ایک سمجھ لے۔ محنت و مشقت اس راہ میں جس قدر کرنا چاہیئے تھی کہ اس حالت فکر و تردد میں ایک لحظہ نہیں گزرا تھا کہ آپ کو آدمی کے پیر کی آواز معلوم ہوئی مگر کچھ ملتفت نہ ہوئے۔ یکایک کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محبوب یزدانی تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ محمد رومی فراغت آرام سے کرو کہ تمہارا کام درست ہو گئے۔

حضرت قاضی محمد رومی حالت اضطراب میں اٹھ بیٹھے اور دل میں یہ کہنے لگے کہ یااللہ یہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں محل بیداری ہے یا عالم خواب ہے کہ اپنے کو اس قدر عذاب کے بعد ایسی نعمت سے مشرف پاتا ہوں۔ پھر جب حسب معمول خدمت محبوب یزدانی میں بہ آرزوئے تمام حاضر ہوئے حضرت نے بکمال توجہ جملہ مقامات و منازل تصوف کے ایک چشم زدن میں طے کرادئے۔

اسی اثنا میں حضرت حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نورالعین فرزند صاحب سجادہ حضرت محبوب یزدانی علیل ہوگئے۔ آپ کے جسم مبارک میں کسی مقام پر ایسا درد ہوتا تھا کہ تمام اطباء اس کے علاج سے قاصر رہے۔ اتفاقا ایک طبیب یونان سے آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آدمی کا تھوڑا سا گوشت مل جاتا تو میں اس سے ایک روغن تیار کروں۔ اس کے استعمال سے صاحبزادہ کا درد جاتا رہے گا۔

حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ تم نے ایسی دوا بتلائی ہے جس کو میں کسی طرح پورا نہیں کر سکتا نہ کسی زندہ کو تکلیف دوں گا اور نہ کسی مردے کو۔

حضرت قاضی محمد رومی بعد تکمیل معرفت حضرت محبوب یزدانی کے سارے مریدوں میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے تھے۔ یہ بات سن کر چپکے سے جنگل چلے گئے اور حالت جوش عشق میں بے تکلفانہ اپنے ہاتھ سے بازوِ راست کو چھری سے کاٹ کر علیحدہ کیا اور ایک برتن میں رکھ کر ڈھانک کر طبیب کے پاس لائے اور کہا کہ اس میں سے جس قدر گوشت کی ضرورت ہو تراش کر دوا بنایئے اور خود اسی حالت میں اپنے گھر تشریف لے گئے۔ جب وہ حالت آپ کی فرو ہوگئی اور عالم شعور میں آئے تو پھر بدن کو جنبش دینے کی

طاقت نہ رہی۔ صاحب فراش ہوگئے۔ حاضری خدمت محبوب یزدانی سے معزول رہے۔ عرض کیا گیا کہ طبیب نے روغن تیار کیا اور صاحبزادہ کی مالش ہوئی اس کے استعمال سے صحت کامل ہوگئی۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے حکیم سے بطریق تجاہل عارفانہ پوچھا کہ تم تو کہتے تھے کہ بغیر آدمی کے گوشت کے روغن نہیں بن سکتا پھر بتلاؤ کیوں کر روغن بنا اور کہاں سے گوشت ملا؟

عرض کیا کہ حضور کے خادموں میں سے ایک صاحب اس صورت کے میرے پاس آئے اور آدمی کا ایک ہاتھ کٹا ہوا کپڑے میں لپیٹ کر لائے اور کہا جس قدر گوشت کی ضرورت ہے اس میں سے تراش کر دوابنایئے۔ میں نے جو اس کو دیکھا تو معلوم ہوتا تھا کہ کسی زندہ آدمی کا ہاتھ ہے کیوں کہ بوٹیاں پھڑک رہی تھی اور سیلان خون بھی ہو رہا تھا۔

حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ یہ کام سوائے قاضی محمد رومی کے دوسرے سے ہونا ممکن نہیں۔ ان کو بلاؤ۔ جب خادم قاضی محمد رومی کو بلانے گئے اور کہا کہ چلئے حضور آپ کو بلا رہے ہیں تو قاضی صاحب کے دل میں یہ خیال گزرا کہ بفرمان ان الذین یبایعونک۔ الیٰ آخرہٖ میں نے حضور اپنے ہاتھ پیر اور سارے اعضاء کو حضرت محبوب یزدانی کے ہاتھ بیع کر دیا تھا اگر حضور مجھ سے سوال کریں گے کہ ہماری ہاتھ ہماری ملک میں تھا بغیر اجازت تم نے اس میں تصرف کیوں کیا اور کاٹ ڈالا تو میں کیا جواب دوں گا۔ اس فکر میں ہانپتے کانپتے آہستہ آہستہ خراماں خراماں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جیسے ہی حضور کی نظر قاضی صاحب پر پڑی افسوس کے ساتھ فرمایا کہ فرزند قاضی محمد رومی تم نے پیر کے ساتھ عشق و محبت کو بدرجہ انتہا پہونچا دیا۔ افسوس ہاتھ کاٹنے میں تم نے بڑی تکلیف اٹھائی۔ یہ فرماتے آپ پر ایک کیفیت پیدا ہوئی اور ارشاد فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی کے بھی مریدان با اخلاص ایسے ہی ہوتے تھے۔ جیسے تم ہو اور آپ کی حالت پر جوش ہوئی اور تو فرمایا" کہاں ہے قاضی زادہ" اور قاضی زادہ سامنے کھڑے ہیں اور آپ اسی طرح اپنی حالت میں پکار رہے ہیں۔

حاضرین نے عرض کیا کہ حضور سامنے قاضی زادہ حاضر ہے۔

فرمایا قریب آؤ اور زخم کی پٹی کھلوا کر ایک مرتبہ آیۂ کریمہ قال من يحيي العظام وهي رميم پڑھ کر دم کر دیا۔ فی الفور قاضی صاحب کے نیا ہاتھ پیدا ہو گیا۔ زخم کا وجود بھی نہ رہا۔

سبحان اللہ! حضرت غوث العالم محبوب یزدانی کی کیا شان تھی۔ ان کے خوارق و طوارق عجائب و غرائب ہوتے تھے۔

نماز جنازہ کی امامت

۷۷۰ ہجری کا واقعہ ہے آپ سفر حج سے واپس تشریف لا رہے تھے، گلبرگہ شریف میں ایک پر فضا مقام پر قیام فرمایا۔ (یہی وہ مقام ہے جہاں بعد میں حضرت بندہ نواز گیسو دراز کی ابدی خواب گاہ اور خانقاہ بنی) حضرت کے خیمہ خاص میں سوائے حضرت حاجی عبد الرزاق نور العین قدس سرہ کے کسی اور کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ اتفاق سے اس مرتبہ حضرت شیخ الاسلام بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حسب معمول نے خلوت میں حضرت شیخ الاسلام کو طلب فرمایا، جب وہ حاضر ہوئے تو دیکھا حضرت پر ایک عجیب کیفیت طاری ہے وہ حد درجہ جوش اضطراب دیکھ خوف زدہ ہوئے اور خیمہ سے باہر تشریف لے آئے۔ تمام اصحاب خیمے کے گرد جمع ہو گئے لیکن خوف کے مارے اندر جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ بہت ہمت کر کے مخدوم زادہ حضرت شیخ عبد الرزاق نور العین قدس سرہ اندر تشریف لے گئے اور استفسار کرنے پر حضرت نے فرمایا کہ آج یکم رجب المرجب ۷۷۰ ہجری ہے اور غوث زمانہ اور قطب یگانہ جن کی زیارت میں نے جبل الفتح میں کی تھی وصال فرما گئے اور تاج غوثیت کے لئے سارے بزرگان اور مقتدایان زمانہ امید رکھتے تھے اور پوری کوشش کر رہے تھے کہ یہ عہدہ اور مبارک منصب ہمارے سپرد ہو۔ کسی بدن پر یہ قیمتی لباس اور کسی سر پر یہ تاج عظمت ٹھیک نہیں اترا۔ اللہ تعالیٰ نے بے انتہا لطف اور غیر منتہائی کرم سے فقیر کے بدن کو اس لباس کے لئے تجویز فرمایا۔ اور آج سے درجہ ولایت کا عہدہ دینا اور معزول کرنا اس فقیر کو عطا ہوا ہے اور دورۂ عالم کو میرے سپرد کیا ہے۔

مزید فرمایا کہ اس وقت جب مجھ کو حالت پر جوش پیدا ہوئی چشم زدن میں غوث کے جنازہ میں پہونچ گیا اور ان کی تجہیز و تکفین کے بعد ہم نے ان کی نماز جنازہ کی امامت کی اور ان کے نماز جنازہ کی چارپایہ کو اس فقیر نے اور دو اماماں ماتحت غوث عبد الرب اور عبد الملک اور ایک اوتاد نے اٹھایا اور ان کے مقام پر ان کو دفن کیا۔

سبحان اللہ کیا شان تصرف ہے کہ حضور گلبرگہ شریف میں قیام پزیر ہیں مگر کہیں اور نماز جنارہ کی امامت فرما رہے ہیں۔

تم شعر کیوں نہیں کہتے؟

حضرت امیر خسرو قابل و فاضل شعرائے کاملین و متقدمین کا خلاصہ تھے۔ ان کے ایک فرزند تھے جن کی طبیعت اپنے والد پر تھی۔ انہیں احمد خلیل کہتے تھے اور ان کا ایک فرزند تھا۔ والد نے ہر چند کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے اور بیٹے کی طبیعت گوئی طرف مائل نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ حضرت کا گرز وہاں ہوا۔ امیر خسرو آپ کو اپنے مکان پر لے آئے اور ضیافت کا سامان فراہم کیا۔ شہر کے دوسرے بزرگ بھی اس ضیافت میں آئے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو آپ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ لڑکا بے حد کند طبیعت واقع ہوا ہے۔ ہر چند کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ اب درویشوں کے نظر کی امیدوار ہے۔ حضرت کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی۔ کچھ وقت اچھی کیفیت میں رہے۔ جب اس کیفیت کا اثر مبارک چہرے اور پیشانی پر نمایاں ہوا تو فرمایا کہ کون کہتا ہے کہ یہ لڑکا کند طبیعت ہے یہ تو باپ سے زیادہ اچھا نظر آتا ہے۔ یہ جملہ زبان مبارک سے نکلتے ہی لڑکے کو عقل و ہوس مل گئے اور وہ باتیں کرنے لگے۔

چنانچہ اہل مجلس نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی باتیں بخلاف ماضی دوسری کیفیت ظاہر کر رہی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جب شعر گوئی تمہاری میراث ہے تو تم شعر کیوں نہیں کہتے؟

اسی وقت یہ اشعار حضرت کے شان میں زبان پر آئے:

آفریں بر خلیق طبع کزو
گوہر انگیز و جوہر افشانیم
اثر تربیت بود کزوے
ہم سخن گوے وہم سخن دانیم

ترجمہ: اس خلیق طبیعت پر آفریں ہے جس کے باعث ہم موتی اچھالتے اور جوہر بکھیرتے ہیں۔ یہ (آپ کی) تربیت کا اثر ہے جس کے باعث ہم سخن گو اور سخن دان ہو گئے۔

مجلس سے (تحسین و آفریں) شور اٹھا اور لڑکے کے والد نے اپنا سر حضرت کے قدموں میں رکھ دیا اور عزیزوں نے آفریں کہی۔ وہ زبان مقال سے کہتے تھے:

قطعہ

زہے مسیح زمانہ کہ مردہ طبعی را
حیات شعر بہ بخشید وہم رواں گوئی
چو آب خضر کہ از ظلمت طبیعت او
روانہ کرد کہ بہر سو رواں رواں گوئی

سبحان اللہ! مسیح زمانہ کی کیا بات ہے کہ مردہ طبیعت شخص کو حیات شعر اور سلیقۂ روانی بخشا۔ آب خضر کی مانند اس کی طبیعت کی ظلمت سے رواں گوئی کا چشمہ ہر جانب رواں کر دیا۔

یہ قطعہ جو حضرت کی مناقب میں ہے اس لڑکے کی تصنیف ہے۔

انگلیوں نے سارا کھانا کھا لیا

محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ آستانۂ روح آباد میں جب قیام پذیر تھے ایک شخص سید علی قلندر نامی جو از روئے قابلیت علمی ممتاز اور صحبت اولیاء زمانہ سے سرفراز تھا۔ پانچسو قلندروں کے ساتھ مع نشان و نقارہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ آستانہ روح آباد کچھوچھ

شریف میں حضرت کی شرف ملازمت سے مشرف ہوا مگر اس میں خود پسندی اور غرور حد سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ بعد ملازمت حضرت کے گفتگو کے درمیان اعتراض حضرت کے خطاب جہانگیری پر کیا کہ یہ خطاب اگر عالم علوی و سفلی اور عالم صوری و معنوی پر ہے تو ایک شخص کو یہ خطاب جہانگیری پر کیا کہ یہ خطاب ملنا تعجب معلوم ہوتا ہے کیوں کہ سارے اولیاء زمانہ حسب مراتب اپنی اپنی ولایت کے جہانگیر ہیں۔ آپ کی کیا تخصیص ہے؟

محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے فرمایا کہ تم نہ تو شیخ الاسلام زمانہ ہو، نہ قاضی ہو، نہ محتسب۔ اس اسرار درویشی کی تحقیق کرنے سے تم کو کیا فائدہ۔ فقراء کے راز حال دریافت کرنے سے باز آؤ۔ قلندر نے کہا کہ ہم خدا کا لشکر ساتھ لئے ہوئے تحقیق مقامات درویشاں کے لئے سفر کرتے ہیں۔ جب تک آپ کے خطاب جہانگیری کی تحقیق نہ کریں نہ جائیں گے۔ اگر اس خطاب سے مراد دنیا ہے پس ہر مشائخ ہر مقام کے ہیں جس کی وجہ سے قیام وجود ہے اور جہاں سے مراد اگر ولایت معنوی ہے پس بطریق اولیٰ ہر ولی اپنے حد کا محافظ ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ اس فقیر پر نظر کرم بارگاہ عالی حضرت شیخ علاؤالحق والدین کا ہے۔ انہوں نے مجھ کو بمقتضائے الالقاب تنزل من السماء جس وقت کہ حضرت کی خانقاہ عالم پناہ کی در و دیوار سے آواز "جہانگیر، جہانگیر" بلند ہوئی مجھ کو خطاب جہانگیری سے مشرف فرمایا۔ میں اس قابل نہ تھا۔

قلندر نے کہا جس خطاب سے دنیا میں کسی ولی کو مخاطب نہ کیا ہو آپ کے لئے اس خطاب کی کیا خصوصیت ہے۔ اس توقیر کو جو قلندر کے درمیان آئی اگر پورے طور سے لکھا جائے تو ورق بھر جائیں اور دلائل علمی جو حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ جہانگیر اس کو کہتے ہیں کہ جو جہاں وجود پر تصرف رکھتا ہو اور یہ فرماتے ہو حضرت کے چہرۂ انور پر آثار غضب ظاہر ہوئے فرمایا کہ مراہاتھ ایک حسّ ہے میں اس دوسرے حواس سے کام لے سکتا ہوں۔

قلندر نے کہا بغیر آنکھ سے دیکھے ہوئے کیوں کر یقین ہو۔

حضرت نے ایک قاب کھانے سے لبریز منگوائی اور اپنا دستِ مبارک اس میں ڈال دیا۔ آپ کی انگلیوں نے سارا کھانا کھالیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ دیگ میں جس قدر کھانا ہے اٹھالاؤ۔ اس کو بھی آپ کی انگلیوں نے کھالیا۔ اسی طرح دیکھنے اور سننے اور سونگھنے اور کلام کرنے کی قوتیں آپ کی انگلیوں نے ظاہر ہوئیں۔

باوجود ایسی کرامات عظیم دیکھنے کے قلندر نے کہا کہ ہاں یہ تصرف دیکھا لیکن یہ خطاب بے ادبی سے خالی نہیں۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ آپ کی انگلی نے آواز دی کہ اے گدھے خطاب جہانگیری پر کیا اعتراض کرتا ہے میں جہان گیر ہوں۔

یہ بات جس وقت انگشت مبارک سے نکلی اسی وقت قلندر کے جسم سے روح پرواز کرگئی اور روسیا دنیا سے گیا۔ اس کے قلندران ہمراہی نے اس کا گور کفن کیا۔ حضرت کے بعض خلفاء شیخ کبیر اور قاضی رفیع الدین اور شیخ رکن الدین شہباز اور شیخ اصیل الدین سفید باز اور شیخ جمیل الدین جرہ باز ہر ایک شخص نے اس کرامت کو دیکھ کر دانتوں کے نیچے انگلی دبائی اور حضرت محبوب یزدانی کی ثناء وصفت کرتے ہوئے قدم مبارک پر سر رکھ دیا۔ مجلس عالی میں ایک شور مچ گیا کہ اس قسم کی کرامت آج تک کسی ولی سے ظاہر نہ ہوئی اور نہ سنی گئی۔

ہر پھل کے گٹھلی میں سوراخ

حضرت مولانا ابراہیم سرہندی نے لکھا ہے کہ محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے دست مبارک میں کھجور کی گٹھلیوں کے دانہ کی تسبیح تھی۔ ایام تعمیر روضہ مبارک میں ایک دن حضرت عمارت روضہ منورہ ملاحظہ فرمارہے تھے کہ دفعتاً نماز مغرب کا وقت آگیا۔ مؤذن نے آذان کہی۔ حضرت تیز قدم جماعت کے لئے چلے۔ حضرت کے ہاتھ میں جو تسبیح تھی اس کا ڈورا ٹوٹ گیا۔ دانے منتشر ہوگئے۔ بعد مغرب حضرت کے مرید نے تلاش کرکے تسبیح کے دانے جمع کئے۔ جب شمار کیا ایک دانہ کم تھا۔ ان کو ڈورے پر پروکر گرہ دے دی ۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت

کے مریدوں میں سے ایک صاحب وہ ایک گم شدہ دانہ بھی تلاش کر کے لائے۔ حضرت نے فرمایا کہ اب تو تسبیح کے دانوں پر گرہ لگ چکی۔ مگر آپ نے ایک دانہ کو متصل روضہ مبارک بو دیا اور فرمایا کہ میری تسبیح کی یادگار رہنا چنانچہ اس سے کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جب پھل لانے لگا تو ہر پھل کے گٹھلی میں سوراخ نظر آتا تھا۔ (سنوات الاتقیاء)

حضرت مولانا ابراہیم سرہندی لکھتے ہیں کہ جب میں آستانہ عالی حضرت محبوب یزدانی پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ درخت کھجور موجود تھا اور ہر دانہ کی گٹھلی میں قدرتی طور سے سوراخ ہوتا تھا اور اس کو حضرت کے اولاد اور دیگر معتدین تبرک سمجھ کر کھاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ مصنف سنوات الاتقیاء کے زمانہ تک وہ درخت موجود تھا۔

بھیڑے میں پھول لگتا اور نیب میں بھیڑہ پھلتا

محبوب ربانی اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی یہ کرامت عام طور پر بہت مشہور ہے کہ آپ کے آستانہ روح آباد میں ایک درخت بھیڑے کا لگایا تھا اور اپنی خانقاہ جائس (ضلع رائے بریلی اتر پردیش ہند) میں ایک درخت نیب کا نصب کیا تھا جو کچھوچھہ شریف سے چھ منزل کے فاصل پر واقع ہے۔ یہاں بھیڑے میں پھول لگتا وہاں نیب میں بھیڑہ پھلتا۔ جب سے آستانہ عالیہ درگاہ کچھوچھہ شریف پر بھیڑے کا درخت خشک ہوگیا تب سے جائس کے نیب میں بھیڑے نہیں پھلتے۔ شاذونادر کبھی کبھی ایک دو پھل اب بھی نیب میں پھل جاتے ہیں۔

وہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کے فرزند ہیں

قتلغ خاں خاص محل نے مخدوم زادہ حضرت نورالعین پاک کی نسبت کوئی بات جو ان کی دل ماندگی کا سبب بنی اور قتلغ خاں کو یہ توفیق نہ ہوئیں کہ کدورت رفع کرتا۔ ایک رات اپنے مکان کے بالا

خانے پر سویا ہوا تھا کہ تین قلندر چھری ہاتھ میں لیے ہوئے داخل ہوئے اور قتلغ خاں کو پکڑ لیا اور کہتے جاتے تھے کہ ہاں تو تو نے حضرت نورالعین کے بارے میں ناروا بات کہی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کے فرزند ہیں۔ قتلغ خاں نے معذرت کی اور ان قلندروں کے ہاتھ سے رہائی پائی صبح ہوئی تو قتلغ خاں حضرت قاضی حجت کو درمیان میں ڈال کر حاضر خدمت ہوا اور ابتدا میں بہت سے عذر پیش کیے۔

بتاتا چلوں کہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی مجلس میں کبھی کبھی شیخ زادگی سے متعلق گفتگو ہوتی تھی تو آپ فرماتے تھے کہ شیخ زادہ بہت کم راستے پر چلتا ہے۔ میں بھی شیخ زادہ رکھتا ہوں لیکن وہ شیخ کا جنا نہیں ہے اس کا کام شیخ جننا ہے دوسرے حضرات اپنے صلب سے پیدا کرتے ہیں میں نے عبدالرزاق نورالعین کو آنکھ سے پیدا کیا ہے حالانکہ میں اور بھی نسبتیں رکھتا ہوں۔ جیسا کہ لطائف اشرفی میں ہے کہ جب حضرت محبوب یزدانی نے نورالعین پاک کو اپنے ساتھ سمنان لے گئے اور وہاں اپنی بڑی بہن حضرت خدیجہ کا دودھ پلوایا جو طرح طرح کے فضائل واخلاق سے آراستہ تھیں تاکہ ظاہری نسبت بھی ظاہر ہو جائے۔ جب سید عبدالرزاق نورالعین کے دہن مبارک میں بہن کا دودھ ڈالا گیا تو حضرت نے فرمایا مجھے اس فرزند سے یہ نسبت اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میری خالہ زادہ بہن حضرت حسن گیلانی کی زوجہ ہے اور اس کے بطن سے یہ فرزند پیدا ہوا اور اب ہمارے اور اس کے درمیان جو نسبتیں ہیں اس کی شرح قطعی ناممکن ہے۔

دعائیں اور بشارتیں

حضرت مخدوم شیخ علاؤالحق گنج نبات پنڈوی قدس سرہ نے مخدوم سمناں کو خوشخبری سنائی کہ اے فرزند سید اشرف مبارک ہو! ہم نے تمہارے لئے حضرت پروردگار سے فرزند دینی عنایت کرنے کے لئے درخواست کی ہے۔ جو سلسلہ کا سرحلقہ اور تمہارے خاندان کا پیشوا ہوگا۔ اس کے باعث

تمہاری بزرگی کا شہرہ جب تک زمانہ اور اوراد ختم نہ ہو جائیں روئے زمین پر باقی رہے گا اور وہ فرزند تمہارے خاندان سے ہوگا نیز زبان مبارک سے یہ اشعار پڑھے:

تا رود بر صفحۂ گیتی نشان
از تقاضائے قضایت اے اُلہ
یا اللہ جب تک تیری تقدیر کے مطابق دنیا کے صفحے پر نشان باقی رہے
باد بر روئے زمیں آثار تو
دُر فشان و جاوداں چوں مہر وماہ (لطائف اشرفی ٥٦/٦١٩)
روئے زمیں پر تیرے آثار باقی رہے اور ہمیشہ چاند اور سورج کا مانند موتی برساتے رہیں

حضرت سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

میں نے سید عبدالرزاق کی اولاد کو خزانۂ الٰہی میں شریک کیا ہے اور حق تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ اگر نورالعین کی اولاد قانع ہو تو ان کو کسی کا محتاج نہ کرنا ان کی ادنیٰ سی توجہ سے لوگوں کے کام بن جائیں گے۔ اور فرمایا کہ میں حیات و ممات میں اپنی اولاد کے ساتھ ہوں وہ ہر گز ہر گز مجھ سے جدا نہیں ہے۔ (مکتوبات اشرفی)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دوانعامات عطا فرمائے ہیں ایک سَر اور دوسرا سِر یہ دونوں فرزند عبدالرزاق پر نثار ہوگئے۔ (لطائف اشرفی)

اے فرزند نورالعین! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہاری اولاد کے لئے دعا کی ہے ہمیشہ مسعود اور مقبول رہیں اور تمہاری اولاد میں دستور کے مطابق ایک فرد رجال الغیب میں سے اور ایک مجذوب ہوگا بلکہ ایک فرد پیدا ہوگا جس میں میرے احوال پیوست ہونگے۔ (مکتوبات اشرفی)

جو ہمارے فرزندوں کا دوست ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو ہمارے فرزندوں کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ہمارا دشمن وہ جملہ خاندان چشت اور دودمان اہل بہشت کا دشمن ہے۔ (لطائف اشرفی)

مٹی سونا بن گئی

ایک بار حضرت شیخ الاسلام والمسلمین الحافظ سید عبدالرزاق نورالعین الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ کو کیمیا بنانے کا شوق ہوا۔ آپ درگاہ روح آباد میں ایک کیمیا گر کے ساتھ صحرا میں نکل گئے۔ غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے حضرت نورالعین کے متعلق دریافت کی کہ نورالعین کہاں گئے ہیں؟

خادم نے جواب دیا: حضور وہ کیمیا گر کے ساتھ کیمیا بنانے کے شوق میں صحرا گئے ہوئے ہیں۔

حضرت نے نورالعین پاک علیہ الرحمہ کو بلوایا۔ جب نورالعین پاک حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا کہ نوالعین کہاں گئے تھے؟

نورالعین پاک علیہ الرحمہ نے کہا کہ حضور میں علم کیمیا کے شوق میں ایک کیمیا گر کے ساتھ روح آباد کے جنگل میں گیا تھا۔

حضرت قدس سرہ نے اسی وقت ایک مشت مٹی زمین سے لی اور پوچھا کہ نورالعین یہ کیا ہے؟

نورالعین پاک علیہ الرحمہ نے فرمایا: حضور مٹی ہے۔

آپ نے مٹھی میں بند کرکے اس پر تصرف کی نظر ڈالی اور مٹھی کھول دی اور پھر پوچھا کہ نورالعین دیکھو اب یہ کیا ہے؟

حضرت نورالعین پاک علیہ الرحمہ نے کہا کہ حضور سونا ہے۔

حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ نورالعین اپنے اندر وہ کشش اور خوبی بیدار کرو کہ جس چیز پر نظر ڈال دو سونا بن جائے۔ (کرامات محبوب یزدانی)

ایک نظر میں عالم دین بن گئے

امیر تیمور کے سرداران افواج میں ایک شخص امیر علی بیگ تھے۔ ترکستان کے سفر میں حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ان کے یہاں مقیم ہوئے۔ حضرت کے کمالات فقر کو دیکھ کر

یہ ایسے مست ہوئے کہ ترک امارت و ملازمت کرکے حضرت کے خدمتی بن کر سفر و حضر میں ساتھ رہنے لگے تھے۔ فوجی آدمی علوم ظاہر سے بے بہرہ تھے لیکن عشق الہی کی آگ جو حضرت کے فیض صحبت سے سینے میں فروزاں ہوگئی تھی اسرار لدنی کھلنے لگی۔ یہ حضرت کے ساتھ بارہ سال تک رہے ایک روز حضرت محبوب یزدانی نے حضرت نورالعین پاک سے فرمایا کہ امیر علی مدت سے ریاضت کررہے ہیں ان پر کوئی تصرف نہیں کیا گیا تم آج توجہ ڈالو تاکہ مجھے تمہارے تصرف کا اعتماد ہو۔ حضرت عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ نے تعمیل ارشاد کے لئے مراقب ہوئے تھوڑی ہی دیر نہ گزری تھی کہ امیر علی کے چہرے پر جلال درویشی اور آثار ولایت نمایاں ہونے لگے اور ان پر خروش کی کیفیت پیدا ہوگئی اور اسی عالم کلمات توحید ان کی زبان پر جاری ہوگئے۔ اتفاقاً اس وقت حضرت کی محفل میں چند علماء بھی موجود تھے۔ آپنے ان سے فرمایا کہ امیر علی جاہل محض ہے مگر اس وقت معرفت الہی کے سمندر میں غوطہ زن ہے آپ حضرات جس علم و فن کے مشکل سوالات اس سے کریں میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ صحیح جواب دیگا۔ چنانچہ علماء نے بے حد مشکل سوالات ہیئت و منطق کے پوچھے اور امیر علی نے تسلی بخش جواب دیا ۔ حضرت نے امیر علی بیگ کو اس واقعے کے بعد ابوالمکارم کا خطاب مرحمت فرمایا، یہ کچھ دنوں اور حضرت کے ساتھ تھے جب ریاضت و مجاہدے سے قابلیت پیدا ہوگئی تو حضرت نے انہیں خلافت سے ممتاز فرمایا اور خراسان کا صاحب ولایت بنا کر بھیجا۔ (محبوب یزدانی)

ایک قدرتی چشمہ جاری ہوا

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ محمد آباد گہنہ سے لوٹتے ہوئے ایک قریہ میں اترے جس کا نام آپ کے نام سے منسوب ہو کر اشرفپور ہوا یہ موضع شہر اعظم گڑھ سے تین کوس سمت شمال واق ہے۔ اسی موضع کے کنارے دکھن جانب لب سڑک ایک چھوٹا سا چشمہ جاری ہے۔ یہ مقام حضرت کو پسند آیا۔ ایک چلہ قیام کرکے یاد الہی میں مشغول رہے۔ اسی موضع کا زمیندار اجپوت تھا۔ اس

کا بیٹا ہنکار سنگھ نامی جنگل میں لب چشمہ جہاں حضرت چلہ کش تھے آپ کی زیارت کو آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کچھ کھائے گا۔

اس نے عرض کیا کہ اگر آپ کا پرشاد (تبرک) ملے گا ضرور کھاؤں گا۔

حضرت نے ایک جھاڑی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہاں جو کچھ کھانا ملے کھا لینا۔

وہاں جا کر دیکھا کہ عمدہ عمدہ قسم کے کھانے پُلاؤ، زردہ، بریانی، قورمہ، کباب۔ طرح طرح کے کھانے لذیذ چنے ہیں۔ خوب سیر ہو کر کھایا اور یہ کرامت حضرت کی دیکھ کر صدق دل سے ایمان لایا اور مسلمان ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوا۔ جب اپنے گھر گیا وہاں بھی معمولی گوشت جھٹکے کا پکا ہوا تھا۔ اس کو ناپسند کیا اور کہنے لگا کہ باباجی کے پاس جو سگوتی (گوشت) کھایا یہاں وہ کب میسر ہو سکتا ہے۔ اس کے گھر والے سب سمجھ گئے کہ یہ باباجی کے پاس سے کھانا کھا کر مسلمان ہو گیا۔ ان کو حضرت کی طرف سے اس قدر خوف غالب ہوا کہ گھر چھوڑ کر کہیں نکل گئے۔ ہنکار سنگھ نے خدمت عالی میں حاضر ہو کر گھر کا حال عرض کیا حضرت نے فرمایا غم مت کھاؤ۔ یہ موضع تم کو دئے جاتا ہوں۔ آج سے تمارا نام ہنکار خان ہوا۔ ایک دن ہنکار خان نے حضرت عالی میں عرض کیا کہ یہ چشمہ جو ہمارے موضع کے کنارے جاری ہے۔ بسبب زمین عمیق کے اس کا پانی ہمارے کھیتوں کو سیراب نہیں کرتا۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے اپنا انگوٹھا داہنے ہاتھ کا زمین پر رکھ دبایا۔ وہاں سے ایک قدرتی چشمہ جاری ہوا جو آبپاشی آراضی موضع کے لئے کافی ہو گیا۔ حضرت نے اس کا نام اشرف الماء رکھا۔ اب بہ شکل تالاب وہ مقام موجود ہے۔ اس کو گاؤں والے اشرف پوکھری کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

آپ لوگ کون ہیں؟؟؟

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جب روم میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک شخص آپ کی مخالفت کرتا تھا۔ پس پشت آپ کی غیبت کرتا تھا۔ جب آپ کی مجلس میں آیا تو حضرت شیخ رومی

نے اس کی نسبت حکایت فرمائی کہ کل رات میں نے یہ خواب دیکھا کہ بہت سے فرشتے آسمان سے زمین کی طرف ہاتھ میں پھاوڑا لئے ہوئے پکار رہے ہیں۔ "دور رہنا، دور رہنا" اور زمین کی طرف چلے آرہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں اور کہاں جارہے ہیں؟

ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ فرشتے ہیں اور اسی شخص کے گھر جاتے ہیں جس نے حضرت محبوب یزدانی کی غیبت کی ہے اور آپ سے انکار رکھتا ہے اور اس لئے جاتے ہیں کہ اس کے ایمان کی جڑ کو زمین سے کھود کر پھینک دیں اور اس کی حیات کی جڑ کو دنیا سے کاٹ دیں۔

ایک پاگل ہاتھی زنجیروں میں

ایک دن حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا گزر بازار دہلی میں ہوا۔ آپ عالم کیف میں تھے۔ سامنے سے ایک پاگل ہاتھی زنجیروں میں بندھا ہوا اور پانچ مادہ فیل ہر فیل بان بیٹھے ہوئے اس کے گرد تھے اور برچھی اور گرجیاں سے پاگل ہاتھی کو مار مار کر چلا رہے تھے۔ حضرت کے ہمراہیوں پر عجب خوف کی حالت پیدا ہوئی۔ یہ جرأت نہ تھی کہ حضرت سے عرض کریں۔ بازار والوں نے ہائے ہائے کرکے شور مچایا یہاں تک کہ حضرت ہاتھی کے پاس پہونچ گئے۔ اسی عالم کیف میں چلے جاتے تھے۔ ہاتھی نے ذرا بھی آپ کی طرف رخ نہ کیا اور آپ بے باک چلے گئے۔ آپ کا یہ تصرف دیکھ کر اہل بازار اور شہر والے متحیر ہوگئے۔

حضرت باباکمال الدین کی بلی

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ فضائل و کمالات شیخ نجم الدین کبریٰ فرمارہے تھے کہ انکی نگاہ تصرف سے کتا ولی ہوگیا تھا۔ حضرت کے خلیفہ قاضی رفیع الدین کے دل میں خطرہ گزرا کہ آیا اس زمانہ میں بھی کوئی ایسا ولی ہوگا جس کی تاثیر نظر سے جانور ولی ہو جائیں۔

حضرت کے قلب مبارک پر ان کا یہ خطرہ ظاہر ہوگیا۔ مسکرا کر فرمایا کہ شاید اس عالم میں ہو۔

حضرت کے مرید کمال جوگی کے یہاں ایک بلی پلی ہوئی تھی۔ کبھی کبھی حضرت کی نظر اس پر پڑ جاتی تھی۔ فرمایا کہ کمال جوگی کی بلی کہاں ہے۔ میرے سامنے لاؤ۔

جس وقت اس بلی کو حضرت کے سامنے لائے۔ حضرت محبوب یزدانی کچھ اسرار معرفت بیان فرمارہے تھے۔ کہتے کہتے ایک حالت گرم پر جوش طاری ہوگئی اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ حاضرین پر ایک ہیبت چھاگئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ حضور کے قلب مبارک سے روح پرواز کیا چاہتی ہے۔ کمال جوگی کا بلی کان لگا کر حضرت کے کلمات معرفت کو سن رہی تھی یہاں تک کہ اس کی حالت یہ ہوگئی کہ زمین سے قد آدم اچھل گئی اور از خود رفتہ ہوگئی۔ ایک پہر تک بیہوش پڑی رہی۔ جب ہوش میں آئی حضرت محبوب یزدانی کے قدموں پر بوسہ دینے گی اور آپ کے ارد گرد گھومنے لگی اس کے بعد جب کچھ کلام معرفت بیان فرماتے تو حضور کی مجلس میں آکر بیٹھتی اور سنتی اور جب کوئی مہمان خانقاہ عالی میں آتے تو ان کی تعداد کے موافق آواز دیتی۔ باورچی اسی قدر مہمانوں کا کھانا پکاتا اور بی بی گربہ کو باقاعدہ دستر خوان بچھا کر ہر قسم کا کھانا پیش کیا جاتا۔ حضرت اگر کسی اصحاب کو بلانا چاہتے تو بلی سے فرمادیتے۔ وہ ان کے مکان ہر جاکر آواز دیتی۔ وہ سمجھ جاتے کہ حضرت نے بلایا ہے۔

ایک دن حضور کی خانقاہ میں جماعت درویشاں مسافر آئے۔ بلی نے بعادت معمولہ تعداد درویشاں کے موافق آواز دی۔ مگر کھانا بھیجنے کے وقت ایک شخص زیادہ نکلا۔

حضرت محبوب یزدانی نے بلی کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ آج بلی نے کیوں کر خطا کی اور ایک مہمان زیادہ کی خبر کیوں نہیں کی؟

بلی فوراً باہر گئی ان مہمانوں کی جماعت میں پہونچی۔ ہر شخص کو سونگھتی تھی اور چھوڑ دیتی تھی۔ ایک شخص اس جماعت کا سر حلقہ تھا جب اس کو سونگھا تو اس کے زانوں پر جاکر بیٹھی اور پیشاب کر دیا۔

حضرت نے جب معائنہ کیا تو فرمایا کہ غریب بلی کا کچھ قصور نہیں۔ یہ مرد بے گانہ تھا۔ وہ درویش کھڑا ہوا اور حضرت کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کرنے لگا کہ بارہ سال سے میں مذہب دہریہ رکھتا ہوں اور مسلمانوں کے لباس میں رہتا ہوں اور بزرگوں کی خانقاہوں میں پھرتا ہوں اس نیت سے کہ کوئی میرا

نفاق ظاہر کرے تو میں اس کے ہاتھ مسلمان ہو جاؤں۔ آج حضرت کی بلی نے مجھے پہچان لیا۔ اب میں توبہ کرتا ہوں اور مسلمان ہو جاتا ہوں۔

سبحان اللہ! کیا فضل و کمال حق تعالےٰ نے حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کو عطا فرمایا تھا کہ جس کی تاثیر نظر سے بلی ولیہ ہو گئی اور حق و باطل میں فرق کر دیتی تھی۔

حضرت نے اس دہریہ کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اس کے بعد اس کو ضیافت اور مجاہدہ میں مشغول رکھا۔ جب تصفیہ باطن میں کامل ہو گیا تو تاج خلافت دے کر بندگان خدا کی ہدایت کے واسطے شہر استنبول بھیج دیا۔ بعد وصال حضرت محبوب یزدانی کے چند سال بی بی گربہ حضرت نورالعین صاحب سجادہ مخدوم زادہ کی خدمت میں رہی۔

ایک دن باورچی خانہ میں دیگ میں دودھ گرم ہو رہا تھا اس کی بھاپ جو چھت تک پہونچی ایک کالا سانپ دیگ میں میں گر گیا۔ باورچی کو اس کی خبر نہ تھی۔ بی بی گربہ بار بار دیگ کے کنارے پھر کر اشارہ کرتی۔ بارورچی کہتا کہ جب دودھ تیار ہو گا تجھے ملے گا تو کیوں گھبراتی ہے۔ یہاں تک کہ باورچی نے بی بی گربہ کو جھڑک دیا اور وہ سمجھی کہ باروچی میرا اشارہ نہیں سمجھتا۔ اگر یہ دودھ فقراء میں تقسیم ہو گا اس کے زہر سے لوگوں کی ہلاکت ہو گی۔ اس لئے ایک ہی مرتبہ میں کود کر دیگ میں جا گری اور شہید محبت ہو گئیں۔ جب دودھ پھینکا گیا تو کالا اور زہریلا سانپ نکلا۔

حاجی الحرمین حضرت سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس غریب بلی نے اپنی جان فقیروں پر قربان کر دی۔ اس کو ایک قبر کے اندر دفن کر دو اور اس کا روضہ تیار کر دو۔

چنانچہ مزار بی بی گربہ آستانۂ عالیہ سے پورب جانب مقام دارالامان میں موجود ہے اور ان کی مزار پر یہ تصرف ہے کہ اگر کسی کو جن یا شیاطین ستائے اور بی بی گربہ کے مزار پر جائے تو وہ آسیب زدہ چیختا ہے اور شور کرتا ہے کہ بی بی گربہ مجھ کو پنچہ مارتی ہے۔ میں توبہ کرتا ہوں کہ اب اس کو نہیں ستاؤں گا۔

میرا نام کیکل ہے

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ باارادۂ سفر حج روانہ ہوئے۔ حضور کے خدام مصاحبین جیسے مخدوم زادہ سید عبدالرزاق نورالعین، حضرت شیخ ابوالوفا خوازمی، حضرت خواجہ ابوالمکارم، شیخ الاسلام، بابا حسین، تنگر قلی ترکی، اور ابوالفضائل حضرت نظام الدین یمنی حضور کے ہمراہ تھے۔ بندر گاہ روم میں جب جہاز پر بیٹھے کسی قدر دریا کا راستہ طے کیا تھا کہ باد مخالف چلنے لگی۔ تین دن ہوگئے اور باد مخالف اسی طرح چلتی رہی۔ حضرت غوث العالم کو ایک عجیب و غریب حالتِ وجد و حال کی تھی بالکل حواس کی خبر نہ تھی مگر وہ پنج وقتہ نماز اور وظائف معمولی ادا فرماتے تھے لیکن ہمراہیوں کے دل میں یہ بات جمتی تھی کہ آپ آپے میں نماز ادا نہیں فرماتے ہیں بلکہ بے خودی میں۔ جہاز والوں کی بے چینی باد مخالف سے حد سے زیادہ بڑھی۔ حضرت کی خدمت میں لوگوں نے عرض کیا۔ آپ مسکرا کر فرمایا کہ مجذوب شیرازی کا شعر پڑھنا چاہیے اور زبان مبارک سے یہ فرمایا:

کشتی کشتگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینم آں یار آشنارا

ابھی یہ شعر زبان مبارک نہیں نکلا تھا کہ ہوا موافق چل پڑی اور جہاز تیزی کے ساتھ چلنے لگا۔

جب جہاز زیادہ راہ طے کر چکا تو حضرت نظام الدین یمنی کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ معرفت دل کی شرائط سے ایک شرط یہ ہے کہ دنیا کے ظاہر و پوشیدہ حالتوں سے خبردار ہو۔ یہ بارہا حضرت محبوب یزدانی کے دل پر کھل چکا ہے لیکن کوئی عارف اس زمانہ میں ایسا ہے جو دریا کے رہنے والوں اور عارفوں کی خبر دے۔

اس خطرہ کے پیدا ہوتے ہی حضرت نے اس خادم کی طرف خطاب فرمایا کہ فرزند نظام الدین! اس قدر جان لینا عارفان خدا کے نزدیک گھاس کے جاننے سے بھی کم ہے۔ ہم اسی گفتگو میں تھے کہ دریا کا پانی پھٹا اور ایک مرد ظاہر ہوا اور بولا کہ اے نظام الدین! میں ان مردوں میں سے ہوں جو دریا میں عبادت کرتے ہیں۔

آپ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اور کہاں رہتے ہو اور تمہارے طریقے میں مرید اور خلیفہ ہونے کا دستور ہے جیسا کہ خشکی کے اولیا میں ہے؟

بولا کہ: دریا میں ایک شہر ہے اس کو مدینۃ الاشرف کہتے ہیں اس میں ایک بزرگ ہیں جن کو شیخ درالبحر کہتے ہیں اور اپنے کو کمترین خلفاء اشرفی سے کہلاتے ہیں۔ دس ہزار آدمی ان کے مرید ہیں۔ جو طالبان صادق سے ہیں ان میں سے ایک میں ہوں اور میرا نام کیکل ہے۔

حضرت نظام الدین یمنی نے کہا کہ تمہارے پیر جن حضرت سے اپنے کو نسبت کرتے ہیں وہ اسی جہاز پر تشریف فرماہیں۔

اس بات کے سنتے ہی وہ دریا سے نکلا اور ایسا لباس پہنے ہوئے تھے کہ جو پریوں کے لباس سے مشابہ تھا۔ شرف قدمبوسی سے مشرف ہوا۔ حضرت محبوب یزدانی سے بہت سی باتیں کیں۔ قریب ایک پہر کے باہمی گفتگو رہی۔ حضرت کے ہمراہیوں میں سے کوئی بھی ان کی بات نہیں سمجھتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑا ہو جا

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے علم، نشانوں ،ماہی اور مراتب کا نزول جامع مسجد دمشق میں ہوا۔ آپ صحن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت عورت لاچینی ترک بار سال کے بچہ کو جس کی صورت نہایت حسین تھی آکر رونے لگی۔ جب حضرت نے دیکھا تو اس کی حیات سے ذرہ بھی باقی نہ تھا فرمایا کہ عجب کام ہے مُردوں کو زندہ کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا اور مجھ کو ہرگز یہ کام نہیں پہونچتا۔ عورت چوں کہ بے حد بے قرار تھی۔

عرض کیا کہ اولیاء اللہ جاں بخشی اور عطائے حیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے مظہر ہیں۔ جب اسکی بے چینی حد سے بڑھ گئی اور مایوس انتہا کو پہونچی تو حضرت غوث العالم محبوب یزدانی نے دریائے مراقبہ میں سر ڈالا اور صحرائے مشاہدہ کی راہ اختیار فرمائی۔ تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھایا اور کیفیت وجد کی حالت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑا ہو جا۔ کیوں کہ تیری ماں

مرے جاتی ہے۔ اس کا لڑکا کھڑا ہوا اور چلنے لگا۔ گویا اس کی روح جسم سے بالکل علاحدہ تھی ہی نہیں۔ اس بات کا شہرہ دمشق میں ہو گیا۔ لوگ ہر طرف سے ٹوٹ پڑے جب ہجوم زیادہ ہو گیا تو آپ نے اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کہ سامان سفر باندھو اور کوچ کرو یہاں رہنے سے ہماری اوقات میں خلل واقع ہو گا۔

سفید داغ والا مرید

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے ایک مرید جوہر نامی تھے ان کے بدن میں سفید داغ ظاہر ہوا اور سب سے بڑا بیمار سفید داغ والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔ ملک خراسان میں جس کے سفید داغ ظاہر ہوتا ہے اس کو شہر سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ جوہر نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ان لوگوں کے مجمع سے باہر نکل جاؤں اور عالم گمنامی میں چلا جاؤں۔ اگر اٹھارہ ہزار عالم کی بلائیں مجھ پر اترتیں تو آسان معلوم ہوتیں لیکن حضور کے قدموں سے جدائی اور آپ کے کلام لطیف سننے سے محرومی کے لئے نہایت دشوار ہے۔

جوہر کے اوپر حضرت نہایت مہربانی فرماتے تھے۔ یہ شخص بڑا قابل شاعر اور شیریں زبان تھا۔ جب اس نے حضرت کے سامنے اپنی بے قراری ظاہر کی تو حضور کے خاطر نازک پر اس نے اثر کیا۔

حضرت اور آپ کے ہمراہیوں کو جوہر کی آہ وازی سے رقت آگئی فرمایا تھوڑا پانی لاؤ۔ لوگ لے آئے۔ آپ نے لعاب، دہن مبارک سے نکال کر اس میں ڈال دیا۔ جوہر نے تھوڑا سا پی لیا اور بقیہ بدن پر ملا۔ اسی وقت سفید داغ مٹ گیا گویا کہ تھا ہی نہیں۔

اپنی حالت کسی سے نہ کہو

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نماز جمعہ ادا کر کے قصبہ سبھولی سے آتے تھے جب موضع سکندر پور پہونچے۔ فرمایا کہ اس گاؤں سے سیادت کی بو آ رہی

ہے۔ میر سید جمال الدین خورد سکندر پوری جو موضع مذکور کے زمیندار تھے۔ حضرت کی زیارت کے لئے آئے، فرمایا کہ سیادت کی خوشبو زیادہ آرہی ہے۔ ایک مدت کے بعد بوئے سیادت دماغ میں پہونچی۔ سید جمال الدین خورد کو حضرت کی زیارت سے پوری حسن عقیدت اور اصلی نیاز مندی ان کے دل میں جم گئی۔ اکثر اوقات خدمت بارگاہ عالی میں آتے تھے اور سید جمال الدین خورد کی دو تین پشتیں گزر چکی تھی کہ ہر پشت میں ایک ہی لڑکا پیدا ہوتا تھا۔ اسی بنا پر حضرت سے عرض کیا اور دل میں ارادہ کر رکھا کہ کسی دوسرے بزرگ سے بھی اس حاجت بر آوری کے لئے عرض گروں گا۔

ایک دن حضرت کو ایک قوی حالت پیدا ہوئی۔ سید جمال الدین خورد ایک پیر پر کھڑے ہوگئے اور نیاز مندانہ عرض کیا۔

فرمایا کہ اے میر تم کو مبارک ہو بال بچے بہت ہونگے۔ آئندہ کسی کے پاس تم نہ جاؤ اور اپنی حالت کسی سے نہ کہو اور مال بھی بہت ہوگا۔

حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ سید جمال الدین خورد بالکل ہم شکل حضرت نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جو آپ کو دیکھتا گویا کہ زیارت جمال نبی ﷺ سے مشرف ہوتا۔

دس برس تیرا لڑکا زندہ رہے گا

موضع سکندر ہور میں ایک بوڑھی عورت نے اپنے جاں بلب لڑکے کو لاکر غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے قدم پکڑ لئے کہ اس کے سوا میرے کوئی نہیں ہے۔ اللہ کی مرضی سے یہ مر رہا ہے۔ یہ لڑکا سب خوبیوں سے آراستہ تھا اللہ کے واسطے اس کے لئے دعا کیجئے۔ فرمایا کہ مادر مہربان میں اعیان ثابتہ (لوح محفوظ) میں دیکھا ہے تیرے بچے کی عمر کچھ بھی باقی نہیں رہی۔ اس نے کہا اگر میرا لڑکا جی اٹھتا ہے تو خیر ورنہ اپنی جان کو فرزند کے لئے حضرت کی خدمت میں نذر کرتی ہوں۔

حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایک سو بیس برس کی عمر دی ہے۔ دس سال اپنی عمر سے تیرے فرزند کو میں دیتا ہوں۔ آج کی تاریخ لکھ لے کہ دس برس تک تیرا لڑکا زندہ رہے گا اس کے بعد دنیا سے رحلت کرے گا۔

اسے کوئی نہیں کھول سکتا

حضرت شیخ اصیل الدین سفید باز فرماتے ہیں کہ غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا ایک مرید پیر علی نام کا جو ہزارہ کا رہنے والا تھا۔ سلوک میں شغل رکھتا تھا۔ بہت سے اعلیٰ مقامات اور بلند منازل کو طے چکا تھا لیکن ابھی اپنے اعیان ثابتہ کی سرحد تک نہ پہونچا تھا اور اس کے انجام کا نور انوار کے خاتمہ تک نہیں ہوا تھا۔

ایک دن حضرت کے بارے میں اور کچھ دل میں ایسا تردد لاحق ہوا جو بے اعتقادی اور نافرمانی کے سبب اس کے لئے ہو گیا اور کچھ بے ادبیاں بھی اس سے ہوئیں۔ ایک شخص نے اس کو حضور کے کان تک پہونچا دیا کہ پیر علی سے ایسا ناگوار امر ظاہر ہوا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ اس بزرگ خانوادۂ اور قدیم سلسلہ سے راندہ ہوا ہے اس کو اس دائرہ سے نکال پھینکیں۔

حضرت کو جس وقت جلال و قہر و ملال کا ظہور ہوتا تو کسی کی مجال نہیں رہتی کہ بارگاہ حضور کا محرم ہوتا۔ جب پیر علی نے معلوم کیا تو بعض مریدوں سے التجا کی کہ اس بارگاہ عالم پناہ میں میری خطا کی معافی چاہیں۔ ہر چند لوگوں نے کوشش کی تکدر کے بجائے صفائی ہوگی۔ بالآخر سفر کے لئے کمربستہ ہوا اور ہمدان کی طرف رخ کیا۔ جب میر سید علی ہمدانی کے پاس پہونچا اپنی حالتوں سے مطلع کیا تو فرمایا کہ جس دروازہ کو فرزند سید اشرف جہانگیر سمنانی نے بند کر دیا ہے ہم اس کو نہیں کھول سکتے۔ یہاں بھی عروس مقصود نے خلوت خانۂ تقدیر سے رونمائی نہ کی تو مایوس ہو کر پلٹا اور جہاں گیا کچھ عزت نہ پائی۔ آخرکار مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوا محنت و کلفت کی منزلوں اور مرحلوں کو قطع کرنے کے بعد حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی قدس سرہ النورانی کے پاس پہونچا۔ عرصہ تک حضرت شیخ کی خدمت میں مشغول رہا۔ پوری کوشش کرنے پر حضرت شیخ نے فرمایا کہ اے مردود! جس دروازہ کو میرے بھائی سید اشرف جہانگیر سمنانی نے

بند کر دیا ہے اسے کوئی نہیں کھول سکتا۔ آج روئے زمین پر کوئی نہیں ہے جو ان کے سامنے کھڑا ہو سکے۔ آخر پیر علی اپنی گردش تقدیر سے پھر خدمت عالی میں بغرض عفو تقصیر نہ حاضر ہو سکا اور دنیا سے نامراد روسیاہ گیا۔

مریدوں کی خبر رکھنا

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا ایک مرید گوہر علی نام کا تھا اور در حقیقت وہ درہائے شریعت اور ارکان طریقت کا جوہر اور موتی تھا ایک دن اس کو ہریٰ کے بازار میں گزرنا پڑا۔ ہریٰ کی عورتیں بے حد دلفریب ہوتی ہیں۔ تھوڑی دیر ایک عورت سے دو تین باتیں کیں جیسا کہ طبیعت بشری کا تقاضا ہے اس سے پاک ہو کر اسی وقت توبہ و استغفار کیا اور حضرت کی طرف لوٹا اور خدمت میں آکر بیٹھ گیا۔ آپ نے کچھ بھی اس کی طرف توجہ نہ کی۔ کچھ دیر کے بعد نصیحت فرماتے ہوئے جلال میں آگئے اور فرمایا کہ اس نادان کو دیکھو کہ بازار میں پھرتا ہے اور اچھی صورت کا نظارہ کرتا ہے۔ حضرت در یتیم نے لوگوں کی سزا ان کے سپرد تھی۔ حضرت قدوۃ الکبریٰ کے حکم سے فرمایا کہ گوہر علی کو مجلس سے باہر کرو۔

ایک قلندر نے ان کو پکڑ کے مقام حضور سے محروم کر دیا۔ چند روز اسی طرح گزر گئے تو حضرت در یتیم کو مددگار کیا اور حضرت محبوب یزدانی کی طرف رجوع کی۔ قلندروں کے قدیم رواج کے مطابق جوتوں کی جگہ کھڑا کر کے اس کی گوشمالی کرائی اور سب لوگوں نے اس کی خطا کی معافی طلب کی۔

حضرت محبوب یزدانی نے فرماتے ہیں کہ گمراہوں اور بیکاروں کے پیروں اور رہنماؤں کے لئے ضروری ہے کہ طالبوں کے خطرات دل سے واقف ہوں تاکہ ان کے دل میں شریعت اور طریقت کے خلاف خطرہ نہ ہو اور اس نیت سے جس میں ہمت کی کمزوری ہو علیٰحدہ کر دیں۔

جب وہ بالکل اچھے ہو گئے

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ زمین شرواں سے جب گزر رہے تھے اتفاقاً ایک گاؤں میں اترنا ہوا اور ساتھی لوگ مسجد میں اترے اور برف کی اس قدر بارش ہو رہی تھی کہ جس کی شرح ہیں ہو سکتی۔ کمال الدین جوگی کو رفع حاجت کا تقاضا ہوا۔ رات میں اٹھے اور ایک گوشے میں گئے۔ وہیں برف نے اس قدر سردی پہونچائی کہ بالکل حرکت نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی زندگی میں ایک سانس سے زیادہ باقی نہ رہی۔

حضرت تازہ وضو کر رہے تھے اور ابھی وضو سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کو سردی معلوم ہوئی اور اس قدر تیز کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ساتھیوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ باوجود سامان حرارت، خیمہ، اونی لباس، آگ اور فرش عمدہ کے اس درجہ سردی کیوں ہوئی۔ حضرت خواجہ ابو القاسم جو کہ حضرت کے خلیفہ تھے اور عارفوں کے مشرب سے خوب واقف تھے جان گئے کہ حضرت محبوب یزدانی دوسرے رنج سے رنجیدہ ہوئے ہیں۔ مسجد سے نکلے اور ساتھیوں کو تلاش کیا۔ معلوم ہوا کہ کمال الدین جوگی باہر نکلے ہوئے ہیں۔ ان کی تلاش میں گئے دیکھا کہ برف میں پڑے ہیں۔ ان کو اٹھا لائے اور آگ سے تپایا اور مختلف کپڑے ان کو پہنائے جب انہوں نے سردی اور برف کے اثر سے رہائی پائی۔ حضرت محبوب یزدانی بھی اپنی حالت پر پہ آئے۔ جب وہ بالکل اچھے ہو گئے تو آپ پر بھی اثر نہ رہا۔

محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی فرماتے ہیں کہ جب مرید صادق العقیدہ مرتبہ فنا فی الشیخ کو پہونچ جاتا ہے تو اس کے رنج و راحت کا اثر شیخ پر پہونچتا ہے۔

سانپ اور اژدہے کو عصا نے نگل لیا

حضرت شیخ ابو المکارم فرماتے ہیں کہ ایک بار غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے علم شاہی کا گزر اطراف سیلان میں ہوا۔ اس راستہ میں جا رہے تھے جو سانپوں اور اژدہوں سے بھرا ہوا تھا۔ ساتھیوں نے حضرت سے عرض کیا کہ راستہ پر خطر ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالے اس کا طے کرنا آسان ہو جائے گا۔

جب حضور قلندران ہمراہی کا گذر سانپوں اور اژدہوں پر ہوا، ایک اژدھا ظاہر ہوا جس کا قد و قامت ایسا تھا کہ ساری جماعت کو نگل جائے گا۔

حضرت محبوب یزدانی نے اپنا عصا کو اشارہ فرمایا۔ جتنے اژدہے اور سانپ تھے سب کو شیر کی شکل ہو کر نگل گئے۔

قافلہ میں اصحاب تصوف کے منکروں اور مخالفوں کا بھی ایک گروہ تھا۔ اس عجیب کرامت کی خبر پاکر انہوں نے کہا کہ عجیب جادو ہے جو اس گروہ فقراء سے ظاہر ہوا ہے اور انوکھا مکر ہے جو ان لوگوں سے صادر ہوتا ہے۔

ایک شخص نے یہ بات سن کر حضرت محبوب یزدانی کے گوش مبارک تک پہونچائی۔

آپ نے فرمایا کہ جنہوں نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر اتہام جادو اور مکر کے نہ چھوڑا بھلا مجھ کو کس طرح چھوڑیں گے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ ھذا سحر مبین اور جب کہ اس گروہ کو ایسے امر سے منسوب کرتے ہیں جس کی نسبت حضرت رسالت پناہ ﷺ کو کیا تھا تو سنت پر اس کا ثبوت سمجھنا چاہیئے تھا۔

تاریکی شب ظاہر ہوگئی ہے

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا یہ معمول تھا کہ بسبب شب بیداری اخیر وقت میں نماز عشاء ادا فرماتے۔ یعنی نماز ختم کرتے کرتے تہجد کا وقت آجاتا تھا۔ ایک مرتبہ سفر حج میں جارہے تھے اور اس مرتبہ جہاز میں چھ مہینے کامل گزر گئے ایک دن جہاز طوفان میں آگیا اور تین شبانہ روز طوفان میں رہا۔ ہمرائیان حضرت بیحد پریشان بدعا ہورہے تھے اور محبوب یزدانی بھی دعا و استغفار میں مشغول تھے۔ آپ کی دعا سے اللہ سبحانہ تعالی نے جب اس طوفان سے نجات بخشی۔ چوتھی شب کو حضرت نوافل اور اوراد معمولی بعد مغرب سے فارغ ہو کر ذکر معارف اور حقائق میں تیسرا حصہ رات کا

گزر گیا تھا۔ تین شبانہ روز کے جگے ہوئے تھے۔ حضرت کو نیند آگئی تھی یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہوگئی اور آسمان پر شفق نمایاں ہوگئی۔ جب لوگوں نے حضرت سے عرض کیا کہ صبح ہوگئی۔

آپ قدس سرہ نے فرمایا کہ "اللہ تعالے اپنے فقیروں کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ جہاز کی چھت پر جاکر دیکھو ابھی صبح نہیں ہوئی ہوگی"۔ یہ بات زبان مبارک سے نکلتے ہی سب نے دیکھا کہ تاریکی شب ظاہر ہوگئی ہے۔

حضرت محبوب یزدانی نے اٹھ کر استنجا کیا اور وضو کرکے نماز عشاء پڑھی۔ خدام والا بھی سب کے سب جلدی جلدی وضو کرکے سنت اور فرض اور نوافل مع اوراد معمولی حضرت کے ساتھ ادا کی۔ اس کے بعد حضرت نے کچھ آرام کیا۔ ایک گھنٹہ کے بعد صبح صادق ہوئی۔ سب نے باجماعت حضرت کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی۔

اس روز سے حضرت محبوب یزدانی نے اپنے اصحاب اور خدام سے ارشاد فرمایا کہ آئندہ نماز عشاء تاخیر کرکے کوئی نہ پڑھے اور حضرت نے اس کے بعد ہمیشہ تاحیات اپنی کبھی نماز عشاء میں تاخیر نہیں فرماتے تھے۔

سبحان اللہ! کیا شان اقدس حضرت محبوب یزدانی کی تھی۔ فی الحقیقت مردان ابوالوقت کے تابع وقت ہوتا ہے نہ کہ وہ تابع وقت کے ہوتے ہیں ایک دل میں ہزاروں تغیر ظاہر کرسکتے ہیں۔ عوام شان مردان الوقت کو نہیں سمجھ سکتے۔

نزول آفات ہونے والی ہے

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ فقیر مع خیمہ وخرگاہ اور قلندران ہمراہی کے ایام سرما میں یمن میں پہونچا۔ ایک مسجد میں اترا اور وہاں کے صلحاء سے ملے اور چند دن قیام کیا۔ شب برآت کے وقت ہم سب بیٹھے تھے کہ حضرت ابوالغیث یمنی میرے پاس تشریف

لائے اور فرمانے لگے کہ برادر اشرف امسال یمن میں نزول آفات اس قدر ہونے والی ہے جس کی برداشت نہیں ہو سکے گی۔

میں نے کہا کہ فقیر کو بھی اپنے کشف سے یہی ظاہر ہوا ہے۔ آپ نے بیان کرنے میں سبقت کی ورنہ میں خود بیان کرتا اور فرمایا کہ ہم اور آپ دونوں محبت کے ساتھ یہ بار اپنے اوپر اٹھائیں۔

کہا بہت خوب۔

دونوں بزرگ نے بتوجہ باطنی اپنے اوپر بار اٹھالیا۔

صبح کے وقت دونوں بزرگوں کی یہ حالت تھی کہ چہرۂ زرد آنکھیں سرخ تین دن تک یہی حالت رہی کہ طاقت جنبش نہ تھی۔

میں اشرف محبوب یزدانی کا مرید ہوں

حضرت سید شاہ عماد الدین اشرف عرف لکڑ شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو صاحب جذب کامل بزرگ تھے آپ علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ ملک دکن کے ایک مولوی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ مرید ہونے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

آپ نے جواب دیا کہ جب قبر میں جاؤ گے اس وقت تم کو خود معلوم ہو جائے گا۔

مولوی نے عرض کیا کہ قبر میں کیا ہو گا نکیرین سوال کریں گے۔ جاہلوں کو جواب دینا مشکل ہو گا۔ عالم کو کیا دقت ہو گی جو ماہر زبان عربی ہے۔ اس بات پر چند سال گذرے کہ ایک دن حضرت محبوب یزدانی وضو فرمارہے تھے۔ آپ وضو ہاتھ میں لے کر ایک طرف چھینٹا مارا اور یوں فرمایا کہ "کیوں نہیں کہتا میں اشرف محبوب یزدانی کا مرید ہوں۔"

یہ حالت دیکھ کر حاضرین کو حیرت ہوئی مگر کوئی دریافت نہ کر سکا۔ مگر ناز پروردۂ آغوش دولت جہانگیر حضرت حاجی الحرمین شیخ الاسلام سید ابوالحسن عبدالرزاق نورالعین الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی نے عرض کیا کہ حضور نے یہ خطاب کس طرف فرمایا اور پانی کیوں چھڑکا۔

فرمایا فرزند تم کو یاد ہو گا کہ ایک مولوی ملک دکن سے آیا تھا اور مجھ سے سوال کیا تھا کہ بیعت کرنے کا مدعا ہے۔ میں نے اس کو جواب دیا تھا کہ قبر میں اس کا حال معلوم ہو گا۔ اس کو اپنے علم کا غرور تھا۔ آج وہ شخص دنیا سے انتقال کر گیا۔ قبر میں نکیرین نے جب سوال کیا اس کا سارا علم بھول گیا اور جواب نہ دے سکا۔ مجھ پر میرے رب نے اس کا حال روشن کر دیا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ میرا ملنے والا مبتلائے عذاب ہو اس لئے میں اس کے منہ پر آب وضو چھینٹا مارا اور کہا کہ کیوں نہیں کہتا کہ میں اشرف محبوب یزدانی کا مرید ہوں۔ جب اس کی زبان میرے مرید ہونے کا اظہار ہوا تو ملائکہ نے رحم کیا اور کہا کہ یہ ان کا مرید ہے جن کے واسطے ملکوت سمٰوات پر فرشتوں کے ندا کی تھی کہ اشرف محبوب یزدانی ہے۔ غرض کہ وہ عذاب سے بچ گیا۔

سبحان اللہ! کیا شان اولیاء اللہ کی ارفع و اعلیٰ بتائی گئی ہے۔

غوث کچھوچھہ حضرت علامہ صوفی سید شاہ گل میاں مصباحی اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

کرنی ہے تیرے عشق میں عمر بسر جو ہو سو ہو
تیرے نثار اشرفا جان و جگر جو ہو سو ہو

راہ وفا میں مٹ ہی کے پائیں گے دل کی ہم مراد
دل میں بنالیا تیرے حسن نے گھر جو ہو سو ہو

دن میں نہ وہ قرار ہے رات میں اب نہ وہ سکوں
اپنا تو کام کر گئی تیری نظر جو ہو سو ہو

چھوڑ کے مدرسے کو ہم آ گئے سوئے میکدہ
ہم نے شراب بے خودی پی لی اثر جو ہو سو ہو

اشرفی گل نے پی لیا جام تیری نگاہ سے
خود کا نہ ہوش مجھے دل کی خبر جو ہو سو ہو

بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ سے ملاقات

غوثیت کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہونے کے علاوہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے حضرت سیدنا ابو الرضا حاجی رتن ابن ہندی رضی اللہ عنہ کے دیدار و ملاقات کا شرف بھی حاصل فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں اور آپ نے براہ راست بارگاہ رسالت سے فیض حاصل کیا اور پھر اسے آگے پھیلایا جلیل القدر علماء صوفیاء نے آپ سے کسب فیض کیا۔ "حضرت ابو الرضا المعروف رتن بابا رضی اللہ عنہ ریاست پٹیالہ کے شہر بتھنڈا ضلع فیروزآباد (ہندوستان) میں رہتے تھے آپ رسول ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے اور ہندوستان سے عرب جاکر رسول خدا کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے تقریباً آٹھ سو سال عمر پائی"۔ (مراۃ الاسرار صفحہ ٦٥٦)

تاریخ میں ہے خطہ ہند سے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا گیا لیکن اس وقت بھی اس خطہ میں اس معجزہ کی تصدیق اسے نصیب ہوئی جس کا ازل سے ستارہ سفید تھا ان میں ایک بابا رتن ہندی بھی تھے۔ آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوکر دین اسلام قبول کیا جس کے لئے بعد میں تاجدار عرب و عجم ﷺ نے طویل عمر کی دعا کی جو چھ سو بتیس سال تک زندہ رہے۔

آپ کی عمر شریف میں اختلاف ہے مختلف مؤرخین نے تقریباً آٹھ سو سال اور چھ سو بتیس سال لکھے ہیں جیسا کہ صاحب قاموس اور دیگر مؤرخین اسلام نے کتب و تواریخ میں اس کا ذکر کیا ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے جلد اول "کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ" میں بابا رتن ہندی کے حالات زیادہ تفصیل سے لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا رتن ہندی نے چھ سو بتیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

٦٧٥ ہجری میں محمود بن بابا رتن ہندی نے خود اپنے والد کی تفصیلی حالات اور ان کا "معجزۂ شق القمر" کا مشاہدہ کرنا، ہندوستان سے بلاد عرب جانا اور مشرف اسلام ہونا بیان کیا ہے۔

فاضل ادیب صلاح الدین صفوی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے اور امام العلامہ شمس الدین بن عبدالرحمن صانع الحنفی نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے قاضی معین عبدالمحسن بن قاسم قاضی جلال الدین بن ہشام سے ۷۳۷ ہجری میں سنا کہ قاضی نورالدین بیان کرتے ہیں کہ میرے جد بزگوار حسن بن محمد نے ذکر کیا ہے کہ مجھ کو سترھواں برس تھا جب میں اپنے چچا اور باپ کے ساتھ بسلسلہ تجارت خراسان سے ہندوستان گیا اور ایک مقام پر ٹھہرا جہاں ایک عمارت تھی دفعتہً قافلہ میں شور و غل پیدا ہوا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عمارت بابا رتن کی ہے وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کے سائے میں بکثرت لوگ آرام پاسکتے تھے جب ہم اس درخت کے نیچے گئے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ اس درخت کے نیچے جمع ہیں ۔ہم بھی اسی غول میں داخل ہوئے ہم کو دیکھ لوگوں نے جگہ دی جب ہم درخت کے نیچے بیٹھ گئے ایک بڑی سی زنبیل درخت کی شاخوں میں لٹکی ہوئی دیکھی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس میں بابا رتن ہیں جنہوں نے رسالت مآب ﷺ کی زیارت کی ہے۔ حضور ﷺ نے ان کے لئے چھ مرتبہ طویل عمر کی دعا کی۔ یہ سن کر ہم نے ان سے کہا کہ زنبیل اتارو تا کہ ہم اس شخص کی زبان سے کچھ حالات سنیں۔

تب ایک مرد بزرگ نے اس زنبیل کو اتارا زنبیل میں بہت سی روئی بھری ہوئی تھی جب اس زنبیل کا منہ کھولا گیا تو بابا رتن نمودار ہوئے جس طرح مرغ یا طائر کا بچہ روئی کے پہل سے نکلتا ہے پھر اس شخص نے بابا رتن کے چہرہ کو کھولا اور ان کے کان سے اپنا منہ لگا کر کہا کہ جد بزرگوار یہ لوگ خراسان سے آئے ہیں ان میں اکثر شرفاء اور اولاد پیغمبر ہیں ان کی خواہش ہے کہ آپ ان سے مفصل بیان کریں کہ آپ نے کیونکر رسول خدا ﷺ کو دیکھا اور حضور ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا تھا۔ یہ سن کر بابا رتن ہندی نے ٹھنڈی سانس بھری اور اس طرح زبان فارسی میں تکلم کیا جیسے شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔

بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کا بیان: میں اپنے باپ کے ساتھ کچھ مالِ تجارت حجاز لے کر گیا اس وقت میں جوان تھا جب مکہ کے قریب پہونچا بعض پہاڑوں کے دامن میں دیکھا کہ کثرت بارش سے پانی بہ رہا ہے وہیں ایک صاحبزادے کو دیکھا کہ جن کا نہایت غمگین تھا رنگ کسی قدر گندم گوں تھا اور دامن کوہ میں اونٹوں کو چرا رہا تھا۔

بارش کا پانی جو ان کے اونٹوں کے درمیاں زور سے بہہ رہا تھا۔ اس سے صاحبزادے کو خوف تھا کہ نکل کر اونٹوں تک کیسے پہنچوں۔ یہ حال دیکھ کر مجھے ملال ہوا اور بغیر اس خیال کے میں ان صاحبزادے کو جانتا پہچانتا اپنی پیٹھ پر سوار کر کے اور سیلاب کو طے کر کے ان کے اونٹوں تک پہنچا دیا جب میں اونٹوں کے نزدیک پہنچ گیا تو میری طرف بنظر شفقت دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا:

بارك الله فی عمرك	اللہ جل جلالہ آپ کی عمر میں برکت دے۔
بارك الله فی عمرك	اللہ جل جلالہ آپ کی عمر میں برکت دے۔
بارك الله فی عمرك	اللہ جل جلالہ آپ کی عمر میں برکت دے۔

میں وہیں ان صاحبزادہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور مال تجارت فروخت کر کے اپنے وطن واپس آ گیا۔

ظہور معجزئہ شق القمر: وطن واپس آنے کے بعد اپنے کاروبار میں مگن ہو گیا اس پر کچھ زمانہ گزر گیا کہ حجاز کا خیال ہی نہ رہا۔ ایک شب میں اپنے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ چودھویں رات کا چاند آسمان پر چمک رہا تھا دفعتہً کیا دیکھتا ہوں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا مشرق میں غروب ہو گیا اور ایک مغرب میں۔ ایک ساعت تک تیرہ تاریک رہی رات اندھیری معلوم ہوتی تھی۔ وہ ٹکڑا جو مشرق میں غروب ہوا تھا اور وہ ٹکڑا جو مغرب میں غروب ہوا تھا اور وہ مغرب سے نکلا تھا آسمان پر آ کر مل گئے چاند اصلی حالت میں ماہ کامل بن گیا۔ میں اس واقعہ سے بڑا حیران تھا اور کوئی سبب اس عقل میں نہیں آتا تھا یہاں تک کہ قافلہ ملک عرب سے آیا اس نے بیان کیا کہ مکہ میں ایک شخص ہاشمی نے ظہور کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام عالم کے واسطے خدا کی طرف سے پیغمبر مقرر ہوں اہل مکہ نے دعویٰ کی تصدیق میں مثل دے دیگر معجزات انبیاء کے معجزہ طلب کیا کہ چاند کو حکم دے کہ آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائے ایک مشرق میں غروب ہو اور ایک مغرب میں اور پھر دونوں اپنے اپنے مقام سے آ کر آسمان پر ایک ہو جائے جیسا کہ تھا اس شخص نے بقدرت خدا ایسا کر کے دکھایا۔ جب مجھ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو میں نہایت مشتاق زیارت ہوا کہ خود جا کر اس شخص کی زیارت کروں چنانچہ میں سفر کا سامان درست کیا اور کچھ مال تجارت ہمراہ لے کر روانہ ہوا اور مکہ میں پہنچ کر اس شخص کا پتہ دریافت کیا لوگوں نے مکان اور دولت

کدہ کا نشان بتایا۔ میں دروازے پر پہونچا اور اجازت طلب کر کے داخل حضوری ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ شخص وسط خانہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ چہرہ نورانی چمک رہا ہے اور ریش مبارک سے نور سا مع ہے۔ پہلے سفر میں میں نے جب دیکھا تھا اور اس سفر میں جو میں نے دیکھا مطلق نہیں پہچانا کہ یہ وہی صاحبزادے ہیں جن کو میں نے اٹھا کر سیلاب سے باہر نکالا تھا۔ جب میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا تو میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور مجھے پہچان لیا اور فرمایا وعليك السلام ادن منی اس وقت ان کے پاس ایک طبق پر از رطب رکھا تھا اور ایک جماعت اصحاب کی گرد بیٹھی ہوئی تھی اور نہایت تعظیم کے ساتھ ان کا احترام کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر میرے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں آگے نہ بڑھ سکا۔ میری یہ حالت دیکھ کر انہوں نے فرمایا "میرے قریب آ۔ پھر انہوں نے فرمایا کھانے میں موافقت کرنا متقضیات مروت ہے اور باہم نفاق کا پیدا کرنا ہے۔ بے دینی و زندقہ ہے۔ یہ سن کر میں آگے بڑھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور کھانے میں رطب کا شریک ہوا۔ وہ اپنے دست مبارک سے رطب اٹھا کر اٹھا کر مجھے عنایت فرماتے تھے علاوہ اس کے جو میں نے اپنے ہاتھ سے چن چن کر کھائے چھ رطب انہوں نے عنایت فرمائے پھر میری طرف دیکھ کر بہ تبسم اشارہ فرمایا کہ تو نے مجھے نہیں پہچانا میں نے عرض کیا کہ مجھے مطلق یاد نہیں شاید کہ میں نہ ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے اپنی پیٹھ پر سوار کر کے مجھے سیل رواں سے پار نہیں اتارا تھا اور اونٹوں کی چراگاہ تک نہیں پہونچایا تھا۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا کہ اے نوجوان خوش رو بے شک صحیح ہے۔ پھر ارشاد فرمایا داہنا ہاتھ بڑھا میں نے اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا انہوں نے بھی اپنا ہاٹھ بڑھایا اور مصافحہ کر کے ارشاد فرمایا اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد رسول الله (ﷺ) میں نے اس کو ادا کیا۔ حضور ﷺ بہت مسرور ہوئے جب میں رخصت ہونے لگا تو حضور ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا بارک اللہ فی عمرک میں آپ سے رخصت ہوا میرا دل بسبب ملاقات اور بسبب حصول شرفِ اسلام بہت مسرور تھا۔ حضرت محمد ﷺ کی دعا کو حق تعالیٰ نے مستجاب فرمایا اس وقت عمر شریف چھ سو برس سے کچھ زیادہ ہے اس بستی میں جتنے لوگ ہیں وہ میری اولاد اور اولاد کی اولاد ہیں۔ (ہندوپاک نگاہ نبوت میں صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:"وقتی کہ ایں بملازمت حضرت ابوالرضا رتن رسید داز انواع لطائف ایشاں بہرہ مند شدہ یک نسبت خرقہ ایں فقیر بحضرت رتن میرسد وادرا بحضرت رسول اللہ ﷺ۔ (لطائف اشرفی فارسی ۱/۳۷۸ مکتبہ سمنانی کراچی)

اس لحاظ سے آپ تابعی ہوئے اور اس امتیازی وصف نے حضرت مخدوم قدس سرہ کی ذات گرامی کو جملہ مشائخ کے درمیان منفرد اور بے مثال بنادیا۔ حضرت حاجی رتن رضی اللہ عنہ کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد اول صفحہ ۲۲۵ تا ۲۳۲)

حضرت شیخ ابولرضا بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا کچھ لوگوں نے انکار کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ ہجرت نبوی سے تین سو بیس سال بعد پیدا ہوئے صاحب مراۃ الاسرار نے ان انکار کرنے والوں میں میر جمال الدین محدث کا نام ذکر کیا ہے لیکن ہمارے نزدیک دو مستند ہستیاں اس بات پر شاہد ہیں ایک حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی اور دوسرے غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی مکتوبات اشرفی میں سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نے ۲۸ ویں مکتوب میں ان کا ذکر ہے۔

بہر حال حضرت بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کی صحابیت مسلم ہے اس کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

۱. بابا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کا قصہ جو ۶۰۰ ہجری میں ظاہر ہوا اور دعویٰ لقائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیا۔ نفحات الانس صفحہ میں مذکور ہے۔

(نفحات الانس صفحہ ۶۵۶ از حضرت مولانا نورالدین عبد الرحمن جامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ)

۲. حضرت علامہ مجد الدین شیرازی صاحب قاموس نے ان کو صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔

۳. حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ اجمیر سے چل کر بھٹنڈا میں قیام پزیر ہوئے یہاں ان کی ملاقات ابو الرضا رتن ہندی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضور ﷺ کی عطا کردہ کنگھی کی زیارت کی بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ عبد اللہ اور محمود جو بابا رتن ہندی کے صاحبزادے

ہیں ان سے بھی ملاقات کی۔ ان دونوں حضرات نے بتایا کہ میرے بابا نے تمر ہندی ہدیۂ حضور کی تھیں اور سرکار دوعالم ﷺ نے پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر طویل عمر کی دعادی تھی۔ (مدار اعظم صفحہ ۴۴)

۴. حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی قدس سرہ النورانی اور غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کا ان سے ملاقات کرنے اور اس پر فخر کرنے اور نسبت اخذ خرقہ کا ان سے ثابت کرنے قصص لطائف اشرفی میں مذکور ہیں۔

(بحوالہ: طویل العمر لوگ صفحہ ۱۹۔ ہندوپاک نگاہ نبوت میں صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

۵. حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کی حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی قدس سرہ جو سابق میں آپ کے والد ابوالسلاطین سلطان سید ابراہیم قدس سرہ کے وزیر تھے۔ ایک جنگ میں آپ پر جذبۂ سلوک پیدا ہوا۔ اوئل عمر میں ترک وزارت کر کے فقر اختیار کیا۔ آپ کو حضرت شیخ نورالدین شیخ ابراہیم اسفرائی قدس سرہ سے بیعت وارشاد حاصل ہوئی ان کو حضرت شیخ احمد خرقانی قدس سرہ سے اور ان کو حضرت شیخ علی لالا قدس سرہ سے اور ان کو حضرت شیخ ابوالرضا رتن ہندی رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی اور حضرت شیخ لالا قدس سرہ سے ایک سو چودہ مشائخ سے خرقۂ خلافت وارشاد حاصل کیا تھا۔ آپ کے انتقال کے بعد ایک سو تیرہ مشائخ کے خرقہ نکلے اور چودھواں تبرک ایک کاغذ میں لپٹا ہوا ملا جس کے اوپر لکھا تھا:

هذا مشط من امشاط رسول الله صلى الله عليه وسلم وصل الى هذا الضعيف من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا لخرقة وصل من ابى رضا رتن الى هذه الفقير۔ ترجمہ: یہ سرکار ﷺ کے کنگھوں میں سے ایک کنگھا ہے جو اس ضعیف کو صحابی رسول کے ذریعہ سے پہونچا ہے اور یہ خرقہ ابوالرضا رتن کی جانب سے اس فقیر تک پہونچا۔

جس وقت امیر تیمور گرگانی نے حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملازمت حاصل کیا اس وقت نسبت درازی عمر حضرت حاجی رتن رضی اللہ عنہ دریافت کیا تو حضرت نے فرمایا کہ بے شک وہ صحابی رسول ﷺ تھے میں نے ان سے ارشاد حاصل کیا اور انہوں نے مجھ کو اپنا خرقہ مرحمت فرمایا اور فقیر نے ان سے تصحیح حدیث بھی کی ہے۔

المختصر جب ایک ایسا ولی اللہ، قطب الاقطاب، غوث العالم، وارث ولایت محمدیہ اور تمام روئے زمین کے اولیاء اللہ کا سردار ہو اور وہ ان کی صحابیت اور درازی عمر کی تصدیق فرمائیں تو اب علماء ظواہر کو ان کی درازی عمر کی نسبت کلام کرنا مناسب نہیں۔

٦. حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی صابری عباسی العلوی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۰۹۴ ہجری) فرماتے ہیں کہ لیکن ہمارے لئے دو عارف کامل گواہ کافی ہیں ایک حضرت رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی جنھوں نے اس روایت کی تصدیق کی ہے اور دوسرے حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مزید آپ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہ السلام نے بھی حیات جاوداں پائی ہے۔ (مراۃ الاسرار صفحہ ٦٥٧)

الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ میں حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور کے زمانہ میں اور آپ کے اصحاب میں ایسے ایسے لوگ تھے جنکی عمر زیادہ تھیں چنانچہ ذیل میں ان حضرت کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت ربیع بن صبع بن وہب بن بغیض بن مالک بن سعد بن عدی بن فرازۃ الفرازی انکی عمریں تین سو (۳۰۰) سال کی ہوئی ساٹھ سال اسلام میں رہے۔ (الاصابہ ۱/۳۷۲)

حارثہ بن عبید الکلبی ان کی عمر پانچسو (۵۰۰) سال کی ہوئی۔

حبدہ بن معاویہ بن القشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ العامری یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد کہتے کہ میں نے خراسان میں حبدہ کو دیکھا تھا۔ یہ بہترین حکیم الفقّیہ کے دادا ہیں یہ زمانہ جاہلیت میں تھے اور بشر جو حاکم عراق تھے ولید بن عبد الملک کے زمانہ ۹۶ ہجری میں وفات پائی انہوں نے زمانہ جاہلیت میں جب یہ عمرہ کرنے مکہ معظمہ گئے ہیں تو دیکھا کہ ایک بوڑھے شخص طواف کررہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ اے پروردگار میرے سوار محمد کو واپس کردے۔ اے رب اس کو لوٹالا اور میرے اوپر احسان کر۔ میں نے کہا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ سادات بنی ہاشم کے سردار عبد المطلب ہیں۔ میں نے کہا یہ محمد کون ہیں لوگوں نے کہا محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ان کے پوتے ہیں اور وہ ان کے محبوب ہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں نے دیکھا کہ وہ صاحبزادے یعنی حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والثنا تشریف لے آئے۔ ابو حاتم سجستانی کہتے ہیں کہ حبدہ ایک ہزار مرد عورت کے علم تھے اس حساب سے اس کی عمر کا اندازہ لگالینا چاہیئے کہ جناب عبد المطلب کا زمانہ اور ولید بن عبد الملک کا زمانہ کتنا فاصلہ رکھتا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ہشام بن عبد الملک کی خلافت میں انتقال ہو جبکہ اسد بن عبد اللہ قشری کی حکومت خراسان پر تھی۔ (الاصابہ ۱/۴۶)

آمد بن ابد حضری کی تین سو سال کی عمر تھی جب ان کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ تم نے ہاشم بن عبد مناف امیہ بن عبد الشمس کو دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کیا کام کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تجارت کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہاری کچھ خواہش ہے کہ میں اس کو پورا کروں۔ انہوں نے کہا کہ میری جوانی لوٹا دیجئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے، ۔ حضرت آمد نے کہا تو مجھ کو جنت دلوا دیجئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بھی میرے اختیار میں نہیں ہیں۔ اسوقت حضرت آمد بولے کہ تمہارے اختیار میں نہ دینا ہے نہ آخرت پھر تم سے سوال کرنا فضول ہے آپ مجھ کو میرے گھر پہونچا دیجئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں یہ ہو سکتا ہے اور انکو ان کے مکان پر پہونچا دیا گیا۔ (الاصابہ ۱/۱۱۲)

ابن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جردۃ بن رسید بن عمرو بن تمیم الحکیم المشہور بہ حنظلہ بن ربیع بن الصیفی کے چچا تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں ان کی عمر تین سو سال کی ہوئی۔ اور ان کے والد صیفی کے دو سو ستر سال کی ہوئی بعض کہتے ہیں کہ اکثم کی عمر ایک سو نوے سال کی ہوئی مگر یہ قول ضعیف کر کے لکھا ہے جب حضور سرور کائنات مبعوث ہوئے ہیں تو اکثم نے چاہا کہ حاضری دربار نبوی ہو مگر ان کی قوم نے منع کیا آخر انہوں نے دو شخصوں کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا یہ دونوں جب حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ ہم اکثم بن صیفی کے قاصد ہیں وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ کون ہیں اور آپ کا کیا دعویٰ ہے اور کس لئے آپ آئے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ سنکر فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ ہاشمی ہوں اور میں خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہوں اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان یہ سن کر ان دونوں نے آکر سب حال اکثم کو سنایا اکثم نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا یہ صاحب اچھی باتوں کو تعلیم دیتے ہیں تم لوگ جاؤ اور اسلام قبول کر کے سردار بن جاؤ۔ پیچھے نہ رہ جانا اس کے بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا مرتے وقت یہ نصیحت کی کہ تم لوگوں کو خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور صلہ رحمہ کی ہدایت کرتا ہوں۔ (الاصابہ ۱/۶۲)

حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسی کی عمر تین سو پچاس (۳۵۰) سال کی ہوئی دو پچاس سال میں تو کسی کو شک نہیں ہے امام ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی کی عمر کے متعلق بہت سے اقوال دیکھے ہیں سب سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سو پچاس سال سے زائد عمر ہوئی باقی اختلاف جو ہے وہ اس زیادتی میں ہے۔ چنانچہ میری تحقیق یہ ہے کہ اسی سال اور زندہ رہے اس حساب تین سو تینتیس سال کی عمر ہوتی ہے۔

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار مکنپوری رضی اللہ عنہ کی **عمر** با اختلاف روایات پانچ سو چھیانوے (۵۹۶) سال تھی۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر حضرت بابا رتن ہندی کی عمر چھ سو بتیس سال ہوئی تو کیا تعجب ہے۔

وصال مبارک

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اپنی زندگی سیاحت و تبلیغ دین میں گزاری اور سیاحت کے دوران کئی سو بزرگان دین سے فیض حاصل کیا۔ سن ۸۰۸ ہجری میں ہندوستان میں ہندوؤں کے مقدس مقام اجودھیا کے قریب پہنچے اور کچھوچھہ شریف میں اپنی خانقاہ قائم کی۔ محرم الحرام کا چاند دیکھ کر آپ نے بڑی طمانیت کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا" کاش جد مکرم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موافقت جلد نصیب ہوتی اسکے بعد آپ کی طبعیت ناساز ہوگئی تو ان ہی ایام میں مخدوم زادہ نور قطب عالم سیر وسیاحت کرتے ہوئے وہاں پہونچے۔ ان کے علاوہ اس علاقے دوسرے مشائخ بھی آ پہونچے۔ جب حضرت نور قطب عالم پنڈوی قدس سرہ نے ازراہ شفقت دعا کی کہ حق تعالیٰ ہمارے بھائی کو شفا عطا فرمائے کیونکہ آپ باعث ہدایت خلق ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ اب مخدوم زادہ کی عمر زیادہ ہو کیونکہ میرے اور محبوب کے درمیان اب زیادہ حجاب حائل نہیں ہے کیا مخدوم زادہ یہ نہیں چاہتے کہ دوست دوست سے جا ملے۔

یہ بات سن کر خلقت میں شور برپا ہوا، ماہ مذکورہ کی پندرہ کو تمام اقطاب، ابرار، اخیار، ابدال، اوتاد اور سب رجال غیب طبع پرسی کے لئے حاضر ہوئے اور صحت جسمانی کے لئے دعا کی تو آپ نے فرمایا تم لوگ بہتر جانتے ہو کہ حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنا محبوب کہا ہے اور بارہ سال ہوئے ہیں کہ اس نے زمین و آسمان کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دی ہیں کہ اس میں تصرف کروں لیکن ادب کے خاطر میں نے کوئی تصرف نہیں کیا۔ حق تعالیٰ نے زندگی کا اختیار بھی میرے ہاتھ میں دیا ہے کہ اگر چاہوں تو زندہ رہ جاؤں لیکن اس خاکدان سفلی میں کب تک رہوں گا اب میری خواہش ہے کہ گلزار علوی کی طرف پرواز کروں۔ (مراۃ الاسرار صفحہ ۱۰۵۶)

صاحب مراۃ الاسرار فرماتے ہیں کہ سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے فرمایا کہ جو شخص خلوص دل کے ساتھ میری قبر پر آئیگا۔ ان شاء اللہ ہر گز خالی نہیں جائے گا اور اس مقام پر ولایت ظاہری اور باطنی کے عزل ونصب کے لئے اکثر رجال اللہ کا مجمع رہے گا چنانچہ یہ بات آج تک اہل

بصیرت پر ظاہر ہے۔ واضح رہے کہ جب اس فقیر کاتب حروف (عبدالرحمٰن چشتی صابری عباسی) کے دل میں حضرت خواجہ خضر علیہ السلام اور دوسرے رجال اللہ کی زیارت کی خواہش ہوئی اور بے قرار ہوا تو حضرت خواجہ معین الدین والدین چشتی قدس سرہ نے مجھ سے فرمایا کہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی کے مزار پر جاؤ۔ وہاں تمہاری مراد پوری ہو جائے گی۔ بندہ نے عرض کیا کہ وہاں جانا ضروری ہے۔ فرمایا، ہاں بابا۔ حضرت حق سبحانہ تعالے نے ہر جگہ کو ایک خاص برکت اور خاصیت بخشی ہے اور ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر فرمایا ہے۔ پس اسی وقت ہر اس جگہ جانا چاہیے تاکہ مراد حاصل ہو۔ پس یہ فقیر ۱۰۳۴ ہجری میں وہاں پہونچ کر محرم کے آخری عشرے میں معتکف ہوا۔ ایک رات حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا کہ حوض میں غسل کر رہے ہیں لیکن ان کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ شروع نہ ہوا۔

ایک دفعہ دوسرے عشرے ماہ محرم میں حضرت خضر علیہ السلام کو تمام رجال وقت کے ساتھ دیکھا اور قسم قسم کے فیوض حاصل کئے اسی جگہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت پاک، بعض صحابہ کرام اور اکثر مشائخ چشت مثل خواجہ بزرگ و خواجہ قطب الاسلام، خواجہ گنج شکر اور سلطان المشائخ وغیرہ کی زیارت ہوئی۔ نیز اس مجمع میں بہت سے بزرگان دین ظاہر و باطن کی زیارت کی۔ یہ بھی دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک خوبصورت اور کوتاہ قد نوجوان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالا اور عرض کیا کہ جہانگیر بادشاہ والئی ہندوستان بیمار ہے اور چند ایام میں اس دنیا سے چل بسے گا۔ اس کے لڑکوں میں سے یہ نوجوان سلطنت کے قابل نظر آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس کی پیٹھ پر پھیر کر فرمایا کہ باپ کے قائم مقام ہو جاؤ۔ اس وقت معلوم ہوا کہ وہ جوان شاہ جہان بن جہانگیر بادشاہ ہے۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال مہربانی سے شاہ جہاں کو خواجگان چشت کے حوالہ فرمایا تاکہ اسکی حفاظت کریں۔ نیز کمال ذرہ پروری سے اس فقیر کو (خواجہ عبدالرحمٰن چشتی) بھی معنوی

خدمت سپرد ہوئی۔ اس وقت خواجگان چشت نے اس نوجوان کے جاہ وملک کی محافظت اس فقیر کے سپرد کی اور قسم وقسم کی نوازشات کی بارش ہوئی۔ (مراۃالاسرار صفحہ ۱۰۵۷)

صاحب مراۃ االاسرار خود ہی فرماتے ہیں کہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ولایت جہانگیری کے تصرف کی وجہ سے آج تک ولایت صوری و معنوی کا عزل و نصب میر سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کے مزار پر جاری ہے اور اکثر رجال اللہ کا مجمع رہتا ہے۔

حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے ستائیس محرم الحرام سال مذکورہ کو تمام بزرگان دین کو رخصت کرکے فرمایا کہ دائیں طرف کے قطب نے میری جگہ لے لی ہے اور بائیں جانب کے قطب دائیں جانب آ گئے ہیں۔ اسی طرح باقی رجال اللہ کا بھی ایک دوسرے کی جگہ تبادلہ ہوگیا ہے۔ اب اس دنیا میں میرا کام ختم ہوگیا ہے۔ آپ نے ماہ مذکورہ کی اٹھائیس تاریخ کو اپنے مرید حاجی سید عبدالرزاق نورالعین کو جو حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کی اولاد تھے۔ خرقۂ خلافت عطا فرما کر اپنا جانشین مقرر کیا اور تمام خلفاء کو تبرکات عطا کرکے حاجی الحرمین حضرت سید عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ کے تابع کردیا۔ ظہر کے وقت آپ نے نورالعین پاک کو امامت کا حکم دیا اور خود انکی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ خانقاہ میں رونق افروز ہوگئے اور سماع کا حکم فرمایا قوالوں نے شیخ سعدی کے اشعار پڑھے ایک شعر پر آپ کو کیفیت طاری ہوگئی اور اسی وجد کی کیفیت میں خالق حقیقی کے دربار اقدس میں پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے چند اسمائے خلفائے کرام

آپ کے خلفائے کرام کا ذکر تحریر میں لانا آسان نہیں ہے۔ اس لئے چند خلفائے کرام کا نام لکھتا ہوں اگر حضرت کے کل خلفاء کے محض نام ہی درج کئے جائیں تو بھی ایک دفتر ہو جائے یہ چند نام ان خلفائے کے لکھے جاتے ہیں جن کا تذکرہ لطائف اشرفی اور مکتوبات اشرفی کے مختلف مقامات میں درج ہیں۔ حق تعالیٰ نے حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی شان یہ بلند بنائی کہ آپ غوث

العالم اولیائے روئے زمین کے سردار اورافسر تھے۔ آپ نے تین بار ساری دنیا کا سفر فرمایا پھر آپکے مریدان اور خلفاء کا کب شمار ہو سکتا ہے۔ اللہ ہی جانے۔

آپ کے خلفاء میں پہلا نام قدوۃ الآفاق شیخ الاسلام والمسلمین حاجی الحرمین حضرت الحافظ القاری مولانا ابوالحسن سید عبدالرزاق نورالعین الحسنی الحسینی قدس سرہ کا آتا ہے جو آپ کی خالہ زاد بہن کے صاحبزادے، مرید صادق، خلیفہ اعظم اور نسبًا خانوادۂ غوثیہ کے چشم چراغ تھے۔

حضرت مولانا نظام الدین غریب یمنی
سید حسام الدین زنجانی ثم پونوی
حضرت شیخ شمس الدین صدیقی فریادرس
اجل السادات سید عثمان بن سید خضر
قدوۃ المحدثین حضرت شیخ سلیمان محدث
حضرت شیخ رکن الدین شہباز
حضرت مولانا شیخ جمیل الدین سپید باز
حضرت مولانا شیخ عارف مکرانی
حضرت مولانا شیخ ابوالمکارم ہروی
حضرت شیخ صفی الدین رودولوی
حضرت شیخ خیر الدین سدھوری
حضرت مولانا ابوالمظفر محمد لکھنوی
حضرت شیخ کمال جائسی
حضرت سید رضا عرف شاہ راجا
حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی
حضرت مولانا شیخ داؤد

حضرت شیخ محمد عرف دریتیم
حضرت مولانا الشیخ کبیر العباسی
حضرت شیخ معروف الدیموی
حضرت شیخ احمد قتال اعظمی
حضرت شیخ قیام الدین
حضرت شیخ اصیل الدین جرہ باز
حضرت مولانا شیخ قاضی حجت
حضرت مولانا شیخ ابوالمکارم خجندی
حضرت مولانا شیخ مُلّا کریم
حضرت شیخ سماء الدین ردولوی
حضرت شیخ قاضی ابو محمد سدھوری
علام الہدیٰ مولانا علام الدین جائسی
حضرت الشیخ سید عبدالوہاب
حضرت جمشید بیگ قلندر ترک
حضرت مولانا شیخ حاجی فخر الدین
حضرت شیخ قاضی رکن الدین

حضرت مولانا شیخ آدم عثمان
حضرت شیخ نور الدین
حضرت شیخ مبارک گجراتی
حضرت شیخ سیف الدین مسند عالی سیف خاں
حضرت شیخ سعد اللہ کیسہ دراز
حضرت مولانا شیخ در البحر مدینۃ الاشرف
حضرت مولانا ملک محمود
حضرت سید حسین علم بردار
حضرت مولانا عزیز الدین شجرہ نویس
حضرت خواجہ ابوالقاسم
حضرت ابوالوفا خوارزمی
حضرت شیخ ابا بکر
حضرت شیخ صفی الدین اردیلی
حضرت سید علی لاہوری
حضرت شیخ لدھن تاج پوری
حضرت خواجہ عبد اللہ
حضرت خواجہ حسن
حضرت عبد الرحمن
حضرت سعد الدین خالدی
حضرت مولانا قاضی سدھا اودھی
حضرت شیخ زاہد بن نور

حضرت شیخ تاج الدین
حضرت شیخ الاسلام احمد آبادی
حضرت شیخ حسین دونیروی
حضرت شیخ محمود کنتوری
حضرت شیخ عبد اللہ دیار بنارسی
حضرت سید مولانا نور الدین ظفر آبادی
حضرت بابا حسین کتابدار
حضرت شیخ جمال الدین راوت
حضرت رفیع الدین اودھی
حضرت مولانا شیخ خواجگی
حضرت شیخ ابوالواصل
حضرت شیخ سیف الدین جونوی
حضرت مولانا شیخ عمر
حضرت شیخ ابوسعید خزری
حضرت شیخ نظام الدین بریلوی
حضرت سید سیدی
حضرت شیخ علی دوستی سمنانی
حضرت قاضی بیگ
حضرت شیخ قطب الدین یحییٰ
حضرت خواجہ نظام الدین علاء
حضرت شیخ محی الدین

حضرت محی الدین ثانی
حضرت میر علی
حضرت شیخ پیر علی ارلات ترکی
حضرت شیخ زین الدین خواہر زادہ
حضرت شیخ ابوالقاسم
حضرت شیخ نجم الدین کبیر
حضرت شیخ علی سمنانی
حضرت شیخ گوہر علی سمنانی
حضرت نقی الدین
حضرت شرافت اللہ امام
حضرت نجم الدین عرف شاہ رمضان
حضرت شیخ پیارے رودولوی

حضرت امیر تنگر قتلی
حضرت شیخ عثمان مشکوری
حضرت محمد حاجی قنوجی
حضرت قل علی قلندر ترکی لاچینی
حضرت شیخ نجم الدین صغیر
حضرت بابا قتلی ترک
حضرت شیخ طٰہٰ سمنانی
حضرت سید علی قلندر
حضرت قطب الدین کرکری
حضرت سید حمید الدین محمد آبادی
حضرت شیخ عبد الرحمن خجندی
حضرت امیر علی بیگ ترکی

(رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین)

حضرت کی دعائیں مریدین کے حق میں

بابا حسین خادم اور مولانا عزیزالدین شجرہ نویس شیخ یحییٰ کلاہ دار خدمت میں موجود تھے۔ جبکہ ۷۷۰ ہجری میں روح آباد میں عید الفطر آئی۔ چند دن میں اطراف و اکناف سے تقریباً دس ہزار افراد شرفِ ارادت کے حصول سے مشرف ہوئے۔ ان مذکورہ الصدر لوگوں نے معمول اور قاعدہ کے مطابق ان تمام مریدوں میں سے ہر ایک کا نام مریدوں کے دفتر میں تحریر کیا۔ کئی دفتر بھر گئے۔ مذکورہ بالا خدام نے مریدوں کی دفاتر کی کثرت اور بہتات کے بارے میں عرض کیا اور کہا کہ اب تو ان دفتروں کی نگہداشت دشوار ہو گئی ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ مریدوں کے تمام دفتر میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ تعمیل

ارشاد کی گئی آپ نے خود اپنے دست مبارک میں وہ دفتر لئے اور ان سب دفتروں کو دھوڈالا اور فرمایا کہ ہم نے اپنے تمام مریدوں کے اعمال نامے دھو دیئے ہیں اور ان کے نام مغفرت پانے والوں کے دفتروں میں لکھ دیئے ہیں اور ہم نے حق تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک کوئی شہر اور کوئی زمین ایسی باقی نہ رہے جہاں اشرف کے مرید موجود نہ ہوں اور اس فقیر کے خلفاء دوزخ کا منہ نہ دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ استدعا اپنی عنایت بے غایت سے قبول فرمالی ہے۔ (لطائف اشرفی ۱۲/۵۰۲)

اب ان شاءاللہ تعالیٰ حضرت عبدالرزاق نورالعین کا سلسلہ شجرۂ نسب غوث پاک کے ذریعے سے حضور صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم تک درج ذیل نقشہ سے واضح ہو گا۔ نقشے کو بنیادی تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں حضرت غوث پاک کا نسب حضرت مولا علی مشکل کشا تک پیش کیا جائے گا۔ دوسرے حصہ میں حضرت عبدالرزاق نورالعین کا نسب حضرت غوث پاک تک پیش کیا جائے گا۔ اور آخر میں موجودہ سجادہ نشین سرکار کلاں قائد ملت حضرت سید شاہ محمود اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کا نسب حضرت نورالعین تک پیش کیا جائے گا۔ اس طرح سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

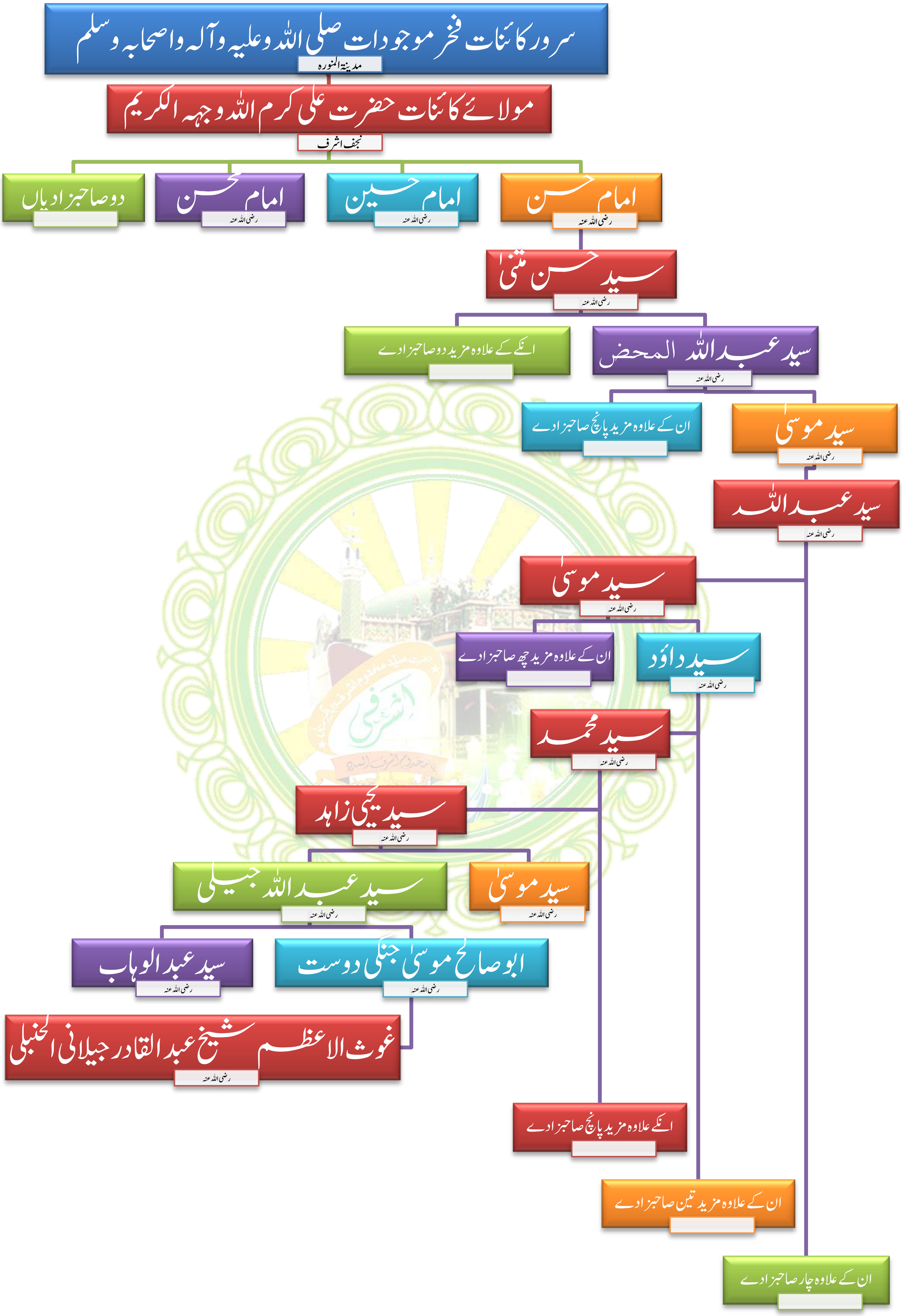

سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
مدینۃ المنورہ

مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
نجف اشرف

امام حسن رضی اللہ عنہ
امام حسین رضی اللہ عنہ
امام محسن رضی اللہ عنہ
دو صاحبزادیاں

سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

سید عبداللہ المحض رضی اللہ عنہ
انکے علاوہ مزید دو صاحبزادے

سید موسیٰ رضی اللہ عنہ
ان کے علاوہ مزید پانچ صاحبزادے

سید عبداللہ رضی اللہ عنہ

سید موسیٰ رضی اللہ عنہ

سید داؤد رضی اللہ عنہ
ان کے علاوہ مزید چھ صاحبزادے

سید محمد رضی اللہ عنہ

سید یحیی زاہد رضی اللہ عنہ

سید عبداللہ جیلی رضی اللہ عنہ
سید موسیٰ رضی اللہ عنہ

ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ
سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ

غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی الحنبلی رضی اللہ عنہ

انکے علاوہ مزید پانچ صاحبزادے

ان کے علاوہ مزید تین صاحبزادے

ان کے علاوہ چار صاحبزادے

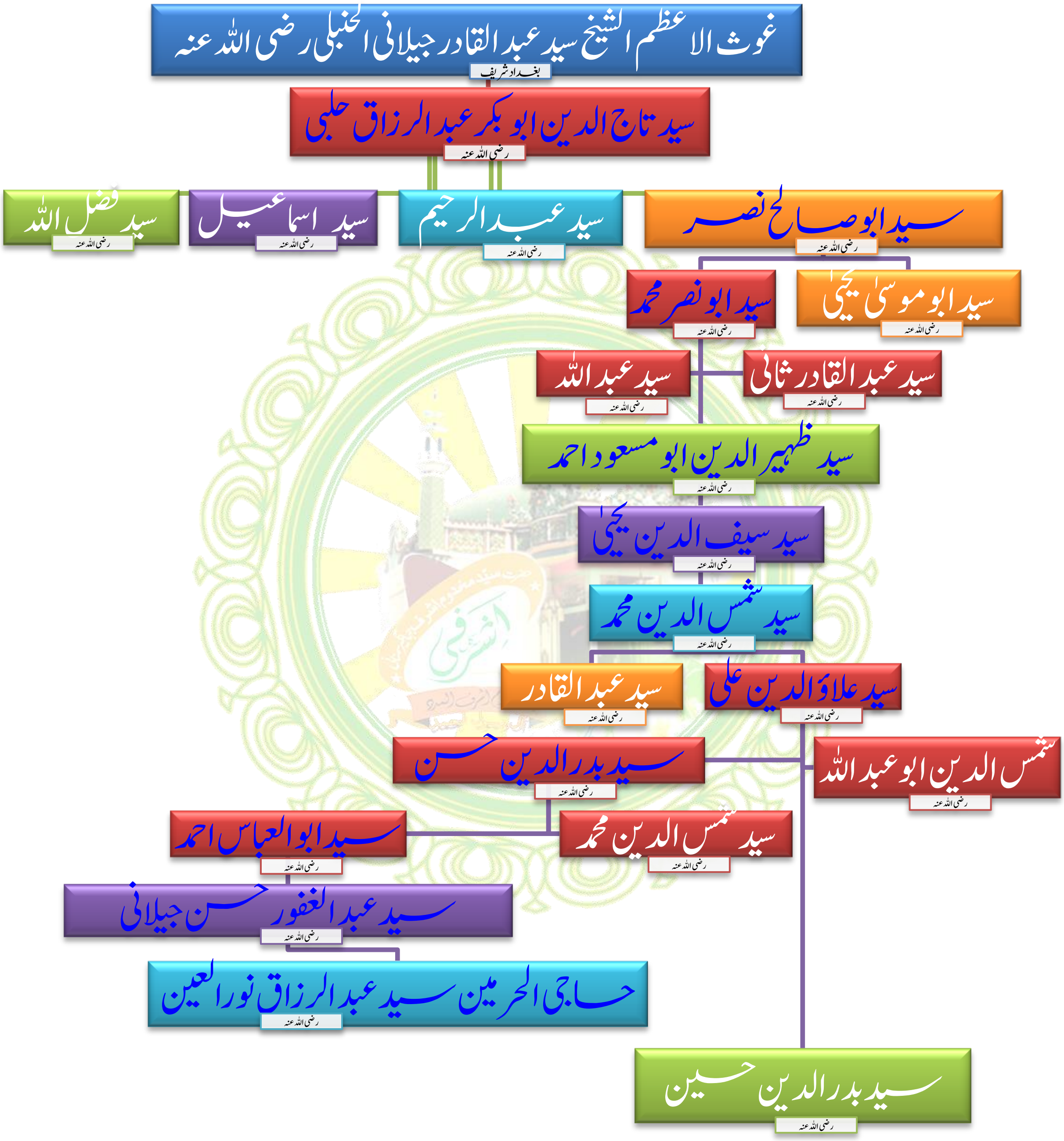
غوث الاعظم الشیخ سید عبد القادر جیلانی الحنبلی رضی اللہ عنہ
بغداد شریف
سید تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق حلبی
رضی اللہ عنہ
سید ابو صالح نصر
رضی اللہ عنہ
سید عبد الرحیم
رضی اللہ عنہ
سید اسماعیل
رضی اللہ عنہ
سید فضل اللہ
رضی اللہ عنہ
سید ابو موسیٰ یحییٰ
رضی اللہ عنہ
سید ابو نصر محمد
رضی اللہ عنہ
سید عبد القادر ثانی
رضی اللہ عنہ
سید عبد اللہ
رضی اللہ عنہ
سید ظہیر الدین ابو مسعود احمد
رضی اللہ عنہ
سید سیف الدین یحییٰ
رضی اللہ عنہ
سید شمس الدین محمد
رضی اللہ عنہ
سید علاؤ الدین علی
رضی اللہ عنہ
سید عبد القادر
رضی اللہ عنہ
شمس الدین ابو عبد اللہ
رضی اللہ عنہ
سید بدر الدین حسن
رضی اللہ عنہ
سید شمس الدین محمد
رضی اللہ عنہ
سید ابو العباس احمد
رضی اللہ عنہ
سید عبد الغفور حسن جیلانی
رضی اللہ عنہ
حاجی الحرمین سید عبد الرزاق نور العین
رضی اللہ عنہ
سید بدر الدین حسین
رضی اللہ عنہ

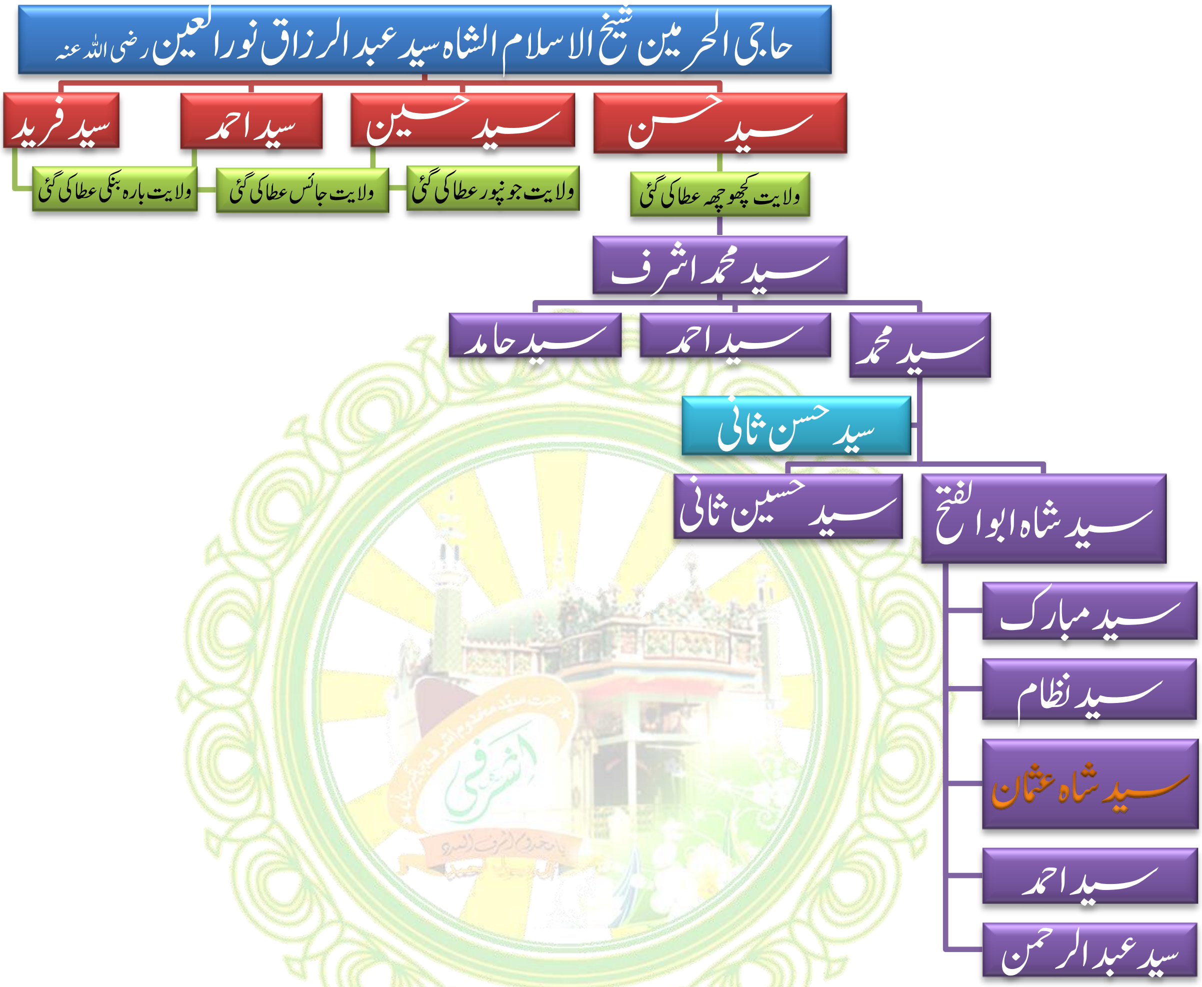
حاجی الحرمین شیخ الاسلام الشاہ سید عبد الرزاق نور العین رضی اللہ عنہ
سید حسن
سید حسین
سید احمد
سید فرید
ولایت کچھوچھہ عطا کی گئی
ولایت جونپور عطا کی گئی
ولایت جائس عطا کی گئی
ولایت بارہ بنکی عطا کی گئی
سید محمد اشرف
سید محمد
سید احمد
سید حامد
سید حسن ثانی
سید شاہ ابوالفتح
سید حسین ثانی
سید مبارک
سید نظام
سید شاہ عثمان
سید احمد
سید عبدالرحمٰن

جاری..........................

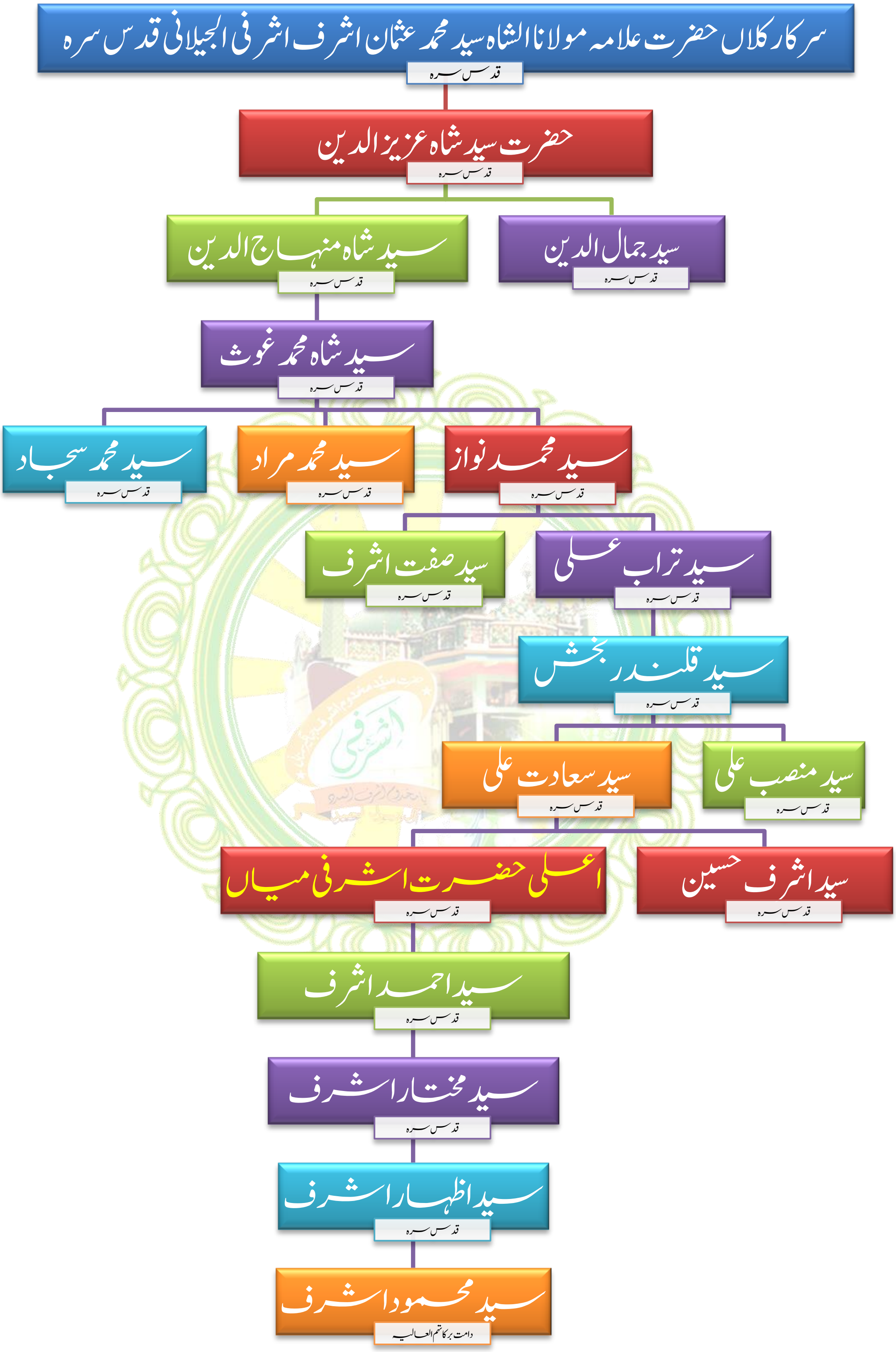
سرکار کلاں حضرت علامہ مولانا الشاہ سید محمد عثمان اشرفی الجیلانی قدس سرہ
قدس سرہ
حضرت سید شاہ عزیز الدین
قدس سرہ
سید جمال الدین
قدس سرہ
سید شاہ منہاج الدین
قدس سرہ
سید شاہ محمد غوث
قدس سرہ
سید محمد نواز
قدس سرہ
سید محمد مراد
قدس سرہ
سید محمد سجاد
قدس سرہ
سید تراب علی
قدس سرہ
سید صفت اشرف
قدس سرہ
سید قلندر بخش
قدس سرہ
سید منصب علی
قدس سرہ
سید سعادت علی
قدس سرہ
سید اشرف حسین
قدس سرہ
اعلیٰ حضرت اشرفی میاں
قدس سرہ
سید احمد اشرف
قدس سرہ
سید مختار اشرف
قدس سرہ
سید اظہار اشرف
قدس سرہ
سید محمود اشرف
دامت برکاتہم العالیہ

ایک شبہ کا ازالہ

حاجی الحرمین الشریفین مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ النورانی ۷ ذی الحجہ ۸۷۲ھ ہجری میں وصال فرمایا۔ معتبر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سید عبدالرزاق نورالعین نے اپنی زندگی ہی میں اپنے صاحبزادگان کو تبرک اور مختلف علاقوں کی ولایت عطا فرمادی تھی اور ان کے لئے مقام تجویز کر دیئے تھے تاکہ اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے تبلیغ دین کا فریضہ ادا کر سکیں، چنانچہ بڑے صاحبزادے سید شاہ حسن کو اپنا جانشین بنایا اور ولایت کچھوچھہ عطا کیا دوسرے صاحبزادے سید شاہ حسین کو ولایت جونپور عطا کی تیسرے صاحبزادے سید شاہ احمد کو ولایت جائس رائے بریلی اور چوتھے صاحبزادے سید شاہ فرید کو ولایت بارہ بنکی عطا کی اس طرح آپ نے تمام صاحبزادگان کو علاقے عطا فرمائے لیکن اپنا جانشین سید شاہ حسن کو ہی بنایا۔ ہماری اس بات کی حیات محدث اعظم ہند کے مصنف کی اس تحریر سے ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں:

"حضرت نورالعین پاک نے ہر وجہہ اور ہر لحاظ سے اکبریت حسن کا خاص خیال کھتے ہوئے اپنا قائم مقام خلیفہ اور سجادہ نشین سید شاہ حسن خلف اکبر کو بنایا اور خدمت آستانہ و جاروب کشی بھی ان کے سپرد فرمائی جیسا کہ مولانا صالح رودولوی خلیفہ سید شاہ کرم اللہ اشرف جائسی اپنے رسالہ "خلافت نامہ اشرفیہ" میں تحریر کرتے ہیں" چنانچہ حضرت نورالعین وقت وفات خدمت جاروب کشی بخلف اکبر سپردند و سید حسین را بجون پور و سید احمد را بجائس و سید فرید را بردولی فرستادہ وصیت بجا آورند" اس بیان سے یہ حقیقت رونما ہوگئی کہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین شیخ الاسلام والمسلمین سید عبدالرزاق نورالعین کی وفات کے بعد درگاہ کچھوچھہ شریف کے تنہا واحد حقیقی اصلی اور جائز سجادہ نشین سید شاہ حسن خلف اکبر یا سرکار کلاں تھے سید شاہ حسن خلف اکبر یا سرکار کلاں کے عہد سجادگی میں ان کے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین ایک عرصے کے بعد ولایت جونپور سے درگاہ کچھوچھہ شریف بغرض چلہ کشی پہنچے اور پھر مستقل سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ولایت جونپور چھوڑنے کی وجہ بھی بتائی جاتی ہے کہ "چوں بست و دو مواضع

از بعض معتقدین بفتوح دارند حصہ سید حسین خلف ثانی نیز درآن قرار یافت بدیں وجہہ تعلق سکونت کچھوچھہ اختیار کردند"۔ (خلافت نامہ اشرفیہ)

بہرحال ! سید شاہ حسین ثانی جب کچھوچھہ شریف پہونچے تو بڑے بھائی کی محبت و شفقت نے انہیں پناہ دی اور مستقل رہنے کی اجازت بھی ان کی بے نفسی وسیع القلبی اور والہانہ تعلق خاطر کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے یہ بھی گوارہ نہ کیا کہ خود تمام حقوق رکھنے کے باوجود تنہا مراسم عرس ادا کریں اور چھوٹے بھائی کے نام کا چراغ روشن نہ ہو لہذا انہوں نے بکمال اخلاص و محبت اپنے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین کو ۲۷ محرم الحرام کی تاریخ برائے ادائیگی مراسم عرس مرحمت فرمائی اور اپنے لئے ۲۸ محرم الحرام یعنی عرس حضرت مخدوم صاحب کی خاص تاریخ محفوظ رکھی اس طرح سید شاہ حسین خلف ثانی کو سید شاہ حسن خلف اکبر سرکار کلاں کے بخشندہ یا مرحمت کردہ حقوق سجادہ نشینی حدود درگاہ کچھوچھہ شریف ملے ورنہ نورالعین نے انہیں ولایت جونپور کا سجادہ نشین نامزد فرمایا تھا۔ (حیات محدث اعظم ہند صفحہ ۱۳)

اس سے معلوم ہوا کہ شیخ الاسلام والمسلمین مخدوم الآفاق حاجی الحرمین الشریفین سید عبدالرزاق نورالعین الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی کے وصال کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے سید شاہ حسن ہی درگاہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین تھے لیکن جب ان کے چھوٹے بھائی سید شاہ حسین ولایت جونپور چھوڑ کر کچھوچھہ شریف آئے تو انہوں نے کمال مہربانی اور خلوص و محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں جگہ دی بلکہ مراسم عرس بھی تقسیم کرلیں چنانچہ ۲۷ محرم الحرام کو سید شاہ حسین درگاہ شریف میں مراسم عرس ادا کرتے ہیں اور اصل تاریخ یعنی ۲۸ محرم الحرام کو سید شاہ حسن جو درگاہ شریف کے سجادہ نشین تھے مراسم عرس ادا فرماتے تھے۔

الحمدللہ عزوجل ! آج بھی مراسم عرس ۲۸ محرم الحرام کو مخدوم زادہ قائد ملت حضرت علامہ الشاہ سید محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی بمقام خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکاں کلاں (گراؤنڈ جامع اشرف) درگاہ کچھوچھہ شریف میں ادا فرماتے ہیں۔

سلسلہ اشرفیہ

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی نسبت سے یہ سلسلہ اشرفیہ کہلاتا ہے۔ حضرت مخدوم سمنانی نے کیونکہ مناکحت نہیں فرمائی تھی اس لئے کوئی صلبی اولاد حضرت نے نہیں چھوڑی حضرت شاہ عبد الرزاق نورالعین حضرت کے روحانی فرزند خلیفہ اول اور پہلے سجادہ نشین تھے اس لئے آپکی اولاد ہی حضرت مخدوم کی اولاد کہلاتی ہے۔ اور اسی نسبت سے یہ خاندان خاندان اشرفیہ اور اس کے مریدین کا سلسلہ، سلسلہ اشرفیہ کہلاتا ہے۔ اس سلسلہ اشرفیہ میں وقتاً فوقتاً بڑی علمی و روحانی جلیل القدر ہستیاں گذری ہیں جن میں حضرت شیخ مبارک بودلے (پیرومرشد حضرت نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی وملک محمد جائسی) حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اشرفی جیلانی عرف مُلاّ باسو جائسی علیہ الرحمہ، مُلاّ علی قلی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (استاذ مُلاّ نظام الدین فرنگی محلی)، حضرت مولانا سید باقر اشرفی جیلانی ملقب بہ فاضل جائسی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا امام اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا سید امین اشرف جیلانی جائسی علیہ الرحمہ، ہم شبیہ غوث الاعظم محبوب ربانی حضرت ابو احمد محمد علی حسین اشرفی المعروف اعلی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ، عالم ربانی سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید محمد المعروف محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ، حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، مجاہد دوراں سید محمد مظفر حسین علیہ الرحمہ، قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، صوفی ملت سید امیر اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اشرف العلماء سید محمد حامد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ، حکیم الملت سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ سلسلہ اشرفیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے مریدین و معتقدین اسوقت پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں علماء و مشائخ بھی کثیر تعداد میں شامل ہیں۔

مجمع البحرین

سلسلہ عالیہ اشرفیہ میں دو شجرے پڑھے جاتے ہیں

ایک سلسلہ قادریہ اشرفیہ اور دوسرا سلسلہ چشتیہ اشرفیہ

سلسلہ عالیہ قادریہ اشرفیہ

- غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

پیرو مرشد

- حضرت مخدوم سید جلال الدین جہاں جہانیاں گشت البخاری رضی اللہ عنہ

پیرو مرشد

- حضرت شیخ محمد عبید غیشی یمنی رضی اللہ عنہ

پیرو مرشد

- حضرت شیخ محمد فاضل بن عیسیٰ یمنی رضی اللہ عنہ

پیرو مرشد

- حضرت شیخ قطب الیمن ابو الغیث بن جمیل یمنی رضی اللہ عنہ

پیرو مرشد

- حضرت شیخ علی افلح یمنی رضی اللہ عنہ

پیرو مرشد

- حضرت شیخ علی حداد یمنی رضی اللہ عنہ

پیرو مرشد

- غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ

جب حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ سلطنت سمنان خیر باد کہہ کر پندوہ شریف کی طرف عازم سفر تھے تو راستے میں اوچھ شریف کے مقام پر حضرت مخدوم جہاں جہانیاں گشت جلال الدین بخاری سے ملاقات ہوئی جیسا کہ پچھلے اوراق میں بیان کیا جاچکا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ آج تک اکابرین مشائخ سے نعمتیں حاصل کیں وہ سب کی سب تم کو دے دیں۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے آپ کو خرقہ عطا فرمایا اور سلسلہ قادریہ کی تمام نسبتیں اور فیوض و برکات آپ کی ودیعت کی اس طرح سلسلہ اشرفیہ میں قادریت کا رنگ آیا۔ شجرہ قادریہ اشرفیہ میں اس نسبت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

پے افلح و بو الغیث و فاضل بہ عبید و جلال شہہ سمنان

سلسلہ عالیہ چشتیہ اشرفیہ

بہ فرید نظام وسراج وعلاپے اشرف نورالعین ولی

- غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- شیخ خواجہ عمر علاؤالدین گنج نبات خالدی لاہوری رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- حضرت شیخ خواجہ عثمان اخی سراج الدین آئینہ ہند رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- شیخ المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- حضرت شیخ خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ

پیر و مرشد

- خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہ

ارشادات زرین

حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء ومرسلین تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ مخدوم سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

- ایمان و توحید کے بعد بندہ پر سب سے پہلے عقائد حقہ شریعہ کا جاننا فرض ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب و نسب کے علم حاصل کرنا شریف ترین عمل ہے اور آپ کے اجداد میں سے چار جدوں کے نام یاد ہونا مسلمان ہونے کی شرط ہے۔
- علم حاصل کرو کہ زاہد بے علم شیطان کا تابعدار ہوتا ہے اور عابد بے فقہ کمہار کے گدھوں کی طرح۔
- علم ایک چمکتا ہوا آفتاب ہے اور تمام ہنر اس کی شعائیں ہیں۔
- خدا کا دوست جاہل نہیں ہوتا۔
- عالم بے عمل ایسا ہے جیسے بے قلعی کا آئینہ۔
- عالم دین اور عالم دنیا میں فرق وہی ہے جو کھرے اور کھوٹے چاندی میں ہوتا ہے۔
- جاننا شریعت ہے، جاننے کے مطابق عمل کرنا طریقت ہے اور دونوں کے مقصود ہو تو ان کا حاصل کرنا حقیقت ہے۔
- جو شخص بے محل علمی گفتگو کرتا ہے تو اسکے کلام کے نور کا دو حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔
- اگر کوئی جان لے کہ اب اسکی زندگی میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گئے تو چاہیئے کہ علم فقہ میں مشغول ہو جائے کیونکہ علوم دین سے ایک مسئلہ جان لینا ہزار رکعت سے افضل ہے۔

- کسی کو حقارت سے نہ دیکھو اس لئے کہ بہت سے خدا کے دوست اس میں چھپے رہتے ہیں۔
- سلوک میں اگر بارگاہ نبوی و سرکار مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری واطاعت کے راستے سے کچھ بھی انحراف ہو تو منزل مقصود تک پہونچنا ممکن نہیں۔
- بندوں کے دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنا اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی دوستی میں مستغرق کرنا مشائخ طریقت کا کام ہے۔
- پیر وہ ہونا چاہیئے کہ طالبان طریقت و سلوک کی ایک جماعت نے اس کی تربیت کی پناہ میں اور احباب اس کی درگاہ حمایت میں اپنے مقصود کو پہونچی ہو۔
- ولی وہ ہے جس کا دل حق سبحانہ وتعالیٰ سے انس رکھے اور غیر حق سے متواحش اور گریزاں ہو۔
- شرط ولی یہ ہے کہ گناہوں سے محفوظ ہو جس طرح نبی کی شرط یہ ہے کہ معصوم ہو اور جس کسی پر بھی ازراہ شریعت اعتراض ہو پس وہ مغرور اور فریب خوردہ ہے ولی نہیں ہے۔
- ہر بزرگ کی کوئی بات یاد کرلو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان کے نام ہی یاد کرلو کہ اس سے نفع پاؤ گے۔
- اگر علم کا چراغ ولی کے دل میں نہ ہو تو اسے شر کی خبر نہیں ہو سکتی اور وہ صحرائے ظلمت اور دشت کدورت میں مارامارا پھرتا رہے گا۔
- صالحین کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ ایک نور ہے جو ہدایت طلب کرنے والوں پر ضوء فگن رہتا ہے۔
- شیخ طبیب حاذق اور تجربہ کار حکیم کی طرح ہے جو ہر مریض کا علاج اور اس کی دوا اس کے مزاج کے مطابق تجویز کرتا ہے۔
- جس شخص کا قدم شریعت میں جم جائے گا طریقت کا راستہ خود بخود کھل جائے گا اور جب شریعت کے ساتھ طریقت حاصل ہو جائے گی تو حقیقت کی تجلی خود بخود رونما ہو جائے گی۔

- صوفی وہ ہے جو صفات الٰہیہ سے سوائے صفت وجوب (وجب الوجود) اور قدم موصوف ہو۔

- اگر کسی صوفی کو دیکھو اور وہ تمہاری نظر میں نہ جچے تو اس کو ذلیل نہ سمجھو کہ یہ محرومی اور حجاب کی دلیل ہے۔

- حسن خلق اس بلند پایہ گروہ یعنی صوفیہ کی خاص خصلت ہے جو انہیں ہی زیب دیتی ہے کہ یہ حق کے زیور اور کلام کے لباس سے روشن ہوتے ہیں تمام اقوال وافعال میں صوفی کی نظر چونکہ حق تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ اس لئے لازم آتا ہے کہ وہ تمام مخلوق سے خوش اخلاق کا برتاؤ کرے۔ اگر شریعت کے مطابق کسی محل پر سختی درکار ہے تو سختی کرے، لیکن باطن کے مطابق اسی وقت اللہ سے مغفرت طلب کرے۔

- شیخ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرید کے احوال سے واقف ہو، ترک دنیا اور تنہائی کے علوم کا عالم ہو تاکہ اس کی خیر خواہی کر سکے اور مرید کو راہ راست دکھا سکے۔ اس کے حال کے مناسب اس کو اس راہ کے خطرات اور فسادات سے آگاہ کر سکے۔ اگر شیخ اس اوصاف مذکورہ سے متصف نہیں ہوگا تو اس کی پیروی کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ اور ان سے کلاہ حاصل کرنا کس طرح روا ہو سکتا ہے۔

- مرید کے لئے ایک شیخ کامل ضروری ہے جس کی اقتداء کی جائے کیونکہ وہ رفیق سفر ہے اور جان لو کہ اس امر کے لئے کسوٹی اور معیار ہے اور وہ قرآن وحدیث واجماع امت باایمان ہے تو جو معیار کے موافق ہوا اور کسوٹی سے کھرا اور آمیزش سے صاف نکلا تو وہ ٹھیک ہے اور جو اس کے خلاف ہوا وہ فاسد اور بے کار ہے۔

- شیخ کو چاہیئے کہ مرید کا بیکار اور غلط کاموں کا مواخذہ کرے۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ صغیر ہو یا کبیر۔ اس سلسلہ میں مواخذہ کو نظر انداز نہ کرے اور تساہل کو روزانہ رکھے۔

- پاک غذا ایک بیج کی طرح ہے جو معدہ کی زمین میں بویا جاتا ہے اگر وہ بیج پاک اور حلال غذا کا ہے تو اس سے اعمال صالحہ کا درخت پیدا ہو گا اور اگر مشتبہ روزی کا بیج بویا گیا ہے تو اس خطرات فاسدہ اور عبادت میں کسائل پیدا ہو گی یعنی عبادت میں سستی اور دل میں وسوسے پیدا ہوں گے اور اگر حرام روزی ہے تو معصیت و نافرمانی کا درخت نشو د نما پائے گا۔

- مرید کو چاہیئے کہ اس کا مقصود و مراد اپنے پیر کے سوا کوئی نہ ہو اور سارا مقصد اس کا، ذاتِ شیخ کے سوا کچھ نہ ہو کیونکہ شیخ کی صورت میں حق تعالیٰ کی تجلیاں ہے اور جس کو چاہے ہدایت دے اور جس کو چاہے گمراہ کر دے۔ یہ اللہ تعالی کی شان ہے پیر بیچ میں سبب ہونے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

- بادشاہوں اور امیروں سے درویشوں کو ضرور ملنا چاہیئے اور باحسن وجوہ اصلاح کرنا چاہیئے۔

- جب کسی شہر میں پہونچو تو وہاں کے بزرگوں کی زیارت کرو پھر وہاں کے بزرگوں کی زیارت کے لئے جاؤ۔

- کلمہ طیبہ پابندی سے پڑھنے کا نام اذکار ہے خدائے تعالیٰ کے اذکار عشق الٰہی کے میخانہ کی شراب ہے آب رداں اور کبھی نہ ختم ہونے والے چشمہ کا پانی ہے۔ جو بالکل پوشیدہ طریقہ سے حلق اور ناطق کے ذہن میں پہونچتا ہے۔

- جو خلق میں مشغول رہا وہ خالق کا طالب نہیں بن سکتا۔

- جو کوئی لا الہ الا اللہ کو زندہ یا مردہ کی نجات و بخشش کے لئے پڑھے تو اس کو ضرور نجات حاصل ہو گی۔

- ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کریں جو ہم خیال نہ ہوں اور خاص طور پر ایسے لوگوں کی صحبت سے بچے جو نور ایمان سے دور ہیں اور طبیعت کی ظلمات میں پھنسے ہوئے ہیں۔

- وجود کا آئینہ میں معائنہ کرنا اور چشم یقین سے دیکھنا مشاہدہ ہے۔

- خرقہ عاشقوں کی علامت اور فاسقوں کے لیے ایک ہیبت ہے۔
- مشائخ سلاسل کا سلسلہ شجرہ مقصود تک پہونچتا ہے اور جس نے اس سلسلہ سے رابطہ پیدا کر لیا بہت سی غلامیوں سے آزاد ہو گیا۔
- مشائخ کا دیدار ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اس عبادت کی قضا ادا کرنے کا وقت نہیں ہے۔
- جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے مرشد، استاد اور والدین کی جانب بغیر وضو نظر نہ کرے۔
- لباس کی زینت نماز کے لئے مخصوص ہونا چاہیئے لوگوں کے دکھاوے کے لئے نہیں ہونا چاہیے۔
- مرنے والے زیارت کرنے والے کی آمد سے اور اس کی توجہ سے باخبر ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ عالم ارواح بہت ہی لطیف ہے۔
- جب مشائخ کی زیارت کے لئے جائے تو بغیر شیرینی، پھول اور سبزہ کے نہ جائے۔
- مختلف آوازوں کو سنکر فہم میں جو معانی پیدا ہوتے ہیں ان کے اثر سے صوفیہ کا وجد کرنا سماع ہے۔
- جس مسئلہ میں حلت و حرمت مختلف فیہ ہو اس میں دلیرانہ اور بے باکانہ گفتگو نہیں کرنا چاہیئے بلکہ غور و تامل کے بعد اس سلسلے میں بات کرنا چاہیئے۔
- ترک یہ ہے کہ نفس سے روگردانی کی جائے اور بشریت کے میل کچیل سے قطع تعلق کیا جائے۔
- ایمان ایسا آفتاب ہے جو قلب انسانی کے مشرق سے شروع ہوتا ہے اور اس کے نور سے شرک وطغیان کے ذرہ فنا ہو جاتے ہیں۔
- اصحاب تحیر و تفکر اس وجہ سے خاموش رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہتے ہیں اور جب پلک جھپکاتے ہیں تو اگلا درجہ طلب کرتے ہیں۔ اخص الخواص جب عالم ملکوت عبور کر لیتے ہیں تو ان پر تحیر طاری ہو جاتا ہے اور اکثر و بیشتر تحیر عالم جبروت ولاہوت میں ہوتا ہے۔ اس کی علامت خاموشی ہے۔

- شریعت ان امور کا بجا آوری ہے جس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان باتوں سے رکنا ہے جن سے منع کیا گیا ہے۔
- علم شریعت ہے اور اس علم کے مطابق عمل کرنا طریقت ہے اور حقیقت ان دونوں کے مقصود کا حصول ہے۔ جو شخص تین رکھتا ہے اس کے پاس تین ہیں، جو دو رکھتا ہے اس کے پاس دو ہیں اور جو صرف ایک رکھتا ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔
- جو شخص طریقت میں شریعت کی پابندی نہیں کرتا وہ طریقت کی نعمت سے محروم رہتا ہے۔
- توبہ برے کاموں سے بچنے اور اچھے کاموں پر توجہ دینے کو کہتے ہیں نیز بشری کدورتوں اور بنیادی عادتوں سے بھی احتراز کرنا ہے۔
- توبہ کا حکم تمام لوگوں کے لئے ہے لوگ ہر گھڑی توبہ کے دامن سے لپٹے رہیں تاکہ وصول کے گریباں تک رسائی ہو سکے۔ کافر اپنے کفر سے توبہ کریں۔ گناہ گار گناہوں سے تاکہ مخلص اور اطاعت گزاروں میں شامل کئے جائیں۔
- توبہ اتنی پختہ کریں کہ پھر برے افعال میں مبتلا نہ ہوں بلکہ دل میں برے افعال کا خیال بھی نہ ہو۔
- شریعت کی رو سے ظاہری نماز کا تعلق اعضا سے ہے، طریقت کی رو سے باطنی نماز کا تعلق دل کے تفکر سے ہے اور از روئے حقیقت نمازِ روحانی کا تعلق فیض الہی کے ساتھ استغراق سے ہے۔
- خشوع اور خضوع کے بغیر نماز اس جسم کے مانند ہے جس میں روح نہ ہو۔
- نماز کی راحت چھ چیزوں سے حاصل ہوتی ہے۔ دل کی حضوری، معنی کی سمجھ، ماہیت کی تعظیم، خوف، امید اور حیا۔
- نمازِ عادت سے پناہ مانگنا چاہیئے خیالات کے انتشار اور نفسانی وسوسوں سے جو نماز کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں استغفار کرنا چاہیے۔

- اگرچہ نماز اسلام کا محض ایک رکن نظر آتی ہے لیکن تفصیل میں جائیں تو اسلام کے پانچوں ارکان اسی میں شامل ہیں۔
- روزہ رکھنے کا مقصد کم خوراکی ہے اگر صائم روزہ رکھے اور رات کو پیٹ کی زنبیل بھرے تو یہ بات باعث شرم ہے۔
- حج دلوں کے کعبے کے طواف کا قصد کرنا ہے اور جہاد نفس کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔
- ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ پتھر اور مٹی سے بنے ہوئے کعبے کو ایک نظر دیکھ کر شرف پالیتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں اور قبلۂ دل پر قطعاً نگاہ نہیں ڈالتے جس پر اللہ تعالیٰ کے ہمہ وقت نظر رہتی ہے۔
- امت کا نام امت اس لئے ہوا کہ وہ بہر طور شارع کے حکم پر مجتمع ہوتی ہے۔
- اعلیٰ ترین دولت و نعمت جس سے انسان سرفراز فرمایا گیا ہے وہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔ یہ جماعت میدان الٰہی کے سوار اور مکان نامتناہی کی محافظ ہے اس لیے اس نعمت سے بہرہ مند ہوئی۔
- معنوی انسان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے صفات و تعریفات سے موصوف و معروف ہو اور سلوک کے حقائق نیز درویش کے رموز کے شرف سے مشرف کیا گیا ہو۔ ظاہری انسان وہ ہے جس کی زندگی مذکورہ اوصاف و کمالات کے برعکس ہو اور مجازی اسلام و ایمان سے بھی بہرورنہ ہو۔
- مسافرت میں اگرچہ بہت سی تکالیف اور سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور لوگ اپنی اصلی وطن سے دور ہوجاتے ہیں لیکن راحت اور خیریت سے قریب رہتے ہیں اور بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

- جو شخص کامل مرد نہ ہو اور اپنی طبیعت کے عیبوں سے واقف نہ ہو وہ سفر اختیار نہ کرے اور تنہا رہے۔

- سفر ہمیشہ جمعرات یا ہفتے کو کرنا چاہیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات اور ہفتے کو سفر پر تشریف لے جاتے تھے اور دعا بھی فرماتے تھے۔ خدایا میری امت کو ان دونوں دنوں کی صبح میں برکت عطا فرما، لہذا جمعرات اور ہفتہ کی صبح مبارک ہے۔

- میں نے موجودات اور مخلوقات سے متعلق جو عجیب و غریب باتیں دیکھی ہیں اگر انہیں بیان کروں تو بعض لوگ یقین نہ کریں۔

- جس نے دیر سے (شدید بھوک کے وقت) کھایا وہ (صحیح) کھانے والا ہے اور جس شخص نے اس طریقے پر نہ کھایا وہ بوجھ اٹھانے والا ہے۔

- کھانا عورت ہے اسے چھپاؤ یعنی اس کے عیب ظاہر نہ کرو۔

- اگر کھانے کے دوران مشائخ کے اقوال اور ان کے حالات جو بھی مجلس کی کیفیت کے مطابق ہو بیان کئے جائیں تو بہتر ہے۔ یہ عمل رافضیوں کے برعکس ہے۔

- روٹی کی عزت کرنی چاہیئے۔ روٹی کی عزت یہ ہے کہ اس پر رکابی اور نمک دان نہ ہو اور نہ نمک دان پر روٹی یہ ایک درجے میں روٹی کو بے حیثیت جاننا ہے۔ اور ہمیشہ زمین پر کھانا چاہیئے۔

- کھانا بے پرواہی اور بے دلی سے نہ کھائے بلکہ حضور دل کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے۔

- کھانا تین طرح کا ہوتا ہے: فرض، سنت، مباح کھانے کی وہ مقدار جو انسان کو ہلاکت سے بچائے فرض ہے اور جتنی غذا عبادات یا پیشہ کے لئے ضروری ہو سنت ہے اور پیٹ بھر کھانا مباح ہے لیکن سیری سے زیادہ کھانا حرام ہے۔

- رات کا کھانا کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے اس لئے کہ اس ضعف اور بڑھاپا پیدا ہوتا ہے۔

- اہل ریاضت ہمیشہ نفس کشی نہیں کرتے بلکہ کبھی کبھی اس کی مراد بھی پوری کر دیتے ہیں۔ یہ سختی مبتدیوں کے لئے ہے۔ کامل حضرات کے لئے لذیذ چیزوں کا کھانا پینا مانع ریاضت نہیں ہے۔
- مہمان کے قدموں کی تشریف کے سبب میزبان کے گھر میں بے حد برکت ہوتی ہے۔ امید ہے کہ میزبان جس شئے سے مہمان کی ضیافت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسی روز اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے۔
- جب مہمان گھر آئے تو سنت یہ ہے کہ گھر میں جو کچھ موجود ہو اس کے سامنے رکھے۔ زیادہ تکلف کا قصد نہ کرے کہ مشکلات پیدا ہوتی ہے۔ البتہ اگر قدرت ہے تو مناسب حال تکلف کیا جاسکتا ہے۔
- اگر کوئی شخص کسی سے ملاقات کرنے آئے تو اس کے پاس کھانے کے جو چیز ہو پیش کر دے خواہ تھوڑے سے چنے ہوں اگر کچھ نہ ہوں تو ایک پیالہ پانی یا شربت پیش کرے۔
- جب دستر خوان پر روٹی رکھیں تو اسی روٹی سے کھانے کی ابتدا کریں اور سالن کا انتظار نہ کریں۔ سالن کا انتظار روٹی کی توہین ہے اور حد درجہ ممنوع ہے۔
- عبادت کے دس حصے ہیں اس میں نو حصے خلق سے دوری اور ایک حصہ خاموش رہنا ہے۔
- گروہ صوفیہ اور زمرۂ علیہ کے نزدیک سب سے بہترین نوافل اور خوب ترین شغل تہجد کی نماز ہے۔ تمام مشائخ اور علماء نے اس نیک وقت اور پاکیزہ ساعت کے فوائد حاصل کئے ہیں۔ اسے سعادت دارین اور عبادت کونین کا سبب جانا ہے۔
- تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ کی محبت کی کنجی ہے یہ صدیقوں کا نور نظر ہے یہ فرائض میں کمی ہو جانے کی تلافی کرتی ہے اور یہ صالحین کے آداب میں سے ہے۔
- رات کے پچھلے پہر جاگنے کا اس قدر فائدہ ہے کہ اگر کوئی شخص گناہوں میں مشغول ہو تب بھی فیض سے محروم نہ رہے گا۔

- مجھے جو دینی سعادت اور یقینی افادات حاصل ہوئی ہے تمام کی تمام پچھلے پہر جاگنے کی برکت سے عطا ہوئی ہے۔
- زہد خالص نفس سے علیحدہ ہو جانا ہے۔
- توکل (درحقیقت اپنے) معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔ (اللہ فرماتا ہے) جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ کے لئے کافی ہے۔
- درحقیقت متوکل وہ شخص ہوتا ہے جس کی نظر اسباب پر نہ ہو بلکہ اسباب پیدا کرنے والے پر ہو۔
- متوکل کی تین علامتیں ہیں۔ اول سوال نہ کرے، دوسرے فتوح آئے تو واپس نہ کرے اور تیسرے جو آئے اس کو جمع نہ کرے۔
- اکثر مشائخ نے ہمیشہ دست کاری کے ذریعے روزی کمائی ہے اور دل و جان سے اس پر عمل کیا ہے۔
- وہ عزیز بندہ جس سے مسبب (اللہ تعالیٰ) اسباب لیتا ہے وہ حق تعالیٰ کے رضا کا منتظر رہتا ہے اور ہر صورت حال میں کسی قسم کی تدبیریں نہیں کرتا کہ تدبیر میں آفت اور سپردگی میں سلامتی ہے۔
- شیطان ہر شکل کے مشابہ ہو کر سامنے آسکتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں نہیں۔
- کنجوسی اپنے ذمے حق کو ادا کرنے سے رک جانا ہے اور سخاوت اللہ تعالیٰ کے راہ میں واجب کے ساتھ نفس کو فنا کرنا ہے۔
- اگر ایثار کی تفصیل میں درختوں کے پتے ایک ضخیم کتاب اور سمندر کی پانی روشنائی بن جائیں تو ایک حرف سے زیادہ نہیں لکھا جاسکتا۔ خدا نہ کرے کہ کوئی بندہ صفت بخل سے موصوف ہو۔
- اللہ کی پناہ! اللہ کی پناہ! اگر میں اپنے احباب واصحاب کے بارے میں سنوں کہ ان اوصاف (بخل / کنجوسی) کا ایک شمہ اُن میں ہے تو اپنی بیعت اور خلافت کے بندھن سے آزاد کردوں گا۔

- خدا ہر مسلمان کو بخل سے بچائے اس لئے کہ بخل کافروں کی خصوصیت ہے۔
- بری رسم فی الحقیقت شریعت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہوتی اس لئے ناپسندیدہ اور نامقبول ہوتی ہے۔
- واعظوں کی باتیں سننا اور نصیحت کرنے والوں کی نصیحتوں کا علم حاصل کرنا خوشگوار نعمت ہے اور یہ نعمت کسی کسی کو حاصل ہوتی ہے۔
- جو شخص ریاضت و مجاہدہ نہ کرے گا اس کو دولت مشاہدہ نہیں حاصل ہو سکتی۔
- غصہ بدترین خصلت و علامت ہے جس سے وصول کی نعمت میں زوال ہونے لگتا ہے اور حصول میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ہر حال میں اس عادت سے گریز کرنا چاہیئے۔ اللہ کی پناہ! اگر کسی سے یہ فعل کسی بھی نوعیت سے سرزد ہو جائے تو اسے فوراً استغفار کرنا چاہیئے۔
- مخلوق میں انسانوں کے تعلق سے پسندیدہ اور بہترین صفت شفقت کرنا ہے۔ جسے یہ نعمت کلی طور پر حاصل ہو جائے اسے ثمرۂ حقیقت بھی بخشا جاتا ہے۔
- شریعت کے معاملات اور طریقت کے کام چونکہ شریعت کے اصول پر مبنی ہے۔ اس لئے انہیں ظاہر شرع کے مطابق انجام دیا جائے۔
- مومن وہ ہے جو ہر حال میں مبتدا پر یقین کرنے والا ہو۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لائق وہ شخص ہوتا ہے جو شریعت کے تمام باریکیوں کا عالم ہو اور ان تمام باریکیوں پر عمل کرتا ہو کہ وہ اس تنبیہ کے تحت نہ آسکے لم تقولون مالا تفعلون (کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں)۔
- امر بالمعروف اور وعظ کے سلسلے میں واعظ کو خاص طور پر نرم مزاج اور نفع رساں ہونا چاہیے۔

- بہت سے مسائل ہیں جنہیں علماء پوشیدہ رکھتے ہیں انہی بیان نہ کرنا ہی فرض ہے اسی بنا پر فقہ کی کتابوں میں تحریر ہے یہ مسئلہ جاننے کے لائق ہے اور فتویٰ دینے کے لائق نہیں ہے۔

- امام بنی کا نائب ہوتا ہے۔ ولی راستے کا مددگار اور رسول اللہ ﷺ کے بارگاہ سے متصل ہوتا ہے اور اپنے قول و فعل میں نبی کا تابعدار ہوتا ہے۔

- نفس تاریک غبار ہے جو دل سے اٹھتا ہے، روح نورانی جوہر ہے اور جسم فانی تاریکی ہے۔

- قبض ارواح کی تکلیف لوگوں کے درجات کی نسبت سے ہوتی ہے بعض بزرگوں کی روح اتنی آسانی سے ہوتی ہے جیسے شربت پیتے ہیں یہ نصیب چند اہل نعمت کو حاصل ہوتا ہے۔

- مسلمانوں میں جس کسی کو شکستگی پیش آئے اور اس سے ایمان میں سستی پیدا ہو تو ہر گز مایوس نہ ہو کیونکہ اس (صبر و آزما) واقعے میں فتح و نصرت کی بشارت مضمر ہوتی ہے۔

برائے ایصال ثواب

دادی جان بی بی سلیم النساء مرحومہ

۲۰ ذی الحجہ ۱۴۲۶ ہجری بمطابق ۲۱ جنوری ۲۰۰۶

جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں

قران کریم
کنزالایمان
بخاری شریف
مسلم شریف
ابن ماجہ
نفحات الانس
خزینۃ الاصفیاء
حجۃ اللہ علی العالمین
سنوات الا تقیاء
شواہد النبوۃ
سیر الاولیاء
اخبارالاخیار
مراۃ الاسرار
بہجۃ الاسرار
اذکارابرار
روضۃ الاقطاب
الاصابہ فی معرفۃ
متاع نجات
صحائف اشرفی
مکتوبات اشرفی
اسلامی انسائیکلوپیڈیا
رسالہ غوثیہ
طبقات الصوفیہ
معارج الولایت
ملااحمد جیون امیٹھوی حیات اور خدمات
پدماوت
ملک محمد جائسی
محبوب یزدانی
مخدوم الاولیا محبوب ربانی
حدائق بخشش
خلافت نامہ اشرفیہ
حیات سید اشرف جہانگیر سمنانی
معارف سلسلہ اشرفیہ
حیات غوث العالم
سیرت اشرف
سید اشرف جہانگیر سمنانی علمی دینی اور روحانی خدمات
داستان تاریخ اردو
ملفوظات سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ
تاریخ شیر از ہند جون پور
سید التفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی
کرامات محبوب یزدانی
تجلیات سخن
شجرہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ
اشرفی دولہا
فرش پر عرش
اعلیٰ حضرت اشرفی میاں
تحائف اشرفی
ماہنامہ الاشرف
شیخ اشرف سمنانی بنگالہ
مکتوبات سرکارکلاں

https://twitter.com/aaleashrafi
www.facebook.com/aalerasoolahmad

پیغام امام اہلسنت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور اس کی شان میں ادنی توہین پاؤ پھر وہ کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً جدا ہو جاؤ جس کی بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ کیسا ہی معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

چند وظیفے

بعد نماز فجر : یا عزیز یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز ظہر : یا کریم یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز عصر : یا جبار یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز مغرب : یا ستار یا اللہ اکیسو مرتبہ
بعد نماز عشاء : یا غفار یا اللہ اکیسو مرتبہ

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ ، کلمہ توحید یعنی لا الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمدوھوعلی کل شیئ قدیر دس مرتبہ، یابلند آواز سے کم از کم تین بار۔ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمدللہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ، کلمہ تمجید یعنی سبحان اللہ و الحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ درود شریف جس قدر زیادہ پڑھ سکے پڑھا کرے۔

درود شریف یہ ہے

اللھم صلی وسلم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما تحب و ترضیٰ بان تصلی علیہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

درود شریف

اللھم صلی علی سیدناومولانامحمدوسیدناادم وسیدنانوح وسیدناإبراھیم وسیدناموسی وسیدناعیسی وما بینھم من النبیین والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین اللھم صلی علی سیدناجبرائیل وسیدنامیکائیل وسیدنا إسرافیل وسیدناعزرائیل و حملۃ العرش و علی الملائکۃ والمقربین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین

بڑے پیمانے سے ثواب ملنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِہِ أُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہِ وَأَھْلِ بَیْتِہِ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

جو شخص چاہے کہ اس کو بڑے پیمانے سے ثواب دیا جائے تو اس کو چاہیئے کہ یہ درود شریف پڑھے۔

مال ودولت میں برکت

اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (روح البیان)

جو شخص اس درود شریف کو پڑھے گا اس کی مال دولت رات دن بڑھے گا۔

ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

(الطبراني في المعجم الأوسط ۱/۸۲)

یہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے ستر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

استغفار اولیاء

استغفر الله ربی من کل جمیع ما کره الله قولا فعلا سمعا ناظرا
ولا حول ولا قوة الله با الله العلی العظیم

روزانہ سو بار پڑھنے والا چند سالوں کے بعد گناہوں سے محفوظ فرمالیا جاتا ہے۔

ہر حاجت کے لئے

قلت حیلتی انت وسیلتی ادرکنی یا رسول الله ﷺ

اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے حیلے ختم ہوگئے آپ ہی میرا وسیلہ ہیں مجھے سنبھالیے۔

اٹھتے، بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو، بے وضو پڑھتے رہیئے ان شاء اللہ ناکامی نہیں ہو گی۔

استغفار ملائکہ

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم وبحمده استغفر الله

روزانہ سو بار پڑھنے والا رزق وسیع پاتا ہے۔

دو سجدوں کے درمیان کی دعائیں

رب اغفرلي، رب اغفرلي، رب اغفرلي (سنن ابی داؤد)

اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔

اللهم اغفرلي وارحمني واهدني واجبرني

وعافني وارزقني وارفعني

اے اللہ عزوجل! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

پریشانی اور صدمے کے وقت کی دعا

يا حي يا قيوم بارحمتك اسغيث

اے زندہ! اے قیوم! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد کا طلبگار ہوں۔ (سنن ترمذی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

مزار پر حاضری کا طریقہ

فرمانِ امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ:

زیارت قبر میت کے مواجہ میں کھڑے ہو کر اور اس طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ سر اٹھا کر دیکھنا پڑے۔ سلام و ایصال ثواب کے لیے اگر دیر کرنا چاہتا ہے رُوبرو قبر کے بیٹھ جائے اور پڑھتا رہے یا ولی کا مزار ہے تو اس سے فیض لے—واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۵)

مزار پر دعا کا طریقہ

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بعد زائر صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا کرے اور اپنا جائز مقصد پیش کرے پھر سلام کرتا ہوا واپس آئے۔ مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔ طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۵۲۲)

مزار شریف یا قبر پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں شرعاً حرج نہیں بلکہ نہایت ہی اچھا طریقہ ہے۔

فائدہ

قبروں پر پھول ڈالنا کہ جب تک وہ تَر رہے گا تسبیح کریں گے اس سے میت سے کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبروں پر پھولوں کا رکھنا اچھا ہے۔

دیگر حوالہ جات یہ ہے......

فتاویٰ ہندیہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۱،

فتاویٰ امام قاضی خاں

امداد المفتاح

ردالمختار جلد ۱ صفحہ ۶۰۶

فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۵

مزار پر چادر چڑھانا

مزار پر جب چادر موجود ہو خراب نہ ہوئی ہو بدلنے کی حاجت نہیں تو چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ کے ولی کو ایصال ثواب کرنے کے لئے کسی محتاج کو دیں۔

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۴۲)

آج ہم چادر چڑھانے کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور ڈھول تاشے کے ساتھ چادر لے کر جاتے ہیں یہ غیر شرعی اور غلط طریقہ ہے۔ اس طرح کے رواجوں کا اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

پیڑ، دیوار یا تاک پر فاتحہ دلانا

لوگوں کا کہنا ہے کہ فلاں پیڑ پر شہید (یا کوئی بزرگ) رہتے ہیں اور اس پیڑ یا دیوار یا تاک کے پاس جا کر مٹھائی، چاول (یا کسی چیز) پر فاتحہ دلانا، ہار پھول ڈالنا، لوبان یا اگر بتی جلانا اور منتیں ماننا، مرادیں مانگنا یہ سب باتیں واہیات، بیکار، خرافات اور جاہلوں والی بے وقوفیاں اور بے بنیاد باتیں ہیں۔

(احکام شریعت حصہ ۱ صفحہ ۲۲)

کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری یا سواری آنا

اسی طرح یہ سمجھنا کہ فلاں آدمی یا عورت پر کسی بزرگ یا شہید یا ولی کی حاضری ہوتی یا سواری آتی ہے یہ بھی فضول اور جاہلوں کی گڑھی ہوئی بات ہے کسی انسان کے کسی بھی طرح سے مرنے کے بعد اسکی روح کسی انسان یا کسی چیز میں نہیں آسکتی، جو جنتی ہیں ان کو اس طرح کی ضرورت نہیں اور جو جہنمی ہیں وہ آ نہیں سکتے، جنات اور شیطان ضرور کسی چیز یا کسی جانور یا کسی انسان کے جسم کو گمراں کرنے کے لیے آ سکتے ہیں۔ ہمزاد بھی شیطان جنات میں سے ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے زندگی بھر اسکے ساتھ رہتا ہے اور اس انسان کے مرنے کے بعد یا زندگی میں ہی کسی بچے یا بڑے کے جسم میں گھس کر اسکی زبان بولتا ہے، اسی کو جاہل مسلمان دوسرا جنم اور پچھلے جنم کی بات سمجھ لیتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے یعنی انبیاء، شہداء، صدیقین، صالحین ور اولیاء کرام کے راستے پر چلائے اور شریعت کا پابند بنائے۔ آمین

فاتحہ سلطان الاولیاء محبوب یزانی وعبد الرزاق نورالعین قدس سرہ

بروح اقدس حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاءو مرسلین، کان عرفان، جان ایمان، منبائے خاندان چشتیہ، منشائے دودمان بہشتیہ، تارک المملکۃ و الکونین ، مرشد الثقلین، اولاد حسین شہید کربلا ، رنوردیدہ فاطمہ زہرا، جگر گوشہء علی مرتضےٰ، نبیرہ حضرت محمد مصطفے، سالک طرق طریقت، مالک ملک حقیقت، مقتدائے اولیاء روزگار، پیشوائے اصفیاء کبار، صدر بارگار کرامت مقتدائے کنتم خیر امۃ اخرجت واقف رموز حقائق الہی، کاشف وقائق لامتناہی، سیمرغ قاف قطع علائق، شہباز فضائے حقائق، شمع شبستان ہدایت، مہر انور اوج ولایت، ملاذ ارباب شوق و عرفاں، معاذ اصحاب ذوق وجداں، مقتدیٰ الانام، شیخ الاسلام، حافظ قراءت سبعہ جہاں گست حدود اربعہ، مقیم سر اوقات جلال مہبط تجلیات جمال الذی من اقتدی بہ فقد اہتدی و من خالف فقد ضل و غویٰ متابعوۃ سالکون و مخالوۃ ھالکون وھو الواقففی مقام القطبیۃ والمتمکن فی مرام الغوثیہ، مظہر صفات ربانی، مورد الطاف سبحانی حضرت شاہ مردان ثانی مخاطب بہ خطاب محبوب یزدانی، سیدنا و مولانا و شفاء صدورنا و طیب قلوبنا مقتدائے اولیاء کثیر حضرت امیر کبیر مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی النورانی سرہ العزیز و بروح اقدس حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سروگلستاں حسنی الحسینی ، نہال بوستاں بنی المدنی نوردیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبدالقادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی ، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نورالعین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق حضرت سید عبد الرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء و مریداں یکبار فاتحہ وسہ بار اخلاص باصلوات بخوانید۔

دعوت عمل

۱. ایمان کی حفاظت کے لئے اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اور دیگر علماء اہلسنت وجماعت کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔

۲. مسلک اہل سنت وجماعت اور مشرب قادریت یا چشتیت یا سہروردیت یا نقشبندیت پر مظبوطی سے قائم رہیں اور بدمذہبوں کی صحبت سے بچیں۔

۳. فرائض وواجبات کی ادائی کو ہر کام پر اولیت دیجئے اس طرح حرام ومکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

۴. فریضۂ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائی کے برابر نہیں ہے۔

۵. پنجگانہ نمازیں اپنے قریب کے مسجدوں میں ادا کریں اور امام صاحب کا بھی خیال رکھا کریں کیونکہ وہ قوم کا رہبر ورہنماء ہے۔

۶. حتی الامکان شریعت مطہرہ کی پابندی کریں۔

۷. خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنایئے۔

۸. اپنی زبان، ہاتھ یا کسی اور طریقے سے ہرگز ہرگز کسی کو تکلیف نہ پہونچائیں۔

۹. قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا ہے۔ کتابوں میں ہے کہ جو دنیا میں تقریباً تین پیسے قرض دبالے گا بروز قیامت اس کے بدلے سوسات باجماعت نماز دینی پڑ جائیں گی۔

۱۰. خیال رہے کہ آپ سے حقوق العباد میں کوتاہی نہ ہو۔

۱۱. قرآن کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب ومفاہیم سمجھنے کے لیے کلام پاک کا بہترین ترجمہ کنزالایمان از امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

۱۲. اپنے اپنے مشرب کے شجرہ شریف میں دئے گئے وظائف میں جتنا ہوسکے اس کی پابندی کریں۔

۱۳. ہر قمری مہینے کی چھٹی تاریخ کو خواجۂ خواجگاں حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ، گیارہ تاریخ کو غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور اٹھائیس تاریخ کو غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی فاتحہ کا اہتمام کریں۔

۱۴. فاتحہ، عرس، میلاد شریف، شادی بیاہ اور اس طرح کی تمام تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علمائے اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

۱۵. اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہونچانے کے لئے تمام سنی تنظیموں اور تحریکوں شمولیت اختیار کیجئے۔

۱۶. ہر شہر میں سُنّی رسالے، لیٹریچر یا کتابیں فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

۱۷. اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربیت کے لیے کم سے کم ہر ماہ اپنے قرب و جوار میں اجتماعات کا اہتمام کیجئے۔

۱۸. مزارات پر الٹی سیدھی حرکتیں کرنا مثلاً بے پردہ عورتوں کا جانا، ناچ گانا کرنا، چرس پینا، جگہ جگہ جعلی عاملوں اور جعلی پیروں کی بورڈ ہونا وغیرہ۔ ان سب کاموں کو اہلسنت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے لہذا ان تمام خرافاتوں سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

۱۹. کوئی شخص مزارات اولیاء پر جا کر سجدہ یا طواف کرتا ہے تو اسے سختی سے روکا جائے اور انہیں اہلسنت وجماعت کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

۲۰. آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم دفتر سے طلب کیجئے۔

آخر میں.................................

اللهم اختم لنا بحسن الخاتمه ولاتختم علينا بسوء الخاتمه اللهم ارزقنى شهادة فى سبيلك واجعل موتى فى بلد رسول لك صلى الله عليه وسلم وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

موت آئے درِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدؔ
ورنہ تھوڑی سی زمیں ہو شہ سمناں کے قریب

فقیر قادری گدائے اشرفؔ سمناں

آلِ رسول احمد الصدّیقی الاشرؔفی القاؔدری کٹیہاؔری

(المملكة العربية السعوديه)

۱۸ صفر المظفر ۱۴۳۷ ہجری بروز بروز پیر شریف بعد نماز مغرب

Please Like, Download, Share and Subscribed
For Eisal e Sawaab All Muslims (Sunni Muslims)
YouTube Channel
http://www.youtube.com/c/AaleRasoolAhmad
Follow on twitter
www.twitter.com/aaleashrafi
Email
aalerasoolahmad@gmail.com
Facebook: www.facebook.com/aalerasoolahmad
Blogger
www.aalerasoolahmad.blogspot.com
Scribd: www.scribd.com/aale8rasool8ahmad
Slideshare: www.slideshare.net/mdalerasool
Priterest: www.pinterest.com/aalerasoolahmad

Note: if you find any typing mistake or wrong reference Please inform above address In Sha Allah I will edit very soon. جزاك الله خيرا واسعا

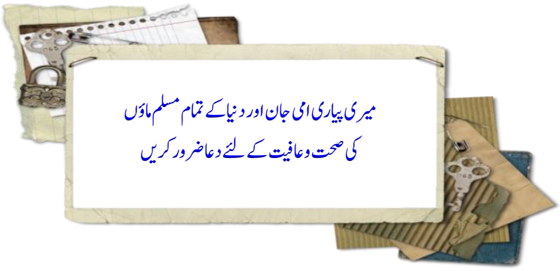

میری پیاری امی جان اور دنیا کے تمام مسلم ماؤں
کی صحت وعافیت کے لئے دعا ضرور کریں

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so.

It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

- To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

- To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

- To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

- To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
- To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

- To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.

- To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

- To work towards helping financially weak educational institutions.

- To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

- To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

- To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

- To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

- To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah.

- To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi
President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board
Email: ashrafemillat@yahoo.com
Twitter: www.twitter.com/ashrafemillat
Facebook: www.facebook.com/AIUMBofficialpage Website: www.aiumb.com

Head Office :
20, Johri Farm,
2nd Floor, Lane No. 1
Jamia Nagar, Okhla
New Delhi India -25
Cell : 092123-57769
Fax : 011-26928700
Zonal Office:
106/73-C,
Nazar Bagh, Cantt. Road,
Lucknow Uttar Pradesh India.
Email : aiumbdel@gmail.com

ان شاء اللہ عزوجل

اردو زبان میں بہت جلد آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔

مختصر سوانح

شیخ الاسلام والمسلیمن حاجی سید عبدالرزاق نورالعین رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام حسین
یزید پلید بن معاویہ ابو خالد اموی

حضرت سیدنا امام حسین اور یزید پلید بن معاویہ خالدی اموی

हुज़ूर का साया ना था
All India Ulama & Mashaikh Board

हुज़ूर का साया न था

سلطان اوحدالدین سیدمخدوم اشرف جہانگیر سمنانی

حیات سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

خانوادۂ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں

خانوادۂ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں

ASHRAFI DULHA

Ashrafi Dulha (Roman Urdu)

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ عنہ

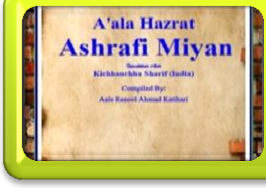
A'ala Hazrat
Ashrafi Miyan
Kichhauchha Sharif (India)
Compiled By:
Aale Rasool Ahmad Katihari

A'ala Hazrat Ashrafi Miyan (English)

देवबंदियों की
रसूल दुश्मनी की ताज़ा मिसाल

DEVBANDI
Vs
DEVBANDI
Compiled & Designed
Aale Rasool Ahmad Katihari

Devbandi Vs Devbandi

فیشن اور پردہ

مؤلف حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی

इमाम अहमद रज़ा ख़ान
देवबंदी पूर्वजों की नज़र में

इमाम अहमद रज़ा खां अलैहिर्रहमा
देवबंदियों की नज़र में (हिंदी)

حضور مفتی اعظم ہند
کی
نماز جنازہ کا امام کون؟

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام کون؟

زکوٰۃ اور صدقۂ فطر

زکوٰۃ اور صدقۂ فطر

درود شریف
تشریحات وفوائد

Ashrafi Dulha (Roman Urdu)

شب برات
آزادی کی رات

شب برات آزادی کی رات

Aala Hazrat
Aur
Radd e Bid'at
(Roman Urdu)
Compiled & Designed

Aala Hazrat Aur Radd e Bid'at
(Roman Urdu)

अक़ीदा ए इल्मे गैब
और
उलमा ए देवबंद की कलाबाज़िया

अक़ीदा ए इल्म ए गैब
और देवबंद की क़लाबज़ियाँ (हिंदी)

Scribd: www.scribd.com/aale8rasool8ahmad
Slideshare:www.slideshare.net/mdalerasool
www.archive.com/aale_rasool_ahmad
www.aalerasoolamad.blogspost.com